اجساد اور ستاروں کی نسبت سے اعمال کیمیا

حکمائے قدیم موالید ثلاثہ، اربعہ عناصر، اجساد سبعہ، املاح اور زاجات وغیرہ سے موجودات کو قرار دے کر اس بات پر متفق ہیں کہ جو کچھ موجودات میں ہے۔ وہ سب ساتوں ستاروں سے متاثر ہیں۔ اور ہر ایک شے میں ان کا اثر موجود ہے۔ اور دن بھی سات ہیں۔ ان کے عربی نام بھی سات، ہندی میں بھی سات، سات آسمان اور سات ہی دھاتیں ہیں۔ اور ہر ایک کا رنگ، بو و مزہ علیحدہ ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ہر ایک چیز ساتوں میں سے ایک نہ ایک سے ضرور ہی متاثر ہو گی۔

ستارگان سے متعلق یہ اجساد اور ایام منسوب ہیں۔

۱۔ شمس یعنی سونا متعلقہ یوم اتوار

۲۔ قمر یعنی چاندی متعلقہ یوم سوموار

۳۔ مریخ یعنی لوہا متعلقہ یوم منگلوار

۴۔ عطارد یعنی پارہ متعلقہ یوم بدھوار

۵۔ مشتری یعنی قلعی متعلقہ یوم جمعرات

۶۔ زہرہ یعنی تانبہ متعلقہ یوم جمعہ

۷۔ زحل یعنی سکہ متعلقہ یوم ہفتہ

قمر:۔ قمر کو چاندی کہتے ہیں۔ دو جوہروں سے مرکب ہے یعنی پارہ اور گندھک مگر دونوں چیزیں قائم النار ہیں۔ اس میں پارہ غالب اور گندھک مغلوب ہے۔ سفیدی پارہ کی ہے اور سیاہی گندھک کی۔ جب یہ حل ہو جائے تو سمجھیں کہ پارہ قائم النار ہے۔

[جس بوٹی کے پھول سفید اور مزہ قدرے تلخ یا خشک ہو اور پتے بھی کچھ سفید ہوں۔ وہ سب قمر سے متعلق ہیں۔ جانور سفید رنگ، دودھ دہی وغیرہ۔ سفید پتھر مثل بلور، سیماب، نمک سفید وغیرہ سب اس ستارہ قمر سے متعلق ہیں۔ اس کا کشتہ یا برادہ سیماب کو منجمد کر دیتے ہیں۔ مگر گرہ خام ہو گی۔ بعض استاد اسے نشست میں قائم کر کے نقرہ میں تبدیل کر لیتے ہیں۔ اور بعض شگفتہ کر کے جاذب قلعی کا کام لیتے ہیں۔ بظاہر قلعی یعنی مشتری کے ساتھ اس کی دشمنی ہے۔ کیونکہ ایک تولہ بھر نقرہ میں دو تین رتی قلعی ملائیں تو وہ پھوٹک ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قمر اور مشتری میں عداوت موجود ہے۔ مگر باطن میں ان کی اچھی خاصی دوستی ہے۔ کیونکہ اعمال اکسیری میں قلعی کی چاندی بن جاتی ہے۔ اور گندھک کی موجودگی کی وجہ سے اس سے سونا بھی بن جاتا ہے۔ اب اس کے حل کا قاعدہ ملاحظہ کریں۔ جو کہ نہایت سربستہ راز ہے۔]

برادہ چاندی ایک تولہ نمک سفید ۲ تولہ نصف روز کھرل کر کے یک جان کریں۔ پھر عرق گلاب یا شراب میں کھرل کر کے قرص بنا کر دو سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ سرد کر کے پھر نمک ملا کر اس عمل کو دہرائیں۔ تین بار کے بعد پانی سے دھو کر نمک نکال دیں۔ اور خوب خشک کر کے پھر نمک ملا کر تین بار آنچ دیں اور دھو کر پھر حسب طریق تین آنچ اور دیں۔ نو بار کے عمل کے بعد ریکسور ا تولہ، نوشادر مدبر ذیل ملا کر سرکہ یا عرق گلاب دو آتشہ یا عرق بادیاں یا شراب یا آب ترشک مقطر یا آب گھیکوار میں چار پہر کھرل کریں۔ اور شام کو تمام چینی کے خورا پیالہ میں بند کر کے زمین دوز تشویہ دیں۔ دوسرے روز پھر کھرل کریں۔ اور بدستور تشویہ دیں۔ گیارہ بار تشویہ دیں۔ پھر تین تولہ ۳ ماشہ سہاگہ مدبر ذیل ملا کر ایک یوم کھرل کریں۔ اور شیشی میں ڈال کر ہنڈیہ کے پیندے میں سوراخ کر کے شیشی رکھ کر تنگ بھٹی پر چڑھا کر پھر خوب تیز آگ جلائیں۔ سرد کر کے نکال کر کھرل کر کے سات بار یہ عمل دہرائیں۔ انشاءاللہ یہ قمر گداز کھا کر حل ہو گی۔ جو گنجینۂ روزگار اور نعمت غیر مترقبہ

ثابت ہوگی۔ اگر اسے قلعی یا تانبہ ایک تولہ پر ایک رتی ڈالیں۔ تو چاندی ہوگی۔ اگر
قلعی یا تانبہ ایک تولہ پر تین ماشہ ڈالیں گے۔ تو وہ پھوٹک ہوگی۔ اس میں ایک تولہ
رسکپور ملا کر ایک روز کھرل کر کے دو تین تشویہ دیں۔ اور بدستور عمل پر حل ہو جائیں گی۔
اسے تانبہ یا قلعی ایک تولہ پر ایک رتی طرح کریں۔ تو نقرہ ہوگی۔ اگر تین ماشہ طرح کریں
گے تو پھوٹک ہوگی۔ پھر اس کے مساوی رسکپور ملا کر ایک دو تشویہ دیں گے۔
تو یہ عامل ہوگی۔ اور جب عمل کرتے کرتے دوا دو ماشہ رہ جائے۔ تو بدستور
تانبہ یا قلعی پر طرح کر کے رسکپور ملا کر دوا تیار کریں۔ یہ دوا اچھوتی ہے۔ پھٹکڑی
اور سوہاگہ کو تیل کرتی ہے اور یہ تیل خام ادویہ کو قائم کرتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے۔
[سم الفار، رسکپور، سیماب، ایک ایک تولہ باریک کر کے آتشی شیشی میں ڈال
کر اوپر سوہاگہ کا تیل ڈال کر چار پہر آگ پر رکھیں۔ دوا قائم ہو کر نیچے بیٹھ جائے گی۔
اوپر سے تیل اتار لیں۔ اگر پھٹکڑی کا تیل کیا ہو تو کافور اس میں کھرل کر کے تشویہ دیں۔
کافور قائم النار ہوگا۔ اور سیماب کو بٹھائے گا۔ ایک تولہ کافور ایک من سیماب کو
نقرہ کرے گا۔ اسی طرح شنگرف بھی قائم و مشمع ہوگا۔ جو قمر کو شمس کرے گا۔ اس طریقہ
سے گندھک اور ہڑتال بھی قائم مشمع ہو جاتے ہیں۔ جو کہ عامل ہوتے ہیں۔ صرف
پھٹکڑی اور سوہاگہ کے تیل سے سیماب قائم النار لرزاں ہو جاتا ہے۔ اگر بلور کے
ساتھ گداز کریں۔ تو وہ الماس بن جاتا ہے۔ مگر کافور قائم کے ساتھ گندھک ہڑتال اور
شنگرف کو کھرل کر کے چند تشویہ دیں۔ تو قائم اور عامل ہوں گے۔ اگر جست کو گلا
کر تیل پھٹکڑی یا سوہاگہ قطرہ قطرہ ڈالیں۔ تو قائم اور عامل ہوگا۔ اور اگر گندھک یا ہڑتال
قائم قائم مذکور جست پر ڈالیں۔ اور سیماب بھی ڈالیں۔ تو قائم اور عامل ہوگا۔

طریقہ نوشادر مدبر: — جست ایک پاؤ کو کڑاہی میں پگھلا کر ½ سیر نوشادر
ٹکڑی ٹکڑی ڈالیں۔ اس کے بعد آگ سے اتار کر باریک کریں اور ½ ۱ سیر گرم پانی ڈال

کر تین چار جوش دیں۔ اور آرام سے رکھ دیں۔ ایک یوم کے بعد مقطر کر کے خشک
کریں۔ یہ نوشادر مدبر ہوگا۔ اور ہر نسخہ میں کام آئے گا جس جگہ نوشادر کا ذکر آئے گا
یہی نوشادر استعمال ہوگا۔ اور تحفۃ المومنین میں نوشادر مطبوخ و مقصود دینی لا یحترق کا ذکر
کیا گیا ہے۔ اس سے بھی یہی نوشادر مراد ہے۔ یہ نوشادر جاری بھی ہے اور خام بھی۔
دوا کو جاری کر کے خود علیحدہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر نوشادر کسی دوا میں رہ جائے تو
وہ نافذ نہ ہوگی۔ اگر جست گلا کر یہ نوشادر اس میں ملائیں اور جب دونوں تیل ہو جائیں
تو آگ سے اتار کر سرد کریں۔ اور باریک کر کے پھر آگ پر گداز کریں۔ اور سرد کر کے
باریک کر کے پھر آگ پر گداز کریں۔ اسی طرح چار بار لوہے کے برتن میں اور بیس بار
چینی کے پیالہ میں گداز کریں۔ پھر باریک کر کے ½ ۱ سیر پانی گرم میں ڈال کر تین چار جوش
دے کر مقطر کر کے خشک کریں۔ اور گرم پانی ملا کر بدستور مقطر کر کے خشک کریں۔
گیارہ بار میں نہایت کار آمد نوشادر تیار ہوگا۔ شبنم میں حل ہوگا جس میں نوشادر دیا
ہڑتال کھرل کر کے جو ہر اڑائیں تو چند بار میں تہ نشین ہوں گے۔

طریقہ سوہاگہ مدبر: — صاحب بیاض نے لکھا ہے کہ یہ ایک سربستہ
راز ہے۔ اس کو عام نہ کریں۔
سوہاگہ سفیدہ تولہ۔ شورہ قلمی ۲ تولہ۔ نوشادر آفتابی اتولہ باریک کر کے چینی کے
برتن میں ڈال کر دو سیر پانی میں بھگوئیں۔ حل ہونے پر تانبہ کے قلعی شدہ برتن میں ڈال
کر پکائیں۔ جب ایک سیر پانی رہ جائے تو اتار کر مقطر کر کے پھر آگ پر پکائیں۔ مثل حلوہ
ہونے پر پھر پانی ڈال کر اور مقطر کر کے پکائیں۔ اسی طرح بیس بار تکرار عمل کریں۔ یہ سوہاگہ
مدبر ہوگا۔ اور جہاں بھی سوہاگہ کا ذکر آئے گا اس سے یہی مراد ہوگا۔

شمس: — شمس ستارہ سب سے افضل ہے۔ اس سے منسوب
دھات سونا یا طلاء ہے۔ اسے بھی برادہ کر کے نقرہ کی طرح نمک سے حل کریں مگر

فرق یہ ہے کہ قمر میں نمک شیشہ داخل کریں اور اس میں نمک سرخ خوردنی داخل کریں۔
اور باقی عمل اسی طرح ہے۔ جب یہ حل ہو جائے تو اس کے ساتھ شنگرف قائم ملا
کر اعمال قمر کی طرح عمل کریں۔ اور یہ دوا گندھک کے کام آئے گی۔ ۳ ماشہ دوا پاؤ پختہ
گندھک کو تیل کرے گی۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ گندھک کو پگھلا کر دوا ڈال دیں۔
گندھک تیل ہوگی یہ دوا سوہاگہ کی بھی چھوٹ ہے اور پھٹکڑی کی بھی۔ گندھک کی طرح اس
پر عمل کریں۔ نوشادر بھی تیل ہو جاتا ہے۔ اور کافور بھی اور یہ کافور ایک تولہ مثل سیماب
کو نقرہ کرے گا۔ اور تھوڑا کی یہ دوا ایسی ہے کہ اس کے اوصاف تحریر میں نہیں آ سکتے۔
[جس بوٹی کا پھول زرد مزہ تلخ ہو۔ تو وہ اس سے متعلق ہے۔ اور جملہ بلغمی امراض کو
مفید ہے۔ اور جو چیزیں زرد رنگ کی ہوں گی۔ جملہ جانور بر رنگ زرد، گندھک، شنگرف،
ہڑتال، سم الفار سرخ زرد، رکابی سرخ، نوشادر، شورہ، سجی، پھٹکڑی سرخ، نمک سرخ،
وغیرہ سب اس سے متعلق ہیں۔ جواہرات میں سے پکھراج زرد، نیلم اور یاقوت کا بھی اس
سے تعلق ہے۔ اور یہ ستارہ سعد اکبر ہے۔ اور مغربیوں نے اسے گندھک قائم النار
کہا ہے۔ اس میں دونوں جوہر پارہ اور گندھک موجود ہیں۔ گندھک اس میں غالب ہے
اور پارہ مغلوب۔ مگر دونوں قائم النار ہیں۔ یہ گداز دینے سے کم نہیں ہوتا۔ جب یہ حل
ہوگا تو گویا گندھک قائم ہوگی۔ اور جب گندھک کو حل اور قائم کریں۔ تو گویا وہ سونا
حل ہو گیا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے ہی حل کیا جائے تاکہ اصل مطلب پورا ہو جائے۔
شمس و قمر کے دونوں مقصد ان سے پورے ہو جائیں گے۔ آئندہ جو کچھ بھی ذکر ہوگا
وہ صرف انہی دو کاموں کے لئے ہوگا۔ میں نے اس کا تجربہ کر لیا ہے۔ اور استاد صاحب
کا یہی حکم ہے کہ یہ عمل مکمل کامیابی ہے۔

زہرہ :۔ زہرہ ستارہ تانبہ سے منسوب ہے۔ اور اس کے حل کا بھی وہی
قاعدہ ہے۔ جو قمر میں مذکور ہے رنگ سرخ ہے اور حکما نے اسے گندھک سرخ

لکھا ہے۔ گویا یہ گندھک مجسم ہے۔ جب یہ حل اور قائم ہوگا تو گویا گندھک قائم النار ہے۔
اور اس حل کے ساتھ شنگرف قائم ملا کر یہی عمل کریں تو بجائے شمس ہے اور وہی کام
دے گا جو کہ شمس سے متعلق ہیں۔ یہ گندھک پھٹکڑی، سوہاگہ کا چور بھی ہے۔ اور جو
اعمال شمس کے ہیں وہی اس کے ہیں [جس بوٹی کا پھول سرخ ہو اور مزہ تلخ ہو اس میں
متعلق تانبہ ہے۔ اور تمام گرم خشک چیزیں مثلاً بینگن، گندیاری، خراطین، گل مدار وغیرہ
پر اگر غور کریں تو اس میں تانبہ موجود ہوگا۔ مگر اس میں عقل اور سمجھ کی ضرورت ہے۔
یہ بھی دو جوہروں سے مرکب ہے۔ گندھک اس میں غالب ہے اور پارہ مغلوب۔
مگر دونوں ہی خام ہیں۔ جس قدر ان کو گلایا جائے وزن کم ہو جاتا ہے۔ اور جو چیزیں
تانبہ میں بنائی جائیں گی وہ بھی ناقائم ہوں گی۔ ہاں اگر اسے حل اور قائم کر لیں گے۔ تو
پھر وہ بھی قائم ہوں گی۔ اور گندھک مجسم اسے اس لئے لکھا ہے کہ جب اسے گندھک
سے ملا کر گداز کریں۔ تو یہ گندھک کو اپنے ساتھ رکھ لیتا ہے۔ اور جلنے کے وقت
دونوں کا شعلہ ایک ہی رنگ کا ہوتا ہے۔ اکسیر کے علم میں یہ رکن اعظم ہے۔

مریخ :۔ مریخ ستارہ کو لوہا سے نسبت ہے۔ رنگ اس کا سرخی مائل بہ تیرگی
ہوتا ہے۔ جو اعمال ستارہ زہرہ کے ہیں وہ سب اس کے ہیں۔ اور نوشادر کا یہ کامل
چھوٹ ہے جب حل اور قائم ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی دو جوہروں سے مرکب ہے۔ گندھک
اس میں غالب ہے۔ کیونکہ بوقت کوفت اسی سے چھلکا اترتا ہے۔ اس کے حل کا وہی
قاعدہ ہے۔ جو شمس میں مذکور ہوا ہے۔ یہ بھی رکن اعظم ہے۔ چاروں ستاروں جن کا
ذکر ہو چکا ہے۔ استخوان ہیں۔ اور باقی تینوں چربی ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ ان کو بھی
چربی کی طرح زود گداز ہونا چاہئے۔

مشتری :۔ مشتری ستارہ کی نسبت قلعی سے ہے۔ رنگ اس کا زرد سفیدی
مائل ہے [اور جس بوٹی کے پھول زرد پھیکے اور تاب دار ہوں۔ وہ سب مشتری سے منسوب

ہیں۔ کیلہ وغیرہ و نباتات بھی مشتری میں داخل ہیں [اور جس بوٹی میں کوئی سفید کشتہ ہو۔ تو
اس بوٹی میں یا تو پارہ کا معدن ہے یا قلعی ہے۔ کشتہ اگر سیاہ ہوگا تو پھر اس معدن
میں گندھک ہے۔ اور اس طرح اس کا بھی حل ہے۔ یہ بھی گویا سیماب مجسم ہے۔ جب
یہ حل اور قائم ہو جائے۔ تو گویا سیماب قائم النار ہے۔ اور قمر کے حل کا کام دیتی ہے۔

عطارد: عطارد کا تعلق سیماب سے ہے۔ یہ ہفت رنگ ہے۔ کیونکہ
یہ ساتوں دھاتوں میں مل جاتا ہے۔ اور سرخ و سفید دونوں کام دیتا ہے۔ اور پارہ کا
جوہر اس میں غالب ہے۔ اور گندھک مغلوب ہے۔ اور جست جس کو روح طوطیا
کہتے ہیں۔ وہ بھی ستارہ عطارد سے منسوب ہے۔ کیونکہ یہ گندھک اور پارہ مجسم ہے
اور پارہ سب دھاتوں کا روح بھی ہے اور جسم بھی۔ کیونکہ اعمال مقررہ سے اس کا سونا اور
چاندی بن جاتا ہے۔ اس میں روحانیت بھی ہے اور جسمیت بھی۔ اس کا روح کافور
ہے۔ گندھک عاشق پارہ معشوق۔ جب یہ ملتے ہیں۔ تو ایک نئی کیفیت پیدا ہو جاتی
ہے اور یہ بھی ناقائم ہے۔ اعمال مقررہ سے قائم کیا جاتا ہے [جس بوٹی کے پھول سفید مزہ پھیکا
ہو۔ اس میں پارہ موجود ہوتا ہے۔]

زحل: زحل کی نسبت سکہ سے ہے۔ یہ ستارہ سب سے ثقیل ہے۔ اس
لئے اس میں سیاہی غالب ہے۔ سیاہی گندھک کی ہے اور زود گدازی پارہ کی۔
جب یہ قائم ہو جاتا ہے تو گویا گندھک اور پارہ قائم ہو گئے۔ یہ علم اکسیر کا رکن اعظم ہے۔
یہ ہر چیز کو جلا دیتا ہے۔ سوائے چاندی کے۔ شمس کے ساتھ اس کی کمال عداوت
ہے۔ مگر باطن میں دوستی۔ کیونکہ شمس کو مار کر اکسیر کر دیتا ہے۔ گویا کشتہ کر کے
اعلیٰ درجہ پر لے گیا [جس بوٹی کے پھول سیاہ، مزہ تلخ یا پھیکا ہوگا یا جس بوٹی کے
پھول سرخ اور مزہ سخت تلخ ہوگا۔ ان سب میں سکہ ہے۔ اور وہ تمام سرد و خشک
ہیں۔ انسان کے بال بمنزلہ سکہ کے ہیں۔ اور تمام جانوروں کی ہڈیاں سکہ ہیں۔ اس کے

حل اور قائم کا طریقہ وہی ہے۔ جو کہ گذر چکا ہے۔ میں نے اس سے شنگرف وغیرہ
بنایا ہے۔ اعلیٰ کام دیتا ہے۔

جو کچھ مجھے ستاروں سے پہنچا ہے وہ سب درج کر دیا ہے۔ خداوند تعالیٰ
عامل کے نصیب کرے۔ اور مجھے اس کا بدلہ دے۔

اعمال شیشہ

نفس کا مقصد جسم اور روح کا ارتباط ہے۔ اور اہلِ مغرب کے نزدیک اس کی تین اقسام ہیں۔ کیونکہ جسم انسانی میں بھی تین ہی روح ہیں۔ روح ایک ہے اور دو اس کی قوتیں۔ اس کو تین نفس کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ گندھک، سم الفار، ہڑتال۔ یہ سب اجسام سے مل کر قائم ہوتے ہیں۔ اور بعض بوٹیوں سے بھی قائم ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان بوٹیوں میں بھی مادہ جسم موجود ہوتا ہے۔ بس اصل میں اگر کسی بوٹی میں نفس قائم ہوگا۔ تو حقیقت میں وہ جسم سے ہی قائم ہوگا۔ استادوں نے اجسام سے نفس اور انفاس سے اجسام کا کام لیا ہے۔ کیونکہ ان میں قدرتی ارتباط ہے۔ اور ہر ایک کے قیام کا طریقہ آئندہ بیان ہوگا۔

روح سے مراد وہ روح ہے۔ کہ اگرچہ جسم اور نفس دونوں موجود ہوں۔ مگر بغیر روح کے خالی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ روح زندگی بخشنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ اور بغیر روح نہ تو جسم کسی کام کا ہے اور نہ نفس۔ جب روح اس میں شامل ہوگا تو وہ زندہ ہوگا۔ مگر نافذ نہ ہوگا۔ جب تک روح کا قوام نہ ہو۔ اگرچہ روح، نفس، جسم تینوں ہوں تو ہرگز نہیں چل سکتے۔ اور روح کے قوام کے واسطے ریح مقرر ہے۔ ریح ہوا کو کہتے ہیں۔ کیونکہ بغیر سانس لئے جسم، روح اور نفس ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور سانس سوائے ہوا کے مشکل ہے۔ اس لئے چاروں چیزیں مختلف اوزان پر ہوں۔ تو پھر وہ مرکب زندہ سمجھا جائے گا۔ یعنی جسم، نفس، روح، ریح اگر ان میں سے ایک ختم ہوگا۔ تو مرکب حیوان یا کوئی چیز، نہ مرکب نسخہ اکسیر ہرگز کامل نہ ہوگا۔ یہ یاد رکھنے کے قابل

بات ہے کہ جس نسخہ میں چاروں اجزا شامل ہوں۔ تو وہ کرنا چاہئیے۔ نام افتراح یہ ہیں پارہ، نوشادر، کافور، اس میں نوشادر روح بھی ہے اور ریح بھی۔ افضل ان میں پارہ ہے اس کے بعد نوشادر اور کافور۔ نوشادر ہر چیز کو جاری اور نافذ کرتا ہے۔ اور خود اس مرکب میں مقدار سے زیادہ ہو تو یہ دوا نافذ ہوگی۔ جاری ہوگی۔ اس لئے استاد لوگ بعد جاری ہونے کے نکال دیتے ہیں اور واضح ہو کہ نوشادر چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ جو فضلہ ہے سب نوشادر ہے۔

۲۔ کماد کا رس، شکر اور سرکہ جو کچھ کماد سے بنایا جاتا ہے نوشادر ہوتا ہے۔

۳۔ بانس کا پانی نوشادر ہے۔

۴۔ عام نوشادر جو بازار میں بکتا ہے۔

یہ سب فضلہ سے بنتا ہے۔ اس واسطے جو فضلہ ناک کان پیشاب پاخانہ وغیرہ۔ بال انسان و حیوان، پسینہ ہر جانور نوشادر ہے۔ ترش اشیاء خل لیموں، انار دانہ، ترنج سنگترہ، ترپھلہ، انگور یہ سب گندھک ہیں۔ یہ بھی ہر چیز کو قیام دیتے ہیں۔ آب گیکوار میں بھی گندھک ہے۔ عرق سونف، گلاب، کیوڑہ، بید مشک، گاؤزبان بھی گندھک ہے۔ ان کا پانی ہو یا عرق قیام کے واسطے عمدہ ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ مرکب کو سحق و تشویہ دیں تو بہتر ہے۔ اور جس نوشادر کا پہلے ذکر ہوا ہے۔ وہ ارتباط بھی رہتا ہے اور جاری بھی کرتا ہے اور قائم بھی کرتا ہے۔ جن میں گندھک موجود ہے۔ وہ فقط قائم کرتے ہیں۔ جاری نہیں کرتے۔

اعمال شیشہ

اعمال شیشہ کے کئی طریقے ہیں۔ مگر اس کے پکانے کا ایک ہی قاعدہ ہے۔ یعنی آتشی شیشی میں جو چیز بھی ڈالیں۔ اس میں دگنا تیزاب گندھک خالص داخل کریں اور پکائیں جب خشک ہو تو اسی قدر تیزاب اور ڈالیں۔ گیارہ دفعہ پکائیں۔ اور نوشادر مذکورہ سے

سے جاری کریں۔ اگر آب لیموں مقطر سے بھی کھرل اور تشویہ کریں۔ تو بھی جاری ہو جائے
گی۔ اب ان اعمال کے الگ الگ طریق ملاحظہ کریں۔

شیشہ اول :۔ برادہ مس، پارہ، ترنیخ، ہموزن مذکورہ بالا طریقہ سے
پکا کر جاری کریں۔ تو ایک ماشہ یہ دوا گندھک ۱/۲ تولہ کا چھوڑ رہے۔ دس تولہ پھٹکری اور
دس تولہ سوہاگہ اور ایک تولہ نوشادر کا چھوڑ رہے اور جست ایک تولہ گلا کر ۳ ماشہ یہ دوا
قدرے قدرے ڈالیں۔ تو وہ بھی قائم اور عامل ہوگا۔ گندھک پگھلا کر اس پر ڈالیں تو تیل ہوگی۔
سوہاگہ اور پھٹکری میں پیس کر آگ پر رکھیں تو تیل ہوں گے۔ نوشادر بھی اسی طرح تیل ہوگا۔
[نوشادر اور سوہاگہ کے تیل سے ہر چیز قائم ہوگی شیشی میں دوا ڈال کر اوپر سوہاگہ کا تیل
ڈال کر چار پہر آگ پر پکائیں۔ وہ دوا قائم ہوگی اور تیل اوپر سے نتار لیں پھر کام آئے گا۔
اور پھٹکری کے تیل سے کافور اسی طرح قائم ہو جاتا ہے۔ یعنی روغن پھٹکری کو آگ پر رکھ
کر کافور کو چند بار غوطہ دیں۔ قائم جاذب سیماب ہوگا۔ نوشادر کا تیل ہر شے کو قائم مشمع کریگا۔
چند بار سحق و تشویہ دیں۔]
یہ دوا خوراکی بھی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ میں نے کھلا کر دیکھی ہے۔ از حد مقوی باہ ہے۔

نوٹ منجانب مؤلف :۔ اس شیشہ کے ایک عامل دہلی کے طبیب کے
متعلق مجھے علم ہوا کہ وہ اسی شیشہ سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ میں ان سے ملا۔ استفسار پر
انھوں نے بتایا کہ یہ اعلیٰ درجہ کا مفتاح ہے۔ مگر ان اعمال کی تیاری میں تیزاب نہایت
اعلیٰ ہونا چاہیئے۔ اور دواؤں میں تیزاب ڈال کر ایک دن رکھ چھوڑیں پھر آگ پر جذب
کریں۔ ہر بار تیزاب ڈال کر ایک دن رکھ چھوڑیں۔ اور پھر خشک کریں۔ گیارہ بار کے بعد
آب لیموں سے تین گھنٹہ کھرل کر کے تشویہ دیں۔ سات بار میں مفتاح تیار ہوگی۔ ایک
ماشہ دس تولہ گندھک یا سوہاگہ یا پھٹکری یا نوشادر کو روغن بنائے گی۔ اور خوراکی استعمال
کے لئے ایک یوم آب گھیکوار میں کھرل کر کے ایک سیر کے دو دو آگ دیں۔ از حد قوت باہ

پیدا کرے گی۔

شیشہ دوم :۔ نوشادر اور شورہ بدستور پکائیں۔ مگر تیزاب دوا کے
ہموزن ہو۔ ہر چیز کو قائم اور موم کرے گی۔

شیشہ سوم :۔ نمک، شورہ، کبی ہموزن لے کر بدستور پکائیں۔
یہ ہر چیز کا مفتاح ہے۔ اور جواہرات کو گداز دینے میں بے نظیر ہے۔ اگر کسی چیز کے
ساتھ کھرل کر کے آگ پر رکھیں۔ تو تیل ہوگا۔ دو تولہ جوہر میں تین ماشہ دوا ملا کر گداز
دیں خواہ ابرک ہو یا بلور یا کوئی ریزے ہوں تو چرخ کھا جائے گا۔ بلور پر میں نے
عمل کیا ہے اور ہر چیز جاری کر کے بھی دیکھی ہے۔ بلور کو گداز دے کر زمرد بھی بنایا
جا سکتا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے۔ بلور کو آگ میں سرخ کر کے سرد پانی میں جوش
دیں۔ بلور پیپک ہو جائے گا۔ ہموزن اس کے نمک شیشہ ڈال کر تمام روز کھرل
کریں۔ شام کو خشک کر کے کسی کوزہ میں بند کر کے چھ سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ پھر اسے باریک
کر کے پانی سے خوب دھوئیں یہ بلور مدبر ہے جو میں نے کیا ہے۔ ایک تولہ بلور مدبر
دوائے شیشہ ۳ ماشہ، زنگار مدبر ۲ ماشہ ملا کر ایک روز کھرل کر کے طویل کٹھالی
میں چرخ دیں۔ اعلیٰ درجہ کا زمرد تیار ہوگا۔ اسے رس لیموں میں آٹھ پہر تر رکھیں۔
مقبول بازار ہوگا۔ اور زنگار مدبر اس طرح تیار کریں۔ پترہ مس کے ہموزن گندھک
تہ بہ تہ دے کر کوزہ میں بند کر کے سیر آگ دیں۔ کشتہ ہوگا۔ اس سے نصف
نوشادر ملا کر سرکہ میں کھرل کر کے ایک روز دھوپ میں رکھیں۔ پھر ایک روز سرکہ
سے کھرل کر کے ایک روز دھوپ میں رکھیں۔ سات روز اسی طرح عمل کریں۔
زنگار مدبر تیار ہے۔

شیشہ چہارم :۔ برادہ طلا، سم الفار، شنگرف بدستور پکائیں۔
جو اعمال شیشہ اول کے ہیں۔ وہی اس کے بھی ہیں۔ یہ بھی گندھک، سوہاگہ، پھٹکری،

نوشادر اور جست وغیرہ کا چھوڑ ہے۔

شیشہ پنجم :۔ برادہ لوہا، پارہ، سجی، یہ بھی شیشہ اول کی طرح کام دیتا ہے۔

شیشہ ششم :۔ برادہ نقرہ، برادہ لوہا، سم الفار یہ شیشہ کی دوا سیماب پر عامل ہے۔ ایک چاول بھر ایک تولہ سیماب کے ساتھ کھرل کریں۔ قائم اور عامل ہوگا۔ یہ اشیاء تیزاب میں پکانے کے بعد گیارہ بار آب گھیکوار میں پکائیں۔

شیشہ ہفتم :۔ قلعی، پارہ، سم الفار یہ دوا کشتہ کرنے میں نہایت کارآمد ہے۔ ذراسی دوا پیسہ یا روپیہ پر مل کر کسی بھی بوٹی میں رکھ کر آگ دیں۔ کشتہ ہوں گے۔

اس سے الماس کا کشتہ بھی ہو جاتا ہے۔ جو میں نے کر کے دیکھا ہے۔ اور بغیر جاری کئے استعمال کیا ہے۔

نوٹ منجانب مؤلف: اس شیشہ کے متعلق کلید کیمیا کے دونوں حصوں میں تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔ کہ اس سے الماس کا کشتہ اور آئندہ اعمال کیا ہیں۔

شیشہ ہشتم :۔ ابرک سیاہ، سیماب، یہ دق کے لئے عجیب ہے۔ ایک چاول بھر مناسب شربت سے دیں۔ یہ دوا چاندی پر بھی عامل ہے اور شمس بناتی ہے۔

شیشہ نہم :۔ سجی، پھٹکری سے تیار شدہ دوا کافور کو قائم کرتی ہے۔ اور ہر ایک نفس کو قائم اور عامل بناتی ہے۔

شیشہ دہم :۔ نوشادر، بال سیاہ مرد جوان، کلس بیضہ مرغ، یہ تیار شدہ دوا خون تیرہ ہے۔ اشیاء کو قائم، جاری اور عامل بناتی ہے۔

شیشہ یازدہم :۔ شنگرف، زرنیخ، منسل، یہ دوا خود عامل ہے اور گندھک کا چھوڑ ہے۔

شیشہ دوازدہم :۔ رسکپور، سم الفار، پارہ، یہ دوا قلعی پر عامل ہے۔ ایک ماشہ سیر قلعی پر کام کرتی ہے۔ یہ گندھک اور کافور کا چھوڑ ہے۔ اس کے افعال شیشہ ہفتم جیسے ہیں۔ یعنی مس، نقرہ اور الماس کو کشتہ کرتی ہے۔ جو عامل ہوتے ہیں۔

گنج مخفی ۔ تعویذی نسخہ

اس نسخہ کے ساتھ ایک طویل داستان بیان کی گئی ہے۔ کہ ایک کیمیا گر نے جب دیکھا کہ وہ جس مرض میں مبتلا ہے۔ اس سے جانبر ہونا محال ہے۔ تو اس نے اپنا معمول نسخہ کیمیا بمعہ مکمل وصیت لکھ کر اور چاندی کے خول میں بند کر کے اپنے فرزند کے گلے میں بطور تعویذ لٹکا دیا۔ تاکہ جب یہ بڑا ہو تو اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔ اور دنیا میں کسی کا محتاج نہ رہے۔ اس غیر ضروری داستان کو نظر انداز کر کے اصل نسخہ ہی بیان کیا جاتا ہے۔

پہلا مرحلہ ۔ تکلیس جسد :۔ یہاں صرف سونے کا کشتہ کرنا مقصود ہے۔ یہاں سونا ایسا لینا چاہیے۔ جو کامل العیار نہایت سرخ رنگ ہو۔ ایک پاؤ سونے کا باریک برادہ یا اوراق ۔ سیماب مصفیٰ ۴ تولہ ملا کر صاف کھرل میں ڈال کر عرق لیموں یا پانی سے خوب کھرل کریں۔ تاکہ مسکہ کی طرح ہو جائے آہستہ آہستہ تین چار یوم کھرل کرنا چاہیے۔ پھر اس مسکہ کو چینی کی پیالی میں ڈال کر نرم آگ پر رکھیں مگر پارہ اس میں سے ذرا بھی نہ اڑے۔ پھر اسے کھرل میں ڈال کر پانی ڈال کر آہستہ آہستہ کھرل کریں۔ جب پانی مکدر ہو جائے تو دھو کر تازہ پانی سے کھرل کریں۔ اسی طرح ہفتہ عشرہ تک کھرل کا عمل جاری رکھیں۔ تاکہ یہ مسکہ کھرل نہ ہو سکے۔ از حد ملائم ہو۔ پھر اسے چینی کی پیالی میں ڈال کر نرم آگ پر رکھیں اور آب مقطر پھٹکڑی بذریعہ قرعہ انبیق کا چوبہ دیں۔

اور ہلاتے جائیں آب پھٹکڑی خشک نہ ہونے دیں۔ آگ اتنی ہو کہ پارہ ذرا بھر بھی نہ اڑے۔ یہ عمل تمام دن کریں۔

اب اس مسکہ کو کھرل میں ڈال کر بحساب فی دس تولہ مسکہ، نوشادر ایک تولہ، کسیس زرد ۹ ماشہ۔ آب پھٹکڑی مذکور ایک تولہ ملا کر ایک گھنٹہ کھرل کریں۔ اور چینی کی پیالی میں ڈال کر دوسرا پیالہ اوپر دے کر منہ بند کر کے تمام روز دو چولی آگ پر پکائیں۔ تاکہ جوہر اوپر کے پیالہ میں آ جائیں۔ سرد کر کے جوہر و تہ نشین ملا کر بدستور مذکورہ اشیاء مذکر کھرل کر کے اسی طرح جوہر اڑائیں۔ جوہر ہی روح ہیں۔ جس کا رنگ سفید مائل بزردی ہوگا۔ صبح تا شام جوہر اڑائیں۔ رات پڑا رہنے دیں۔ صبح کھول کر دوسرا عمل کریں۔ پانچ یا سات بار تکرار عمل کریں۔ تاکہ کامل روح تیار ہو جائے۔ جس کی نشانی یہ ہے کہ سونے کی طرح زرد مانند غبار ہو جائے۔ وزن بہت ہلکا ہوگا۔ پارہ اوپر کے پیالہ میں ہوگا۔ مگر کشتہ کی مانند۔ اور اجزائے لطیف روح ساختہ زر کے ہوں گے۔ گویا روح سونے کا اس میں آمیز ہوگا۔ جوہر و تہ نشین الگ الگ شیشیوں میں بند کر شیشہ کا کارک لگا کر موم لگا دیں۔ جنہیں ترقی پر آجائیں گے۔

دوسرا مرحلہ ۔ بیان نفس :۔ گندھک آملہ سار ۲ سیر لے کر اس کے ہموزن نمک سیاہ۔ اور آدھ آدھ سیر سنگ راسخ۔ اور نوشادر کو تین شبانہ روز سرکہ تند و تیز میں کھرل کریں۔ اور خشک کر کے پیالہ چینی میں بند کر کے بھوبل میں تشویہ پھر اسے ہنڈیہ میں ڈال کر منہ پر چینی کا ایک پیالہ دے کر منہ گلحکمت کر کے لکڑی کی نرم آگ پر چار پہر رکھیں۔ سرد کر کے جوہر و تہ نشین ملا کر بدستور سرکہ سے کھرل کر کے جوہر اڑائیں۔ تین بار کے عمل سے گندھک برنگ سفید زردی مائل جوہر ریل کی صورت ہوگی۔ اس گندھک کو آب ذات الرغوہ سے ایک روز کھرل کر کے رات کو دو پیالوں میں بند کر کے تشویہ دیں۔ پھر اسے کورے کپڑے کی تھیلی میں بند کر کے چونہ کلی آب نارسیدہ دس سیر

کے درمیان رکھ کر اوپر ڈھکنا دے کر اس ہنڈیہ کو نصف تک پانی میں رکھیں۔ دوسرے روز اوپر سے چونہ نکال کر تھیلی آہستہ سے نکالیں۔ مثل موم ہوگی۔ اور جو گندھک چونہ کے ساتھ لگی ہو۔ اس کو بھی نکال کر دونوں کو کڑاہی میں آٹھ سیر پانی کے ہمراہ ڈال کر آگ پر رکھیں کہ تین حصہ پانی خشک ہو جائے۔ باقی ایک حصہ پانی سرخ رنگ مثل خون کبوتر بر رنگ یاقوت ہوگا۔ اس کے درست ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسے پترہ نقرہ پر لگائیں۔ وہ پترہ سونے کی طرح نظر آئے گا۔ چاہے پانی سے دھوئیں رنگ قائم رہے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر اس میں ایک حصہ پانی ملا کر پکائیں تاکہ اس معیار پر آجائے۔

اس محلول کو چینی کی پیالی میں ڈال کر نرم انگاروں پر رکھیں۔ تاکہ تمام حل منجمد ہو جائے جیسا کہ نوشادر کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سرخ ہوگا۔ اس کے اکسیری تیاری کا مرحلہ ہے۔

تیسرا مرحلہ — بیان آمیزش روح و نفس و جسد:— کشتہ سونا جو کہ تہ نشین ہوا ہے اجسد۔ روح مقصد یعنی پارہ جو سونے کے ساتھ اڑا ہے سات حصے۔ اور نفس جو حل کر کے منجمد کیا ہے تین حصے۔ کل گیارہ حصے لے کر گھٹنے والے کھرل مثل سنگ سماق، شیشہ یا چینی میں ڈال کر کھرل کریں۔ اور ذات الرغوہ سے ایک پہر کھرل کر کے معمولی بھوبھل پر رکھیں۔ پھر کھرل میں ڈال کر ذات الرغوہ سے کھرل کر کے اسی طرح تشویہ دیں۔ مگر کھرل سے دوا چھڑانے کے لئے چمچہ خالص نقرہ چھ تولہ کا بنوالیں۔ اور کسی چیز کا استعمال نہ کریں۔ اور بارہ روز تک یہی عمل کرتے رہیں۔ پھر اسے شیشی میں ڈال کر چوتھائی وزن ذات الرغوہ ڈال کر منہ خوب بند کر کے چاہ زبل یعنی لید اسپ تازہ میں چالیس یوم دفن کریں۔ تمام دوا حل ہو کر مثل خون سرخ ہوگی۔ اور کوئی فضلہ تہ نشین نہ ہوگا۔ اگر پترہ نقرہ پر ایک خط کھینچ کر آگ پر گرم کریں۔ تو وہ پترہ زر خالص ہوگا۔

چوتھا مرحلہ — حل مذکور کا عقد:— حل مذکور کو ایک شیشی میں ڈال کر مہر سلیمانی کر کے زمین میں دفن کر کے اسے ہموار کر دیں۔ اور اس پر تھوڑے تھوڑے وقفہ سے انگارے رکھتے رہیں۔ دوسرے روز زمین سے نکال کر ملاحظہ کریں۔ اگر یہ منجمد ہو جائے تو بہتر۔ ورنہ پھر زمین میں دبا کر بدستور انگارے رکھتے رہیں۔ جب تک یہ حل منجمد نہ ہو عمل کرتے جائیں۔ جب منجمد ہو جائے تو اسے شیشہ کا کارک لگا کر خوب مضبوط کریں۔ تاکہ ہوا کی رطوبت سے بیٹھی نہ پکڑے۔ ایک سو تولہ چاندی گلا کر ایک رتی یہ اکسیر ڈالیں۔ خالص شمس ہوگا۔

طریقہ ذات الرغوہ:— نسخہ مذکور میں بار بار ذات الرغوہ کا ذکر آیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ سرکہ بر رنگ سفید ۵ سیر کسیس زرد ۴ تولہ۔ زعفران الحدید ۳ تولہ۔ منسل ۳ تولہ جملہ اشیاء باریک کر کے سرکہ میں ڈال کر حل کریں۔ اور ایک پہر آگ پر رکھیں۔ سرد کر کے اسے نتار لیں۔ ثفل بالکل نہ آئے۔ سرخ رنگ مثل خون کبوتر جسے ذات الرغوہ کہتے ہیں تیار ہے۔

طریقہ زعفران الحدید:— ایک چینی کی پیالی میں برادہ فولاد ڈال کر اس پر سرکہ تیز ڈال کر رکھیں۔ اور ہر روز تنکے سے ہلاتے رہیں۔ تاکہ فولاد کا کوئی ذرہ باقی نہ رہے۔ اور بالکل خاک کی مانند ہو یہی زعفران الحدید ہے۔

طریقہ آب پھٹکڑی:— پھٹکڑی حسب ضرورت لے کر خوب باریک کریں۔ اس میں ریت ملا کر بذریعہ قرع انبیق عرق کشید کریں۔ یہی مطلوبہ آب پھٹکڑی ہے۔

بیان چاہ زبل:— ایک گڑھا چار پانچ فٹ گہرا کھود کر جس کی چوڑائی دو ہاتھ ہو۔ اس کے اندر گھوڑے کی لید تازہ بھر دیں اور اس میں دوا والی شیشی رکھ دیں۔

ایک مصدقہ اکسیر

روح الکیمیا میں یہ نسخہ کچھ اختصار سے شائع ہو چکا ہے اور جس کی تصدیق ہو چکی ہے۔ پھر مجھے یہ نسخہ کسی قدر وضاحت سے موصول ہوا۔ جو کہ ہدیہ ناظرین ہے۔

گندھک آملہ سار مصفیٰ ۴ تولہ۔ پارہ مصفیٰ ۴ تولہ۔ نوشادر ۴ تولہ۔ قلمی شورہ مدبر ۴ تولہ۔

۱۔ گندھک مصفیٰ کرنے کی ترکیب:۔ ایک بڑا سا مٹکا جو کورا ہووے کر اس میں چونا ان بجھ ۲ سیر چنے کے دانہ کے برابر باریک کر کے بچھا دیں۔ اس پر کھدر کے ٹکڑے میں ۴ تولہ گندھک مذکور باندھ کر رکھ دیں۔ پھر اوپر بقایا ۲ سیر چونہ جو کہ اسی طرح باریک ہو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے بچھائیں اور مٹکے کو کسی بڑے پانی کے ٹب میں جس کا پانی مٹکے کے گلے تک آ جائے رکھ دیں اور برابر تین گھنٹہ تک پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد سیر بھر پانی کا مٹکے مذکور میں چھینٹا دیں۔ پھر آدھ سیر پانی کا چھینٹا دے دیں اور فوراً اوپر ڈھکنا رکھ دیں روئی دار مٹی سے منہ بند کر دیں۔ مٹکے میں بڑا زبردست جوش پیدا ہوگا اور مٹکے کا ڈھکنا بار بار اوپر اٹھے گا لیکن فوراً دبا کر مٹی لگاتے رہیں۔ یہ جوش خروش پون گھنٹہ تک رہے گا۔ پھر چھوڑ دیں اور مٹکے کو بقایا ۲۴ گھنٹے پانی میں پڑا رہنے دیں۔ اس عرصے کے بعد مٹکے کو نکال دیں۔ اور خواہ آہستہ آہستہ چونے میں سے گندھک نکال لیں یا مٹکے کو فوراً توڑ کر نکال

لیں۔ چونا سبز رنگ کا ہو جائے گا اور جس پارچہ میں گندھک رکھی تھی وہ بھی قریباً جلا ہوا ملے گا۔ اور گندھک جس جگہ رکھی تھی اس سے ذرا نیچے چرخ شدہ صورت میں ملے گی۔ اس کو احتیاط سے پکڑ لیں۔ اور چار پانچ تولہ چونہ جس کا رنگ زرد ہوگا وہ بھی اٹھا لیں۔ پھر گندھک کو باریک پیس کر بمعہ چونہ زرد کے تانبے کی کڑاہی میں جس میں ایک ہی دفعہ ۱۲ سیر پانی آ جائے ڈال دیں اور آہستہ آہستہ پکائیں جب تین سیر پانی رہ جائے جس کا پہلے ہی سے نشان لگایا ہوا ہے تو نیچے اتار لیں۔ وہ سرخ رنگ کا پانی ہوگا۔ ایسا سرخ کہ دنیا کے تمام پانی اس کے سامنے ہیچ ہوں گے۔ اس کو بتی کے ذریعہ بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے مقطر کر لیں۔ یہاں خاص طور پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مقطر بڑے اچھے طریقے سے کرنا چاہیے۔ اگر مقطر اچھا نہ ہوگا تو عمل ناقص رہ جانے کا اندیشہ ہے۔ پھر اسی وقت مقطر شدہ پانی سے تھوڑا سا لے کر چاندی کے پترہ یا ریزہ پر ملیں اور ہوا میں خشک ہونے دیں۔ اگر چاندی مذکور کی سطح بالکل سونے کی طرح سنہری ہو گئی ہے تو پچھلا عمل درست ہوا ورنہ پھر شروع سے گندھک تیار کرنی چاہیے۔ جب تک گندھک چاندی کے پترہ کو سنہری نہ کرے درست نہیں ہے۔ پھر اس مقطر کئے ہوئے پانی کو تام چینی کے برتن میں ڈال کر نیچے آگ جلائیں۔ پھر گندھک بن جائے گی اور اس کا رنگ پشاوری شکر کی مانند ہوگا۔

۲۔ پارہ صاف کرنے کی ترکیب:۔ ساٹھ تولہ پارہ لے کر اس میں ۲۰ تولہ گڑ دیسی ڈال کر تھوڑا سا پانی ڈال کر ایک گھنٹہ کھرل کریں۔ پھر پانی ڈال کر گڑ نکال دیں۔ پھر ۴۰ تولہ گڑ ڈال کر گھنٹہ بھر کھرل کریں اور دھو ڈالیں۔ اس طرح گویا ایک دن یعنی ۱۲ گھنٹے کھرل کریں اور دھو ڈالیں۔ پارہ صاف ہوگا۔ ایسا صاف کہ دنیا کی تمام سفید چیزیں اس کے سامنے میلی معلوم ہوں گی۔

۳۔ جتنی گندھک ہو اتنا ہی سیماب ڈال کر دونوں کو آپس میں خوب کھرل کریں ۔
پانچ گھنٹے کے بعد پارہ کشتہ ہو جائے گا۔ اس گندھک اور پارہ کو الگ رکھیں ۔
۴۔ جتنا گندھک کا وزن تھا اتنا ہی نوشادر ٹھیکری الگ پیس کر اور گندھک مسحوقہ
میں ڈال کر خوب کھرل کریں ۔ جب یک ذات ہو جائیں تو ہنڈی پسروری میں ڈال دیں۔
جس کا منہ کشادہ ہو اوپر دوسری ہنڈی دے کر اس کا منہ خوب اچھی طرح بند کر دیں
اور خشک کر کے چھ گھنٹے تک آنچ دیں دوسرے دن ہنڈیوں کے منہ کھول کر اوپر
والی ہنڈی میں سے تمام جوہر اتار کر اور جو نیچے ہوں وہ بھی لے کر آپس میں ملا کر کھرل
کر کے پھر ہنڈیوں میں ڈال کر منہ بند کر کے چھ چھ گھنٹے کی آنچ دیں ۔ اسی طرح پانچ دفعہ
جوہر اڑائیں۔

۵۔ اب جتنا وزن گندھک کا تھا اتنا ہی قلمی شورہ مدبر ڈال کر خوب کھرل کریں ۔
اسی طرح ہنڈیوں میں بند کر کے آٹھ آٹھ گھنٹے آنچ دیں ۔ پھر دوسرے دن ہنڈیوں کو
کھول کر نیچے اوپر کے جوہر ملا کر منہ بند کر کے آٹھ آٹھ گھنٹے تک آنچ دیں ۔ پھر کھول
کر بند کر کے آنچ دیں ۔ اسی طرح ہر روز آنچ دیتے جائیں حتیٰ کہ سب کی سب دوائی
تہ نشین ہو جائے ۔

۶۔ تہ نشین دوائی ۴ تولے کر پیس کر خالی انڈے میں ڈال کر اوپر دوسرا انڈا دے
کر اوپر سونے کی نہایت باریک تار جو وزن میں ۳ ماشہ ہو لپیٹ کر اوپر ماش کا
آٹا لگا کر السی کے تیل میں انڈا ڈبو کر دوپہر یعنی چھ گھنٹے تک نرم نرم آنچ پر پکائیں پھر
انڈا مذکور کو نکال لیں دوائی تیل کی صورت میں ملے گی ۔ تیل کا رنگ سرخ اور وزن بہت
بھاری ہوگا ۔ آگے لکھنے کی ضرورت نہیں کہ تیل کیا کیا ستم ڈھائے گا ۔

۷۔ **قلمی شورہ مدبر کرنے کی ترکیب** :۔ تین پاؤ پختہ شورہ لے کر کڑاہی میں
ڈال دیں جب وہ پگھل جائے تو ایک بیج املی کا چھوڑ دیں ۔ اسی طرح پاؤ بھر بیج ختم کر

دیں۔ شورہ مطلوبہ تیار ہے۔

۸۔ **تانبہ کی کڑاہی بنانے کی ترکیب** :۔ ایک سوتر موٹی تانبے کی چادر
لے کر اس پرکار سے ۲۲ مربع انچ گول دائرہ کھینچیں ۔ پھر اس کی کڑاہی بنوا لیں ۔
ٹھیک ۱۳ سیر پانی آئے گا ۔

۹۔ دوسرے روز میں عموماً جوہر کم ہوتے جاتے ہیں لیکن عامل کو معلوم نہیں ہوتا کہ کیا
سبب ہے جس وقت دونوں ہنڈیوں کے منہ بند کریں تو اُن کے درمیان ایک
سوتر موٹا تنکا رکھ کر منہ بند کریں اور خشک ہونے پر کھینچ لیں ۔ سوراخ ہو جائے گا ۔
جب نیچے آنچ دیں تو روئی کا پھویہ سوراخ مذکور کے منہ پر رکھ دیں وہ بھیگ جائیگا ۔
اُسی کو نچوڑ کر پھر رکھ دیں ۔ جب اُس کا بھیگنا بند ہو جائے یعنی خشک ہی رہے تو مٹی
سے سوراخ بند کر دیں پھر جوہر مذکور ذرا بھی کم نہ ہوں ۔

نوٹ :۔ عام طور پر یہ دوائی ۲۵ دفعہ اڑانے سے مکمل تہ نشین ہو جاتی ہے ۔
بتی باریک شدہ مونجھ پر کھدر لپیٹ کر بنائیں ۔ فلٹر پیپر بھی کام دے سکتا ہے ۔

آئمہ اکاسیر کی پسندیدہ اکسیر

اس اکسیر کی تصدیق بعض آئمہ قدیم مثل امام جابر ابن حیان، امام فخرالدین رازی، امام اسماعیل کوفی اور اس صدی کے کئی اہلِ فن مثل علامہ ابراہیم رومی، مولوی نذیر احمد جالب اکاکر وغیرہ کر چکے ہیں۔ ان سب کا نظریہ ایک ہی ہے۔ کہ شمس اور سیماب کی گرہ کو دخان کبریت یا بطور جوہر ٹپکانا اور محمر قائم کرنا ہے جو کہ اکسیر شمس کا کام دیتا ہے۔ اس گرہ کو بذریعہ کبریت وغیرہ قائم کر کے بھی اکسیر بنائی جا سکتی ہے چنانچہ منبع الکیمیا میں بعض اساتذہ فن کے کئی معمولات بیان کئے گئے ہیں جن پر ضرور غور کرنا چاہیئے۔ گو طریق مختلف ہیں۔ مگر اصول ایک ہی کارفرما ہے کہ ملغمہ شمس و قمر کو بذریعہ کبریت محمر اور قائم کر کے اکسیر کا کام لیا جائے۔ سابقہ صفحات میں تعویذی نسخہ میں یہی اصول بیان ہوا ہے۔

موجودہ دور میں اونچے طبقہ کے کئی موسین نے اس عمل پر مغز ماری کی، محنت کی، روپیہ صرف کیا اور بہت کم منزل مقصود تک پہنچ سکے۔ اس کے باوجود اس عمل کو غلط نہیں سمجھتے۔ بلکہ ناکامی کو اپنی ہی کوتاہی سمجھتے ہیں۔ اور یہ بات درست بھی ہے جس عمل کی آئمہ فن تصدیق کرتے آئے ہیں۔ وہ کیوں تجربہ پر ناکام ہو اس میں ضرور کہیں اپنی ہی غلطی ہوگی۔

میرے ایک بزرگ دوست حکیم خیر محمد صاحب کالا باغ نے بھی اس نسخہ پر کافی

محنت کی مگر ہر بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر مجھے ایک عامل کا پتہ لگا۔ تو ان کا تجربہ معلوم کیا۔ جس کی اطلاع میں نے حکیم صاحب موصوف کو دی وہ اس ترمیم سے بہت خوش ہوئے۔ اور اس کے مطابق عمل کیا مگر پھر ناکامی ہوئی۔ آخر وہ میرے پاس آئے۔ میں نے عامل کو ان سے ملایا۔ اور ان کا ہر قسم کا سامان ہنڈیہ وغیرہ کی پیمائش نوٹ کی۔ اور جب کالا باغ جا کر تجربہ کیا تو بات نہ بنی۔ اس نسخہ کی جس ترکیب پر تمام آئمہ متفق ہیں۔ وہ اصل عربی میں ہے۔ مگر فارسی اور اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ جس کا عنوان ملغمہ شمس و سیماب کا قیام یا اکسیر شمسی عمود والا کے نام سے مشہور ہے۔

میں نے اس نسخہ کی اکثر ناکامی پر خوب سوچ بچار کیا۔ تو مجھے اس ناکامی کی دو وجوہات نظر آئیں۔ پہلی یہ کہ ملغمہ مذکور نہ تو بہت نرم ہو۔ اور نہ ہی سخت۔ اگر شمس ایک حصہ ہو تو سیماب تین حصہ ہونا چاہیئے۔ گویا اساتذہ فن نے مختلف اوزان بیان کئے ہیں۔ مگر وزن کا یہ تناسب نہایت ہی موزوں ہے۔ ہر دو کو عقد کرنے کے بعد اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو سونے کے ذرے صاف معلوم دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں گندھک کیا خاک اثر کرے گی۔ تعویذی نسخہ میں گرہ کا جو اصول بیان کیا گیا ہے۔ اسے ضرور ذہن میں رکھیں۔ گرہ بالکل مکھن کی طرح ہونی چاہیئے۔ کہ کھرل کرنے میں ملائم ہو۔ بلکہ کھرل میں معلوم ہی نہ ہو۔ اگر شمس کو تیزاب نمک و شورہ میں حل کر کے اس میں پانی ملا کر سیماب ڈال دیا جائے تو تمام شمس سیماب میں جذب ہو جائے گا اور یہ گرہ بھی بہت ملائم مثل مسکہ ہوگی۔ وزن کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ تمام شمس پارہ میں مل گیا ہے یا نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ عقد مذکور ملائم مثل مسکہ ہونی چاہیئے۔ گویا دو قالب یک جان ہونا چاہیئے۔ اب اس کے قیام اور محمر کرنے کا مرحلہ ہے۔ اسے عمود والا نسخہ اس لئے کہتے

ہیں۔ کہ ایک روغنی ہنڈیہ میں یا بڑے پیالہ میں ایک عمود (ستون) بنایا جائے۔
جس پر ملغمہ کی پتلی سی ٹکیہ بنا کر ایک پیالی خورد میں رکھ کر رکھا جاتا ہے۔ جس کا
وزن ۲½ تولہ تک ہو سکتا ہے۔ اور اس عمود کے ارد گرد گندھک ایک سیر باریک
کرکے ڈال دی جاتی ہے۔ ہنڈیہ کے منہ پر ایک کڑاہی یا دیگچی لوہے یا تانبہ کی
رکھ دی جاتی ہے۔ اور مقام اتصال کو بند کرکے اوپر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔ اور
ہنڈیہ کو نرم آگ پر رکھا جاتا ہے۔ گندھک کے بخارات اوپر کے برتن کے پیندے
سے ٹکرا کر نیچے گرہ پر گرتے ہیں۔ اور اس میں جذب ہو کر قیام و محمر کر دیتے ہیں۔
اور پھر یہ اکسیر ایک تولہ نقرہ پچاس تولہ کو شمس کر دیتی ہے۔ اس مرحلہ پر عمل
عموماً ناکام ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب گندھک بصورت بخارات
اوپر کے پیندے سے ٹکرا کر بصورت قطرہ گرہ پر ٹپکتے ہیں۔ تو گرہ پر گندھک کی
ایک ہلکی سی تہ جم جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہر قطرہ گرہ پر اثر کئے بغیر اس تہ پر ہی
خشک ہو جاتا ہے۔ جب ہنڈیہ کا منہ بند ہو گا۔ تو یہ کیسے اندازہ ہو گا کہ عقد پر
کوئی تہ تو نہیں جم گئی۔ اس کے لئے میری رائے یہ ہے کہ ہنڈیہ اور اوپر کے برتن
کے اتصال کو آٹے وغیرہ سے بند نہ کیا جائے۔ بلکہ اس جگہ ایک موٹا کپڑا پانی سے
تر کرکے ارد گرد لپیٹ دیا جائے۔ تاکہ دخان گندھک باہر بھی نہ نکلے اور پندرہ
بیس منٹ کے بعد کپڑا الگ کرکے اوپر کا برتن اٹھا کر ٹکیہ کو دیکھتے رہیں۔ تاکہ ٹکیہ
پر اگر چھلی جم جائے۔ تو اسے چھری کی نوک سے ہٹا کر عمل جاری رکھا جائے۔ کم از کم
ایک دن رات یہ عمل جاری رہے۔ اور ایک دو بار پہلو بھی بدل دیا کریں جب
ٹکیہ کا رنگ شنگرف کی طرح سرخ ہو جائے تو تیار سمجھیں۔

بعض اساتذہ نے اس گرہ کو ایک ہفتہ روغن زیتون میں بھی پکانے کی تاکید کی
ہے۔ روغن زیتون جب سیاہ ہو جائے تو بدل دیا کریں۔ پھر آب لیموں میں

دو تین یوم پکا کر اور خوب دھو کر دہنیت وغیرہ دور کریں۔

ایک بات اور بھی یاد رہے کہ گندھک کھرل کرتے وقت اس میں اگر کھانڈ
نصف پاؤ ملا دی جائے۔ تو گندھک کے بخارات زیادہ لطیف خارج ہوں گے۔
اور گرہ پر تہ جمنے کے امکان بھی کم ہو جائیں گے۔

اگر عمود چکنی مٹی سے صاف ستھرا بنایا جائے اور اوپر کے سرا پر پیالی نما گڑھا
بنا لیا جائے۔ اور اس میں یہ گرہ رکھ کر عمل مذکور کیا جائے تو بھی درست ہے۔ اس
میں ایک فائدہ یہ ہے کہ ہنڈیہ کے ہلنے جلنے سے عمود پر سے پیالی کے گرنے کا
خدشہ نہیں رہتا۔ اور گرہ پر گندھک کے بخارات کے قطرے براہ راست اس پر
اثر انداز ہوں گے۔

چونکہ دخان کبریت کے نظریہ کے دوسرے طریقوں کا روح الکیمیا میں کئی جگہ
ذکر آچکا ہے۔ اور موسیبن کی زیادہ تر توجہ اسی عمود والے نسخہ پر ہے۔ اس لئے
اس کی تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔ باقی طریقوں کے لئے روح الکیمیا کا مطالعہ کریں۔

یہ اکسیر پوشائی کے علاوہ خوراکی بھی ہے۔ تپدق، ذیابیطس، اعصابی کمزوری اور
ضعف باہ وغیرہ کے لئے بھروسہ کی دوا ہے۔

اکسیر مذکورہ کو کم قیمت بنانے کا طریقہ :- زمانہ حال میں اکسیر مذکورہ
کی تیاری میں اچھی خاصی رقم درکار ہے۔ جو ہر کسی کے بس کا روگ نہیں۔ اس لئے اگر
ایک قلمی بیاض "اظہار کیمیا" کے مطابق برادہ شمس کی بجائے برادہ مس استعمال کر
لیا جائے۔ تو بھی مقصد حل ہو سکتا ہے۔

صاحب بیاض نے اس کم قیمت نسخہ کو بہت اہمیت دی ہے۔ اور ان
اشعار میں نسخہ بیان کیا ہے۔

؎ زمس سوفتش یکے سیماب ده چند   برائے ملغمہ مے باید افگند۔

یکے دیگ بین راکن تو حاصل — عمودے نہ میاں دیگ تو از گل

بکن بالا سرپوشش راہمین چنداں — کہ دردے ملغمہ گنجد در آسان

چو خواہی آں عمود اندر تہ دیگ — بکن گوگرد سودہ کرد چوں ریگ

بند بالائے او سرپوش آنگہ — بپاند ساکن آتش کردہ در تہ

ز آب کاں نوشتہ گشت اول — بدہ اورا ازاں پس کن اورا حل

پس از عقدش یکے بر پنجاہ انداز — شود نقرہ چو از باکس مگو راز

صاحب بیاض نے اس کی تشریح اس طرح کی ہے۔

برادہ مس سے دو چند سیماب مصفیٰ ملا کر ٹکیہ بنا کر اوپر بیان کیے گئے طریقہ کے مطابق عمود پر پیالی میں رکھ کر بدستور گندھک اردگرد ڈال کر پکائیں۔ اور پھر اسے اس محلول سے عمل تسقیہ و تشویہ خدمت کریں۔

محلول:۔ سرکہ تند و تیز میں نوشادر مصری کاہی سرخ اور تنکار چوتھا حصہ ڈال کر حل کریں۔ رنگین حل تیار ہوگا۔ اس میں دوبارہ مذکور کو کھرل کر کے تشویہ دیں۔ کہ رواں ہو کر مشمع ہو جائے۔ پچاس حصہ نقرہ پر ایک حصہ طرح کریں۔ خالص شمس ہوگا۔

نوشادر مصری:۔ نوشادر، کاہی سرخ، ہموزن ایک یوم کھرل کر کے جوہر حاصل کریں۔ اسی طرح جدید کاہی سے تکرار عمل کریں۔ سات بار میں نوشادر مطلوبہ تیار ہے۔

شمس وقمر

رسالہ شمس وقمر جسے حکیم عبدالرحیم صاحب جلیل مرحوم نے شائع کرایا تھا اس میں پچھلے صفحات میں بیان کیے گئے تعویذی نسخہ کے مقابلے میں ایک اور تفصیلی سرگزشت کے ساتھ یہ نسخہ شائع کیا گیا تھا۔ چونکہ اس میں حصول نسخہ کی داستان کے ساتھ اصول کیمیا اور اس کے اجزا تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ اور اکسیر کے دلدادہ لوگ اس رسالہ کے متلاشی تھے۔ اسلئے اسے گنج اکیسا میں نقل کیا جا رہا ہے۔

اے اللہ تری مدد درکار ہے

یہ تعویذی نسخہ وہ ہے جو امیرالمومنین الحاکم بامراللہ شاہ مصر رحمۃ اللہ علیہ کا بازو بند تھا۔ جو مجھے اصفہان میں دعبیس ابن مالک کا دستخطی لکھا ہوا ملا۔ اس میں دو باب ہیں۔ جن پر حاکم باللہؒ عامل تھا۔ اور یہ تعویذی نسخہ معزؒ کا دستخطی وراثتہً اسے ملا تھا۔ جس کی روایت دو صاحبان اپنے بزرگوں اور بابا دادوں سے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی اسناد حضرت امیرالمومنین و امام المسلمین ابی جعفر محمد صادق رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔ یہ انہی کی وصیت اور نصیحت ہے۔ وصیت میں کیمیادی اصول اور اس کے آئین کی تشریح فرمائی ہے۔ اور اس فن کے فروعات کا فکر کیا ہے جو معزؒ کا قلمی ہے جس میں بغیر کسی رمز کے تفصیلاً تشریح کی گئی ہے کوئی ایسا کیمیادی نکتہ نہیں

ہے جسے حل نہ کیا گیا ہو۔

ابتدائے تعویذ میں یہ بیان دبیر ابن مالک انطاکی کے قلم کا لکھا ہوا ہے۔ جس میں اُس نے واضح کیا ہے کہ یہ تعویذی نسخہ حاکم بالله کا اُسے کس طرح دستیاب ہوا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ میں انطاکیہ میں مقیم تھا۔ جہاں میرا ایک جوہری دوست تھا۔ جس کے پاس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا۔ اتفاقاً ہم ایک روز بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ کہ ایک آدمی آیا اور السلام علیکم کہہ کر بیٹھ گیا۔ اسے بیٹھے تھوڑی دیر ہی گذری تھی کہ اُس نے اپنے بازو سے ایک بازو بند کھولا۔ اور میرے دوست کے حوالے کر دیا جس میں چار ہیرے اور ایک سنہری تعویذ تھا جس میں ایک زمردبھی جڑا تھا جس پر صاف طور پر الحاکم بامر الله شیق باللہ لکھا تھا۔ جس کی نفاست اور نازگی دیکھ کر میں مبہوت سا رہ گیا۔ کیونکہ ایسے جوہر میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے اور میں نے یقین کر لیا کہ ان کی مثال دنیا میں ملنا ناممکنات میں سے ہے۔ اس لئے یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی کہ یہ الحاکم باللہ کے خزانہ سے چرا لئے گئے ہیں، یا اس کے بازو سے گر گئے ہیں اور اس نے اٹھا لئے ہیں، جو بجز بادشاہوں کے خزانوں اور ذخیروں کے اور کہیں نہیں مل سکتے۔ لہٰذا میں نے اپنے جوہر دوست کو اشارہ کیا کہ تو اس آدمی سے کوئی بات نہ کر۔ میں خود اس سے دریافت کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے اُسے کہا کہ تو کیا چاہتا ہے اور کیا فرماتا ہے۔

اُس نے کہا اے میرے سردار! یہ بازو بند کتنے کا ہے اور اس کی کتنی قیمت مل سکتی ہے! میں نے کہا دو ہزار رومی اشرفی! اسی اثنا میں میرے جوہری دوست نے وہ بازو بند میرے ہاتھ سے لے لیا۔ اور اسے غور سے دیکھ کر اور ہاتھ میں گردش دے کر کہا۔ کہ میں اسے فلاں سردار کی بیوی کے پاس ڈھائی ہزار رومی اشرفی کے بدلے بیچ سکتا ہوں، کیونکہ اُس نے مجھے کہہ رکھا ہے ایسے جواہرات اُسے دوں اس پر اُس

مرد نے کہا کہ میں نے اس کی قیمت شام میں تین ہزار اشرفی چھو شاہی ادا کی ہے۔ اس قیمت کے بدلے میں اسے بیچنا نہیں چاہتا۔ روم میں لے جاؤں گا اور زیادہ رقم وصول کروں گا۔ ورنہ قسطنطنیہ لے جاؤں گا۔ میرے دوست نے اُسے کہا کہ لے بیٹھے! اگر تو اسے زمین کے دور دراز کونوں میں بھی لے جائے تو بھی اس سے زیادہ ہرگز ہرگز قیمت نہیں ملے گی۔ ہاں آج رات اس بازو بند کو میرے پاس چھوڑ جا تاکہ دولتمند اصحاب کو دکھا کر کوشش کروں کہ زیادہ قیمت مل جائے اگر کسی صاحب نے زیادہ قیمت دی اور تم نے بھی پسند کر لیا تو بہتر ورنہ یہ بازو بند تم کو واپس کر دیا جائے گا۔ پھر تمہاری مرضی جہاں چاہو فروخت کر دینا۔ مگر بات یہ ہے کہ قسطنطنیہ بیچنے سے انطاکیہ میں بیچنا بدرجہا بہتر ہے۔

پس اس نے کہا اے بھائی میں مسافر ہوں اور آپ کو اچھی طرح نہیں جانتا۔ اس لئے اس بازار کے معتبر آدمیوں کی شہادت میں آپ کے سپرد کر سکتا ہوں۔ اور آپ بھی انہی کے روبرو میرے سپرد کریں یا اس کی قیمت دے دیں۔ چنانچہ ایسا کیا گیا پھر جوہری دوست کو میں ساتھ لے کر گھر لے آیا۔ اور اسے کہا کہ اس کی قیمت میں ادا کرتا ہوں نفع میں تم بھی میرے شریک ہوئے اور اسی پر فیصلہ ہو گیا۔

میں نے اس کی قیمت کا اندازہ چار ہزار اشرفی لگایا۔ تین ہزار اشرفی رومی اور ایک ہزار اشرفی کا سامان کچھ چاندی کے برتن جو میں بنایا کرتا تھا اور پچاس ساٹھ دینار کے مروج الوقت پیسے لے کر نفع کی شرکت پر معاہدہ کر کے سب سامان اور قیمت لے کر علی الصباح دکان پر آ گئے۔ اور یہ بھی معاہدہ میں فیصلہ ہوا کہ تعویذ کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جائے گی اور نہ ہی میرا دوست اس میں شریک ہوگا۔ کیونکہ میری ایک بیٹی ہے میں اُسے دوں گا۔

جب بازو بند والا آدمی آیا تو بیع بالقطع ہو گئی۔ اور شہادتیں بھی ہو گئیں اور جب

معاملہ تعویذ درمیان سے میں نے لے لیا۔ اور اُسے جلدی اس خیال سے کھولا کہ شاید اس میں بھی جواہرات ہوں۔ مگر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے اس میں بجائے جواہرات کے باریک کاغذ پر الحاکم بامر اللہ شاہ مصر کا باریک قلم سے لکھا ہوا نسخہ پایا جس کی روایت معزؒ سے تھی جس نے اس کی اسناد اپنے آباؤ اجداد اور حضرت ابی جعفر بن محمد صادقؓ تک پہنچائی تھی۔ جس میں کیمیائے اکسیر الاحمر کے بارہ میں دو باب ہیں۔ حضرت جعفر بن محمد صادقؓ فرماتے ہیں کہ اسی طریق پر موسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین اور اُن کے بعد اُن کے وصی اور اولیاء کرام عمل کرتے چلے آئے ہیں۔

یہ وہی باب ہیں جن پر الحاکم عامل تھا اور معزؒ اور اس کے آباؤ اجداد اس کے پہلے اس کے ذریعہ وہ مصر اور اس کے مضافات بادشاہ بنے۔ اور یہ مفصل حل شدہ تسہیل النصم دو باب ہیں جن کی تشریح اور مزید ترجمہ اور تفسیر کی کوئی ضرورت نہیں ان کے دیکھنے سے ہر بات سمجھ میں آجاتی ہے۔

پیشتر ازیں میں نے الحاکم بامر اللہ کے خط کو دیکھا ہوا تھا جس میں رشتہ تھا۔ اسی وجہ سے میں نے پہچانا کہ یہ خط اسی کا ہے لہٰذا اسے تحفہ عظیمہ اور نعمت کبریٰ سمجھ کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور سر بسجود ہوا۔ تعویذ پر یہ بھی لکھا ہوا تھا کہ الحاکم بامر اللہ نے یہ نسخہ اپنے قلم سے رقم کیا ہے۔ خوشی اور مسرت کی بنا پر اس تعویذ کے پانچ نسخے میں نے نقل کئے اور ثقہ آدمیوں کے سپرد کئے۔ بعد ازاں آہستہ آہستہ اُسے پڑھنا شروع کیا۔ یہاں تک یاد کیا کہ گویا سورہ فاتحہ ہے۔ اور ہر وقت اسے یاد پڑھتا تھا حتیٰ کہ خوب یاد ہو گیا۔ بعد ازاں میں نے خوب استخارہ کیا اور باب الاصغر کا عمل شروع کر دیا جو کیمیا کے چھوٹے اور بڑے ابواب کی اصل ہے۔ اسی کی وجہ سے عمل اکسیر اکبر حاصل ہوتا ہے کیونکہ عمل کے نکتے اور فائدے اور رموز سبھی اسی میں ہوتے ہیں۔

اور اس سے دوسرے باب وغیرہ نکالے جاتے ہیں۔ رات دن محنت شاقہ سے اس میں لگا رہا اور کسی کو بھی راز نہ بتلایا۔ چونکہ میں کارکن اور سمجھدار تھا سو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کامیابی عظیم بخشی حالانکہ میں نے صبر و تحمل اور بردباری محنت و مشقت سے کامیابی حاصل کی تھی اور شاہ مصر کے خادموں مددگار اکسیر بنا کر کام میں لایا کرتا تھا۔ جیسا کہ اُس نے خود نسخہ میں تحریر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس اکسیر کا ایک مثقال چار سو مثقال چاندی اور ایک صد مثقال تانبہ کو گلا کر اس پر ڈال جائے تو زر خالص برآمد ہوگا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور ذرا بھر قصور نہ کیا تو بفضل تعالیٰ ایسا خالص سونا برآمد ہوا کہ میں نے اس جیسا رنگت میں آج تک کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر میں نے ایک سو مثقال چاندی کا اور ملا کر چرخ دیا تو نتائج بہتر نکلا کئی بار چرخ دیا۔ دو ب ورق نت آگ میں رکھا۔ تیس دن کی شدید آگ دی مگر اس میں ذرا بھر نقص نہیں نہ آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

میری ایک سات سالہ اکلوتی بیٹی تھی جسے میں نے پڑھایا لکھایا تھا اور ہر کام سے ماہر کیا تھا اس کے لئے میں نے وہ تعویذی نسخہ بالتشریح لکھا۔ اور کوئی حرف ایسا نہ چھوڑا جسے وہ نہ سمجھ سکے۔

بعد ازاں ایک خوبصورت نکوکار عقیل فہیم نفیس رومی غلام خریدا جس کی اصل روم کے اعلیٰ اور باعزت خاندان سے تھی اُسے میں نے قرآن پڑھا کر لکھنا پڑھنا سکھایا۔ دینیات اور الٰہیات سے ماہر کیا جس کی عمر چودہ سال کو پہنچ گئی۔ پھر میں نے اُسے دار التجربہ میں داخل کیا اور اس سے کام کراتا رہا۔ حتیٰ کہ وہ عامل کامل ہو گیا۔ بعد ازاں اُسے میں نے کہا کہ باب الاصغر کا عمل خود کر کے دکھاؤ۔ بغیر کسی مددگار کے چنانچہ اس

ف دونوں کو ملا کر ٹھیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے گلا کر اکسیر ڈال جائے ۔ حاشیہ

نے خود عمل کیا اور اکسیر اصغر کو شیشہ کے برتن میں ڈال کر میرے پاس لے آیا اور میرے آگے رکھ دیا۔ جسے دیکھ کر مجھے اطمینان ہوا۔ اور اُسے کہا کہ ایک سو مثقال تانبہ کا گلا کر اس پر چار سو مثقال چاندی ڈال کر اس پر سہاگہ ڈال کر خوب گلا کر جب اچھی طرح چرخ کھا جائیں تو ان پر کچھ بورق ڈال کر اکسیر کا صرف ایک مثقال ڈال دے پھر کٹھالی میں ڈال کر اس پر ایک سو مثقال چاندی اور ڈال کر چرخ دے کر نکال لے جو زرخالص ہوگا چنانچہ اس نے بغیر کسی تقصیر کے ایسا ہی کیا جس سے بفضلہ تعالےٰ زرخالص برآمد ہوا۔ سو میں نے اللہ تعالیٰ کا مزید شکریہ ادا کیا۔ اور اس کو للّٰہ آزاد کر کے اپنی لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا اور اطمینان قلب حاصل کیا۔ اور اُسے نسخہ تعویذی بھی لکھ دیا از اں بعد ایک دار العمل اُن کے لئے علیحدہ بنایا جس میں دونوں کام کرتے رہیں اور اچھی زندگی بسر کریں۔ اور ایک دار العمل اپنے لئے بنایا جس میں سوا میرے کوئی داخل نہیں ہوتا تھا پھر میں نے استخارہ کیا اور اکسیر اکبر باب دوم کو شروع کیا جس میں الحاکم بامر اللہ نے تعویذ میں لکھا تھا کہ اکسیر اعظم کا ایک مثقال تین ہزار مثقال کو زرخالص بناتا ہے، سو میں نے ایسا ہی کیا اور محنت سے کام کیا جب اکسیر اعظم بفضلہ تعالےٰ تیار ہو گیا تو میں نے اس میں سے ایک مثقال تین ہزار مثقال پر طرح کیا جیسا کہ حکم تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے ایسا سونا برآمد ہوا کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی جس میں سے میں نے بہت سا اللہ کے راستے میں خیرات کر دیا اور باقی بہت سے قلعے بستیاں خرید کر سرحدوں اور مجاہدین فی سبیل اللہ اور مسلمان قیدیوں کے لئے چھوڑانے کے لئے وقف کر دئے اور نیکی اور بھلائی کے بہت سے کام کئے جو شہرت اور ریاکاری سے بری تھے۔ فخر اور احسان جتلانے سے پاک تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا تھا کہ اس کی ذات والا میں منظور ہوں۔ آمین!

میرے اس عمل کی خبر قسطنطنیہ کے بادشاہ کو پہنچی۔ جو وہ بھی رومی طریقہ پر

اکسیر اعظم سے واقف تھا۔ اور عامل تھا جو میرے طریقے سے بالکل جدا تھا۔ اُس کا طریقہ خالد بن یزید الاموی کا بتلایا ہوا تھا جس کے اجزا حیوانی اور معدنی تھے لہٰذا وہ مجھے لکھتا اور عجیب و غریب تحفے بھیجتا رہا۔ اور میں بھی اس سے وہی سلوک کرتا رہا جو وہ مجھ سے کرتا رہا۔

ایک دفعہ اُس نے اپنا طریق کار مختصراً لکھ کر مجھ سے استصواب حاصل کیا چونکہ میں رومی زبان جانتا تھا اس لئے اس کو مختصراً جواب دیا۔ جسے وہ بخوبی سمجھ سکتا تھا۔ ہر دو نسخہ جات کی تشریح میں نے چند ایک ایسے تعویذوں میں کی ہے۔ جنہیں میں نے حلب اور شیراز کے معتبر آدمیوں کے پاس چھوڑی ہیں ان کو وہاں سے طلب کرنا چاہئے مژدہ ہے اس شخص کے لئے جس کو یہ نسخہ دستیاب ہو گیا یا وہ!!!

لیکن نسخۃ التعویذ جو الحاکم بامر اللہ کے پاس تھا۔ اس کے میں نے تین نسخے لکھے ان میں سے ایک اپنی لڑکی کو دیا۔ اور دوسرا اُس کے خاوند کو عطا کیا۔ تیسرا میرے پاس ہے ہر ایک نسخہ صاف اور واضح طور پر لکھا ہوا ہے مگر اس میرے نسخے میں ابتداً اپنا حال اور نسخہ کے حصول کا ماجرا لکھا ہے اس سے پڑھنے سے تنگدل نہ کریں بلکہ بفضلہ تعالیٰ اس کے مطالعہ سے آپ کے جملہ امور انجام بخیر ہوں گے اور رنج تنگ جائے گا کہ کس طرح شروع اور ختم کرنا چاہئے۔

میں نے تعویذ کے نسخہ کو اس طرح یاد کیا ہے جس طرح سورہ فاتحہ۔

ترکیب زرخالص

یہ تعویذی نسخہ وہ ہے جو الحاکم بامر اللہؒ شاہ مصر کے پاس کیمیا کا تھا جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اکسیر الاصغر میں جسد و روح اور نفس صاف شدہ کے ملانے سے چاندی اور تانبہ کو ملا کر اور گلا کر ایک مثقال ڈالنے سے زرخالص بنا دیتا ہے،

بلکہ اس کا ایک مثقال چار سو مثقال چاندی کو رنگ دیتا ہے۔

تمام تعریفیں پروردگار عالم کے لئے مخصوص ہیں، درود بر روح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ واضح ہو کہ الحاکم بامر اللہ شاہ مصر جو انبیاء علیہم السلام کی اولاد سے تھا۔ خدا اس کی روح پاک کو خوش کرے اور بہشت بریں میں جگہ دے آمین۔ اپنی اخیر عمر میں اپنے بیٹے کو وصیت کرتا ہے کہ اے میرے پیارے بیٹے! جان کر اس صنعت میں ثابت (قائم) اُڑنے والے جز کے بغیر اور اُڑنے والا مادہ بجز قائم رہنے والے جز کے نہیں ہوتا جس طرح کہ مؤنث کے مقابلہ مذکر، مذکر کے مقابلہ میں مؤنث کثیف، لطیف، گرم، سرد، تر اور خشک ہیں۔ اسی طرح اس میں بھی اُڑنے والے مادہ کے مقابلہ میں غیر اُڑنے والا مادہ ہوتا ہے۔ یعنی ہر چیز کی ضد موجود ہے۔ اس لئے ماہرین نے اپنی فطانت اور ذکاوت کے باعث تین ارکان کا ملانا (روح، نفس اور جسد[1]) ضروری سمجھ کر انسانی جسم کی مثال پیش کی ہے۔ ماہر فن نے ان ہر سہ ارکان کو ایسی ترکیب سے جمع کیا ہے کہ ان کے ملنے سے ایک ایسا جوہر پیدا ہو جاتا ہے جسے آگ اور تیزاب وغیرہ جدا اور حل نہیں کر سکتے۔

اے میرے پیارے بیٹے! حکماء کے نزدیک یہ بات نہایت اہم اور ناممکنات میں سے تھی کہ روح اور جسد جمع ہو کر ہمیشہ کے لئے جدائی اختیار نہ کریں اُن کی جد و جہد اور کوشش سے دنیا پر ثابت ہو چکا ہے کہ روح اور جسد مل کر ایک صورت اختیار کر لیتے ہیں جنہیں کوئی طاقت جدا نہیں کر سکتی مگر یہ بات تحمل اور بردباری سے میسر ہوتی ہے کیونکہ یہ بات ایسی ہے جیسا کہ مردہ کو زندہ کرنا اس لئے حکماء اور ماہرین فن کا اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ نفس[2] کو سل کیل سے صاف

[1] عام طور پر روح سے مراد پارہ نفس سے گندھک اور جسد سے دھاتیں ۱۲ [2] گندھک ۱۲

کر کے قائم کیا جائے جس کی رنگت سفید ہو گی آگ پر نہیں جلے گی بلکہ غواص[1] ہو گی۔ یہی روح اور جسد کے ملانے کا واسطہ ہے۔ جب یہ اکٹھی ہو جائیں گی تو ان سے زر خالص برآمد ہو گا۔ ہاں یہ بھی ضروری ہے جسد کو بھی صاف کر کے تیار کیا جائے۔ تاکہ روح اس میں قرار پکڑ سکے۔ روح نیز تصعید کے چند بار عمل سے تیار کی جاوے جس کی رنگت سرخ، شمع[2] اور ذائب ہو۔

پیارے بیٹے! یہی بات ماہرین فن کے اتفاق سے قرار پائی ہے جو نہایت کد و کاوش کے بعد حاصل ہوئی ہے۔

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ابتداء میں علم کیمیا انبیاء کرام علیہم الصلوات کو وحی کے ذریعہ حاصل ہوا۔ پھر نبیوں سے ان کے وصیوں کو نصیب ہوا پھر ان سے حکماء تک پہنچا۔ اور جب ہمارے زمانہ کے حکما کی نوبت آئی تو زمانہ میں مشہور ہو گیا۔ لیکن جس نے محنت کی اور بردباری سے کام لیا وہ بفضلہ تعالیٰ کامگار ہو کر خوش نصیب ہوا۔ اور خالق عالم ہوا اور وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا۔ مگر جس نے خطا کی وہ خائب و خاسر ہوا اور اُس کو یہ نعمت عظمیٰ کبھی نصیب نہیں ہو گی اگرچہ وہ تمام دنیا کے خزانے کیوں نہ خرچ کر ڈالے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے۔

پیارے بیٹے محنت شاقہ کرتا کہ تو ان ہر سہ ارکان کی تدبیر پر اچھی طرح ماہر ہو جائے کیونکہ ان میں وہ چار عناصر موجود ہیں جس سے تمام مخلوق پیدا ہوئی۔ تو ان کی ترکیب و تدبیر اور وزن حصّہ سے واقف ہو جائے اور ان کی طبیعت اور مزاج سے بخوبی واقف ہو کر اُن کو یک جان کرنے کا ایسا عامل ہو جائے کہ وہ

[1] پارہ اور دھات ۱۲ منہ [2] غواص یعنی گلنے والا ۱۲ منہ

کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا اور علیحدہ نہ ہو سکیں۔ دیکھنا شیطان لعین کے قریب میں نہ آنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے راہ حق سے پھیر دے اور قدم لغزش کھا جائے سو میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم کو توفیق دے گا۔ اور تجھے لغزشوں اور خطاؤں سے بچائے گا اور تیری مدد کرے گا۔ اور تجھے اپنے احسانات اور جود سے غنی اور بے پرواہ کر دے گا۔ ہاں اگر میں تجھے بغیر کسی راہنمائی کے یہیں چھوڑ دوں تو مجھے خوف ہے کہ تم اس بوجھ کو جو میں نے تجھ پر ڈالا ہے نہ اُٹھا سکو گے اور جو اشارہ کیا ہے اُس کو نہ سمجھ سکو گے پھر تمہارے لئے بہت مشکل ہو جائے گی خاص ان رُوح و جسد اور نفس کی ترکیب، کیفیت اور ساں کی تدبیر حقّہ وزن اور اندازہ اور ان کا ملانا اور مختلف آنچوں کا دینا۔ رنگنے والوں تیزابوں کا ان پر ڈالنا۔ اکسیر کے تمام کرنے کے بعد جب حیات پر اسے ڈالتا ہے وہ اور اس کا تم کو اگر وزن نہ بتلاؤں تو ہر ایک سے حیات کے گڑھے میں رہ جائے گا جس سے تو نہیں نکل سکے [illegible] سے نکل کر [illegible] ختم ہو گا۔

میرے بیٹے! کیمیا گر ماہرین فن جو گذر گئے ہیں۔ ان حکمت کے بھیدوں میں سے جن کو میں نے بالتفصیل تمہیں بتلایا ہے انہوں نے کسی طرح بھی کسی دوست رشتہ دار اور عزیز اور اپنے پیارے بیٹے تک نہیں بتلایا۔ مگر میں نے جرأت و جسارت کر کے کیمیا کے اُن تمام بھیدوں کو کھول کر تمہارے آگے رکھ دیا ہے جن کو بزرگوں نے ان میں سے ایک کلمہ بھی ظاہر نہیں کیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں کہ گرفت نہ آ جائے۔ آمین! کیونکہ کیمیا کے تمام اسرار اور پوشیدہ باتیں وزن اور باریکیاں اور آگ دینے کا طریق سب کچھ تشریح کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

میرے بیٹے! میں نے تم کو ایسی سلطنت کا بادشاہ بنا دیا ہے جس کی انتہا نہیں اور تیرے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے جو کوئی باپ اپنے پیارے بیٹے سے نہیں کرتا۔

پس اپنے تمام کاموں پر اللہ سے مدد مانگ اور اسی پر توکل اور بھروسہ کر۔ اور اپنے نیک والدین کے طریق کو اختیار کر انہی کے اخلاق پر رہ اور انہی کے قدموں پر چل۔ اور ان کے لئے بخشش طلب کر اور انہی کی طفیل مدد مانگ!

پیارے بیٹے! بکثرت سے استغفار پڑھ۔ کیونکہ اسی کی بدولت کامیابی ہو گی اور تیری تمام کوششیں کارگر ہوں گی۔ نرمی اور مہربانی کرنا سیکھ۔ سخاوت کر۔ احسان کر۔ مسکینوں، غریبوں، کمزوروں اور اپاہجوں سے مہربانی سے پیش آ۔ اور ان کی جہاں تک ہو سکے مدد کر!

پس میں تجھے اس مبارک علم سے فائدہ پہنچانا چاہتا ہوں غور سے سُن اور عمل کر۔ لہٰذا چاہیئے کہ جسد[1] جو اس صنعت کی بنیاد ہے اس کا صاف کرنا۔ درجۂ تکلیس تک پہنچانا اور ان کو اتنا کھرل کرنا کہ ہاتھ لگانے سے بہت نرم معلوم ہو اور پھونک لگانے سے اُڑ جائے پس ضروری ہے کہ سات دھاتوں میں سے (یعنی سونا، چاندی، تانبہ، قلعی، سیسہ، لوہا اور ایلومینیم) سب دھاتیں سوائے سونا کے قابل صفائی اور درستی ہیں کیونکہ ان میں میل کچیل ضرور ہوتا ہے۔ جس کا دور کرنا اس صنعت کے لئے بہت ضروری اور اہم ہے۔ پس سونا جو ایک قیمتی صاف اور عمدہ دھات ہے جس کے لئے صفائی وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسے کر پارہ سے ملا کر ایسا کھرل کیا جائے کہ نہایت ہی باریک ہو جائے تاکہ رطوبات (جن کا ذکر آگے آئے گا) اور تیزاب جذب کر سکے روح اور جسد یک جان ہو جائیں۔

---

[1] یہاں تانبا اور چاندی مراد ہے۔

اکسیر اصغر

تکلیس الجسد[1]

وہ یہ ہے کہ سونا خالص بیس[2] مثقال بصورت برادہ یا ورق ۔ پارہ مصفیٰ ساٹھ مثقال ملا کر کھرل کریں یہاں تک کہ یکجان ہو جائیں پھر چینی[3] کے پیالہ میں ڈال کر کوئلوں کی نرم آگ پر اتنی دیر رکھیں کہ محض گرم ہو جائے پھر اس کو ایک اور گلی نئے پیالہ میں ڈال کر اس پر سرد پانی ڈال کر گلی دستہ سے (جس کا سر سخت ہو) رگڑ کر تھوڑی دیر رکھ دے تاکہ پانی ٹھہر جائے اور یہ نیچے بیٹھ جائیں ۔ ازاں بعد پانی آہستہ آہستہ نکال دے پھر اسے ایک دن کامل اسی پیالہ میں خوب رگڑ دستی اور غلت ہرگز نہ کرے حتیٰ کہ ہاتھ لگانے سے ایسا نرم اور ملائم معلوم ہو کہ گویا یہ بھیجہ یعنی دماغ جیسا بہت نرم ہے اور سونے کا کوئی ذرہ دکھائی نہ دے سب کا سب پارہ میں حل ہو کر جذب ہو جائے اور اکٹھا ہو کر ملغم بن جائے ۔ پس اسے محفوظ الگ رکھ دینا چاہئے پس یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا انعام ہے ۔

---

[1] پتھروں اور دھاتوں کو اسقدر آگ دی جائے کہ وہ کھرل ہو سکیں اور بآسانی پس جائیں یہ درجہ احراق سے زیادہ اور شگفتہ سے کم ہے ۱۲

[2] مثقال ایک سو بیس جو قریباً ۴ ماشہ کا ہوتا ہے یا چار ماشہ اور ساڑھے تین رتی ۱۲

[3] پیالہ چکنا ہو اور تیل والا نہ ہو ۔ ۱۲

پھر پھٹکڑی تبریزی[1] عام عمدہ پھٹکڑی لے کر اس کا مقطر اس طرح لے کہ قرعہ انبیق میں ڈال کر درمیانہ سخت آگ پر رکھ کر آب مقطر کشید کر لے جس کی رنگت سفید سبزی مائل ہوگی ۔ سونا اور پارہ ملغم شدہ ہموزن یہ آب مقطر ان میں ملا کر گلی پیالہ میں ڈال کر اوپلوں کی آگ آگ پر جب دو مل چکے ہوں اور بجھ نہ گئے ہوں اس پر رکھ کر دیکھتا رہے کہ پانی جذب ہو کر خشک ہونے کے قریب ہو تو اتار کر اس کا دسواں حصہ نوشادر ملا کر خوب کھرل کر کے پیالہ گلی رکھوا میں ڈال کر اس پر دوسرا کورا پیالہ اوندھا دے کر ان کے جوڑوں کو خوب مضبوط بند کر کے ایسے تیار شدہ تنور کے دہانہ پر رکھا جائے جس کا نچلا حصہ تین یا چار بالشت ہو اور اوپر سے ایک بالشت یا اتنا کہ پیالہ اس پر رکھا جائے ۔ اور تنور کے منہ سے پیالہ کو خوب مضبوط پیوست کیا جائے اور تنور کے نیچے سے دھوئیں کے نکلنے اور ہوا کے داخل ہونے کے لئے دو سوراخ ہونے چاہئیں ۔ پیالے اتنی دیر رکھے جائیں کہ اندر گرد سب خشک ہو جائے پھر اس کے نیچے صبح سے بعد ظہر تک چھ سات گھنٹے نرم آگ دے بعد ازاں اسے باقی دن اور رات چھوڑ دے تاکہ سرد ہو جائے پھر اسے کھول اور دیکھ کہ نوشادر اور پارہ اوپر والے پیالہ میں برنگ سفید جس پر کچھ زردی ہوگی لگا ہوگا نہایت آہستگی اور نرمی سے اسے اتار کر نیچے بیٹھے ہوئے سے ملا کر پھر خوب کھرل کر اس دفعہ اس کا رنگ مٹیالہ زردی مائل ہوگا ۔ اور ہاتھ لگانے سے موٹی ریت کی طرح معلوم ہوگا اسے خوب کھرل کر اور اس کے ساتھ اس کے دسویں حصے کے برابر نوشادر اور ایک[2] ماشہ پھٹکڑی ملا کر سب

---

[1] تبریز شہر کا نام ہے اور پھٹکڑی تبریزی مشہور ہے ۔ ۱۲

[2] اصل عربی تحریر میں دانقین کا لفظ آیا ہے دانق چار رتی کو اصطلاح حکماء میں کہتے ہیں ۔ لہٰذا دو دانق ایک ماشہ ہوا ۔ ۲½ سرخ کا ایک دانق اور پانچ سرخ کے دو دانق ۔ ۱۲ منہ

کے دسویں حصے کے برابر پھٹکڑی والے آب مقطر کو ملا کر ایک گھنٹہ تک کھرل کر کے
ہر دو پیالوں میں دے کر منہ ہر دو کا خوب مضبوط بند کر کے تنور کے دہانہ پر بٹھا دیں اور
اسی طرح کریں جس طرح پہلی دفعہ کیا ہے۔ اسی طرح پانچ اخیر سات بار عمل کر اور ہر دفعہ نوشادر
اور پھٹکڑی از سر نو بڑھاتا رہ۔ ہاں اگر ایک دانق یعنی چار رتی شنگرف رومی اس میں
بڑھا دی جائے تو خوب سرخ رنگ ہو جائے گا۔ یہ اگر تو چاہے تو ورنہ اکسیر اعظم
میں اس کی ضرورت نہیں بلکہ اکسیر اکبر میں ادویات کے ہر دسویں حصے میں ایک دانق
یا دو دانق بڑھانے چاہئیں۔

لیکن پھٹکڑی کا آب مقطر تمام ادویات کے دسویں حصے کے برابر تصعید[1] کے
عمل میں ہر بار استعمال میں لانا چاہیئے اور پانچ بار تک اسی طرح جوہر اڑانے چاہئیں۔
اور اگر سات بار تک عمل کیا جائے تو بہت ہی انسب و اولیٰ ہے تنگدلی اور ملال
خاطر نہ لانا چاہیئے بلکہ حوصلہ بردباری اور محنت سے لگاتار انہماک سے عمل کرنا چاہیئے
تا کہ مقصد باحسن وجوہ حاصل ہو۔ پانچ سات بار عمل کرنے سے سونا کیسری رنگ کا
مٹیالہ ہو جائے گا۔ اور ایسا باریک خفیف ہو جائے گا کہ پھونک اور معمولی ہوا
گرد و غبار کی طرح اس کو اڑا دے گی۔ پارہ اور نوشادر سنہری رنگ میں اوپر والے پیالہ
میں جوہر کی صورت میں لگے ہوں گے اور ہر بار عمل تصعید میں سونے کو تھوڑا تھوڑا کر کے
اپنے ساتھ اڑاتے رہیں گے حتیٰ کہ سونے کی تمام روح کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لیں گے۔
اور ایسے مل جائیں گے کہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے اور یہ عمل اس لئے
کیا جاتا ہے کہ روح تصعید کے بار بار کے عمل سے جسد کی روح کھینچ کر اپنے ساتھ
ملا کر ایسا یکجان کر دیتی ہے کہ پھر کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ دونوں
مل کر ایسا روح بن جاتے ہیں کہ جس جسم میں ڈالے جائیں اس کو بھی ہمیشہ کے لئے

[1] جوہر لینا ۱۲

آب جیسا کر دیتے ہیں۔ پس اس کو لے کر بحفاظت تمام شیشی میں بند کر کے محفوظ کر
لے کیونکہ یہی پی روح ہے جو دوبارہ جسد میں جانے کی خاطر مشتاق اور مانوس ہے۔
جیسے اس نے اپنے ساتھ پرورش دیا اور پالا ہے۔ پس جیسا کہ مردہ زمین مینہ اور
پانی کی پیاسی ہوتی ہے ویسے ہی یہ روح جسد کی مشتاق ہے کہ اس میں داخل ہو کر از سر نو
زندہ جاوید کر دے اس لئے اس روح کو محفوظ اور محکم رکھ جسد کی تیاری اور صفائی کر کے
اس پر اس کو اس میں سے صرف ایک مثقال ڈال اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھ۔

تدبیر الجسد

دھات کو ایسا مدبر اور صاف کرنا چاہیئے کہ وہ روح کی طرف راغب ہو، چنانچہ
ہم بیان کرتے ہیں غور سے سن۔ اس دوسرے رکن کی تدبیر اور صفائی کے بعد رکن سوم
کی صفائی اور اس کے سفید کرنے کا طریق بتلائیں گے تا کہ تم ان ہر سہ ارکان کے مزاج
اور وزن حقہ سے واقف ہو جائے جسے حکماء نے آج تک کسی پر ظاہر نہیں کیا بلکہ پوشیدہ
رکھا ہے۔ ہم تجھے بتلاتے ہیں اور وہ پوشیدہ راز ظاہر کرتے ہیں کہ مذکر اور مؤنث
کو کس طرح ملانا چاہیئے تا کہ وہ ایسے مل جائیں کہ کسی طریق سے کبھی بھی جدا نہ ہوں، اور
بتلاتے ہیں کہ کس طرح مردہ کو زندہ کرنا چاہیئے اور کس طریق سے روح کو جسد میں داخل
کر کے ان کو محکم اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کو نہ چھوڑ سکیں اور نفس
زنگدھک کے ذریعہ اور آب پھٹکڑی و تیزاب کے وسیلہ سے ایسی پرورش پائیں کہ
ہر کہ و مہ اس کی عزت و توقیر کرے۔

پیارے بیٹے! اگرچہ تو ہرمس[1] جیسا فہیم اور سمجھدار ہی کیوں نہ ہو تاہم ان اشارات
کو نہیں سمجھ سکے گا جب تک کہ میں تجھے بالوضاحت نہ بتلاؤں اور تشریح نہ کروں کیونکہ

[1] نام ہے

وہ مردہ سونا جو مٹیالے رنگ کا بچا ہوا ہے جس سے بعمل تصعید روح اڑ گئی ہے غیر روح نے اس کے اصلی روح کو اپنے ساتھ کھینچ لیا ہے جیسا کہ ہم نے عمل تصعید میں پہلے بیان کیا ہے اس کو مردہ مٹی کے رنگ ساختہ بنا دیا ہے اب کو اگر اس کو گلا کر پہلی صورت میں لانا چاہے نہیں ہوگا کیونکہ اس سے ثقل اور رطوبت اصلی ہر دو اڑ گئی ہیں اور غیر روح کے ساتھ بسبب مناسبت روحانیت کے مل گئی اب وہ مردہ جسم اپنے روح کا مشتاق ہے جس طرح کہ حیوانی مردہ گلا سڑا زندگی اور روح کا محتاج ہوتا ہے پس ضروری ہے کہ اس میں آب بقا اور آب سرخ جس کا ذکر آئے گا ڈال کر آگ پر گلا کر روح ڈال کر اصلی صورت میں لایا جائے پس تو ان اشارات کو اچھی طرح سمجھ لے یہ ترکیب انسانی ترکیب کے برابر ہے اور اس جسد کی صفائی کے لئے تیزاب یعنی آب سرخ نکال جو اس کی غذا بن کر اسے عالم سفلی سے نکال کر عالم علوی تک پہنچا دے۔

تیزاب

زنگار[1] چالیس درہم[2]۔ نوشادر پچاس درہم۔ سنگ راسخ[3] شستہ دس درہم۔ سوان مکھی پچاس درہم۔ مسل بیس درہم۔ شنگرف رومی یعنی رمانی پانچ درہم۔

---

[1] زنگار اس طرح بھی تیار کیا جاتا ہے جو کار آمد ہوتا ہے تانبہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چھاچھ میں رکھ دیئے جائیں جب خشک ہو جائے اور ڈال دیں حتیٰ کہ تیار ہو جائے یہ عمل سومنات میں بھی ہو سکتا ہے۔

[2] درہم درہم ۳ ماشہ کا ہوتا ہے۔ ۱۲

[3] تانبہ ایک تولہ گندھک ۲ تولہ اوپر نیچے دے کر بوتہ میں بند کر تین چار اوپلوں کی آگ دینے سے بھی سنگ راسخ تیار ہو جاتا ہے۔

شپر[1] چگادڑ یا اس کا پیشاب اور بیٹ بیس درہم پھٹکڑی دس درہم۔ ہر ایک کو جدا جدا کوٹ کر ان میں پچاس مرغی کے انڈے کے زردی ملا کر تمام دن کھرل کر کے سرپوش دے کر ساری رات پڑا رہنے دے۔ علی الصباح قرع انبیق میں ڈال کر سخت آگ کے ذریعے اس کا مقطر کشید کر لے دو رنگ کا مقطر ہوگا جو ایک عمدہ چیز ہے اس کو علیحدہ رکھ دے، دوسرا زرد رنگ کا ہوگا اس کو۔ لے کر اس دوا سے ملا کر جو قرع انبیق میں نیچے بیٹھ گئی ہے آہستہ آہستہ کھرل کر اس کے نصف وزن کے برابر نوشادر محلول جسے روغن دبجری کی آنت میں حل کیا گیا ہو یا جس طرح تو چاہے حل کر کے ملا کر کھرل آہستہ آہستہ کر

اور

دوسرے نسخہ میں ہے کہ نوشادر محلول اس دوا کا نصف جو قرع انبیق میں نیچے رہ گیا ہے اس پر ڈال کر اور پھر نوشادر محلول کے نصف کے برابر سوان مکھی پھٹکڑی دس درہم۔ ان تمام کو پچاس انڈوں کی زردی میں ملا کر زرد یانی ٹوا کر کھرل کر کے اس وقت مٹی کے پیالہ میں ڈال جب خوب آٹے کی طرح گوندھا جا چکا ہو۔ پھر اس سرپوش سے بند کر کے سرد مکان میں رکھ دے جب کچھ رات گذر جائے تو اس کا سرپوش اٹھا لے اور آسمان کے نیچے کھلا رہنے دے تاکہ تمام رات ہوا لگتی رہے اور اس میں رطوبت زیادہ ہوتی رہے حتیٰ کہ گارے کی طرح ہو جائے پس ان سب کو قرع انبیق گلی میں ڈال کر پہلے سے زیادہ اور خوب آگ دے اس دفعہ پہلے سے کم مگر رنگین سرخ بدبودار اور تیز تر تیزاب برآمد

---

[1] چگادڑ پکڑ کر کسی آہنی پنجرہ میں بند کر کے نیچے انیملٹ کی تھالی رکھ دیں ان کا پیشاب اس میں جمع ہوتا رہے گا ۱۲ منہ

ہوگا۔ اس کو لے کر آب سُرخ سے جو علیحدہ رکھا ہوا ہے ملا کر بوتل میں ڈال کر اس کا منہ مضبوط بند کر کے رکھ دے یہی تیزاب ہے جو کار آمد ہے قرع انبیق میں جو دوا باقی بچ گئی ہے وہ فضلہ ہے کسی کام کی نہیں اسے پھینک دے۔

پس جسد کے رنگ والے کے برابر یہ تیزاب لے کر اس میں ملا کر شیشہ یا چینی کی کھرل میں پورا ایک گھنٹہ کھرل کر کے پھر شیشہ یا چینی کے پیالہ گلحکمت شدہ میں ڈال کر انگاروں کی نرم آگ پر رکھ کر منہ کھلا رکھ کر خشک کر اور چاندی یا شیشہ کے دستہ چوڑے سر والے سے دوا کو اوپر نیچے کرتا رہ حتیٰ کہ خشک ہوجائے اور آگ سے اتار کر کچھ دیر کر کے اس پر اتنا تیزاب اور ڈال جتنا پہلے ڈالا تھا مگر دوا اچھی طرح سرد نہ ہو بلکہ گرم ہو اب تین گھنٹے پورے کھرل کرتا ہے پھر اس دوا کو اسی تشویہ والے پیالہ میں ڈال کر اسیطرح نرم آگ انگاروں پر رکھ کر تشویہ دے مگر خیال رہے کہ پیالہ کا منہ کھلا رہے بند نہ کیا جائے عمل اکسیر اصغر کے لئے پانچ مرتبہ اور اکسیر اکبر کے لئے سات دفعہ یہ عمل کرنا چاہیئے جن میں سے دو دفعہ اس کا تشقیہ دوا کے وزن کے برابر تیزاب ڈال کر کرنا چاہیئے باقی تین یا پانچ دفعہ اس کے نصف وزن برابر تیزاب دینا چاہیئے اکسیر اصغر کے لئے پانچ سے زیادہ عمل نہیں کرنا چاہیئے

ہاں! اگر یہ رشیدہ تیزاب پورا ہوجائے تو بہتر ورنہ اسیطرح اور کشید کیا جائے تاکہ عمل پورا ہوجائے پس جب اس حالت تک پہنچ جائے تو اس کو وزن کر کے اس کے ہر دس درہم کے مقابلہ زاج سبز قبرسی عمدہ (ہیرا کسیس؟) دو دانق (ایک ماشہ) اور تمام دوا کے وزن کے موافق یہ تیزاب ملا کر غبار سے بچا کر سخت دھوپ میں کھرل کر کے اسے خشک کر۔ پھر اسے ایسی آتشی شیشی میں ڈال کر گل حکمت کر کے اس کے منہ کو مضبوطی سے بند کر کے خشک کر کے تنور

اتنا گرم کر جتنا روٹیوں کے لئے گرم کیا جاتا ہے جب گرم ہوجائے اس کے درمیان اینٹ رکھ کر اس پر شیشی رکھ دے اور تنور کے منہ کو بھی خوب بند کر کے سوائے ایک سوراخ کے باقی کوئی سوراخ نہ بچے جس سے ہوا کی درکد سے آگ روشن رہے۔ ایک رات اور دن اسی طرح پڑا رہنے دے بعد ازاں شیشی کو نکال کر کھول اور جسد کو نکال جو سُرخ رنگ شنگرف سرمہ کی طرح ٹکلس ہوگا اور ایسا باریک غبار کی طرح ہوگا جو انگلیوں میں نہیں ٹھہر سکے گا جب تو اس کو ہاتھ لگائے گا تو بہت نرم معلوم ہوگا۔ اب یہ جسد تمام میل کچیل سے صاف ہو کر ارضی گندی حالت سے نکل کر سماوی عمدہ لطیف حالت میں پہنچ چکا ہے۔ پس اے بیٹے یہی تکلیس الجسد اصلی اور حقیقی ہے اس لئے نہایت ہی نرم آگ اور تپش ہونی چاہیئے کیونکہ یہ تین رکنوں میں سے ایک رکن ہے جو ہر سہ ارکان کا سردار اور امیر ہے اور یہ عمل اکسیر کا نصف عمل ہے۔

بعض نادان بے سمجھ جو اپنے آپ کو کیمیا گر تصور کرتے ہیں سخت آگ دے کر جسد کو ٹکلس بناتے ہوئے تباہ کر دیتے ہیں اور بالکل ناکارہ ہی کر دیتے ہیں۔ جو کبھی زندہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے نقصان اُٹھاتے ہیں اس لئے تو نہایت حزم و احتیاط سے بہت ہی نرم آگ دے کر کامیابی کا سہرا باندھ۔ یہ میت جسد ایسا ہے جس طرح کوئلہ جو ابھی تک اچھی طرح بجھا نہ ہو۔ پھونک لگانے سے پھر دہک اُٹھتا ہے اسیطرح یہ اس عمل سے جی اُٹھتا ہے اسی کا نام تکلیس الجسد ہے۔ اس کے ماسوا دنیا میں اور کوئی نجاست نہیں جس سے فائدہ اُٹھایا جائے پس اللہ کا شکر بجا لا اے بیٹے! یہ بات جان جب تم نے جسد کو اس مرتبہ تک پہنچا دیا تو گویا تو نے نصف اکسیر کا علم سیکھ لیا اور تو ماہر فن کی جماعت میں مل کر ان کی جماعت کا ایک فرد خاص ہو گیا۔

پیارے بیٹے! کاریگر اور ماہرین فن بجز مذکورہ بالا طریق عمل اور جسد کو اس طرح منکلس بنانے کے کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے اگر جسد کو اس طریق پر نہ لایا جائے تو ہرگز ہرگز اچھی روح داخل نہیں ہو سکتی اور جب کبھی کاریگر نے کسی اور طریق پر عمل کیا تو یقین رکھ کہ اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے اور کبھی وہ اس صنعت میں کامیاب نہیں ہوگا۔ ہاں اگر ہندوستانی اور رومی طریقہ پر عمل کرے تو کامیابی ممکن ہے۔ کیونکہ ان کا طریق عمل ہمارے طریق عمل سے کچھ جدا ہے۔ بہت محنت اور زیادہ چاہتا ہے۔ اور اس میں نہایت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ماہر فن دانا بھی اس میں ناکام رہ جاتا ہے۔ انشاء اللہ العزیز آن کے طریق نیز تمہیں بتلاؤں گا کہ وہ کیا کرتے ہیں انہوں نے ایسی لغتیں اور اصطلاحیں اس فن کے لئے بنا رکھی ہیں جن کو ان کے بغیر اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ اس لئے نادان وجاہل لوگ بھول جاتے ہیں اور دھوکا کھا جاتے ہیں۔

بیٹے! جوان کا طریق ہے وہ میرا میراث ہے اور جان لے کہ جب روح اور تن میں بار بار عمل تصعید سے اُنس پیدا ہو جاتا ہے تو وہ دونوں متفق ہو جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے اُلفت پکڑ لیتے ہیں اور ایک دوسرے سے مل کر یک جان ہو جاتے ہیں تو پھر یا تو ایک ہی دفعہ دونوں اوپر چڑھ جاتے یا پیالہ کے نیچے قائم اور ثابت ہو کر پڑے رہتے ہیں۔ ہاں اگر روح اوپر چلی جائے اور جسد نیچے رہے تو اس وقت ماہر دانا ساتویں دفعہ عمل تصعید کرنے کے بعد دونوں کو الگ الگ کر کے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ مدبر کرنا چاہیئے۔ سب سے اول جسد کی تکلیس اور تعدیب لازمی ہے جیسا کہ ہم نے پیشتر ازیں ذکر کیا ہے پھر روح کی تدبیر کرنی چاہیئے جیسا کہ کہا گیا ہے اس کے بعد نفس کو مدبر کرنا چاہیئے جیسا کہ اشارہ کیا گیا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لے کہ جب ماہر فن نے روح کو جسد سے عمل تصعید کے ذریعے الگ کر لیا تو دونوں اسقدر شوق اور ذوق میں ہوتے ہیں کہ پھر وہ اکٹھے ہو جائیں افتراق اور جدائی کی برداشت نہیں کر سکتے جیسا کہ :

ایک لڑکا اور لڑکی لڑکپن کے زمانہ میں ایک ہی گھر میں اور ایک ہی مکان میں پل کر جوان ہوئے اور ہر دو کی کمال محبت ہوئی کہ اکٹھے کھیلتے کودتے اور پھاندتے حتیٰ کہ مل کر کھاتے پیتے رہے یہاں تک کہ جوانی کو پہنچ گئے۔ چنانچہ فساد امتزاج کے خوف سے ہر دو کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا گیا۔ تاکہ وہ اس حالت میں مل کر کوئی فساد برپا نہ کر دیں۔ لڑکا استاد کے سپرد ہوا اور لڑکی کو دایہ کے سپرد کیا گیا تاکہ ہر دو تعلیم و تربیت سے بہرہ ور اور زیب و زینت حاصل کر لیں۔

جب ہر دو تربیت پا چکے اور زیور تعلیم سے آراستہ ہو گئے تو تقاضا ہوا کہ دونوں کو ایک دوسرے کے حق زوجیت میں دے دیا جائے تاکہ وہ اوقات بسری بہت اچھے طریق پر کر سکیں۔ پس جس وقت انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو حیران رہ گئے کہ کجا لڑکپن کا زمانہ اور کجا یہ عالم شباب کیونکہ زوج تنا ور ی، خوبی، شائستگی اور رعنائی میں جس پر تعلیم و تربیت نے شانہ کیا ہوا تھا ملبوس تھا اور زوجہ جو شکل و شمائل حرکات و سکنات اور رفتار و گفتار میں بے مثال تھی جسے آنکھ دیکھ کر محو حیرت رہ جاتی تھی آپس میں مل کر خوب جوڑہ بنے اور جب جوان اور نازنین یکجان ہوئے تو ان کو کوئی طاقت بھی جدا نہ کر سکی۔ اور کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے۔ تو مذکر و مونث، لطیف و کثیف، جسد اور روح گرم و سرد، تر یا خشک میں تمیز نہ ہو سکتی تھی۔ لہٰذہ نفس مدبرہ اور مطہرہ ان میں داخل ہوا۔ اور یہ دونوں متحرک ہوئے گویا مردہ ہونے کے بعد زندہ ہو کر ایسی زندگی اختیار کی کہ جس کے بعد موت نہیں۔ ماہر فن نے ان کو اندھیرے گھر میں داخل کیا اور ان پر زندگی

کا پانی یعنی ماء الحیوۃ چھڑکا۔ اور ان کو چالیس روز تک رکھا اور ان کو گرمی اور حرارت پہنچاتا رہا۔ یہاں تک کہ یہ بصورت گدلا پانی یعنی خاک ہو جائیں گے۔

میرے بچے! ان اشارات کو تو اس وقت تک نہیں سمجھ سکے گا جب تک میں تمہیں بالوضاحت نہ بتلاؤں۔ چنانچہ ماہرِ فن نے ان کو اس شکل گفتہ میں پہنچا کر آتشی شیشی میں ڈال کر اس کے منہ کو خوب بند کر کے ان پر نگران مقرر کر کے چولہے پر رکھ کر دوچوبی آگ نہایت ہی نرم آگ سے اس کو اس طرح گرم کیا جس طرح کہ مرغی انڈوں کو سینتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ گدلا پانی جم کر جھاگ کی طرح منجمد ہو جائے بس تیار ہے۔ یہ ایسا اکسیر ہے جسے تیز سے تیز آگ اور کوئی تیزاب ذخیرہ ان کو حل نہیں کر سکتا۔

تدبیر الروح

جب جسد پاک صاف اور مکلس ہو گیا جو علم کیمیا کے تین رکنوں میں سے ایک رکن ہے۔ تو اب اس روح کو جسے تو نے جسد سے بذریعہ عمل تصعید تیار کیا تھا۔ اُسے کھرل میں ڈال کر اس کے ہم وزن تازہ پارہ ملا کر اس کے ہر دسویں حصہ کے مطابق نوشادر ہڑتال، نمک کھار (ملح القلی[1]) زنگار (خود ساختہ) ہر ایک ایک درہم[2] ڈال کر پھٹکڑی کے آب مقطر سے گوندھ کر اتنا کھرل کرے کہ پارہ غائب ہو جائے یہاں تک کہ کشتہ ہو جائے پھر اس کو مٹی کے نئے پیالہ میں ڈال کر کھلے منہ نہایت ہی نرم

---

[1] ملح القلی کھار کو ۔۔۔ کوٹ کر پانی میں بھگو کر رات بھر رکھ دیں صبح مقطر لے کر آگ پر خشک کر لیں۔ بس نمک کھار تیار ہے۔ ۱۲ منہ

[2] ۸ جو کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

آگ پر رکھ دے آگ کا شعلہ اسے ہرگز ہرگز نہ پہنچنے پائے بلکہ ریت گرم کر کے اس پر اسے رکھ دیا جائے حتیٰ کہ خشک ہو جائے اور جب وہ آن نکلنا شروع ہو جائے تو اس کو کھرل کر کے ایک ہانڈی جو خود تیار کرائی گئی ہو اور بہت موٹی نہ ہو۔ نیچے کچھ نمک بریاں رگڑا ہوا رکھ کر اس پر نمک کھار پسا ہوا تھوڑا سا دے کر اس پر یہ روح رکھ کر اوپر پیالہ قبہ نما دے کر جوڑ بانو بند کر کے خشک کر کے چولہے پر چڑھائیں اول سرکنڈے کی نرم آگ جلا پھر زیادہ حتیٰ کہ سات گھنٹے گذر جائیں یہ خیال رہے کہ شعلہ آگ کا قبہ تک ہرگز ہرگز نہ پہنچے ورنہ روح جل جائے گی۔ اور تمام بنا بنایا کام تباہ ہو جائے گا۔ بلکہ ہانڈی آگ سے اوپر رہے تاکہ نرم نرم تپش پہنچتی رہے اور چولہے میں ہی آگ اندر اندر ہانڈی کے نچلے حصہ کے گرداگرد جلتی رہے مگر چولہے کے نصف تک رہے آگ سے اتار کر رکھ دے باقی دن اور ساری رات اسی طرح رہنے دے تاکہ سرد ہو جائے اگلے دن اسے کھول تجھے روح میدہ کی طرح زرد رنگ قبہ نما پیالہ میں اوپر لگی ہوئی ملے گی۔ خیال اور احتیاط سے نہایت ہی نرمی سے اتار کر بحفاظت تمام رکھ دے اب عمل تصعید کامل ہو گیا اور جو کچھ نیچے رہ گیا ہے اس کو پھینک دے کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے اب صرف اس روح کو رنگین کرنا باقی رہ گیا ہے جو وہ بھی تجھے اچھی طرح سمجھا دیتا ہوں سن اور غور سے سن۔

روح کو رنگین کرنا

چونا آب نارسیدہ لے کر نیم سیر ڈھائی سیر پانی میں بھگو کر سخت دھوپ میں ایک دن سالم پڑا رہنے دے۔ اور دو تین بار سرکنڈا اس میں ہلا دیا کرے۔ ایک

دن کے بعد جب پانی بالکل نتھر جائے تو اس وقت شیشے کے برتن میں مقطر لے لے۔ پھر ایک رطل یعنی آدھ سیر کھار عمدہ لے کر کوٹ کر چار رطل یعنی دو سیر پانی میں بھگو کر دو دن سالم دھوپ میں پڑا رہنے دے۔ اور چند بار سرکنڈا اس میں ہلا دینا چاہیئے۔ دو دن گذرنے کے بعد مقطر لے کر ہر دو کو علیحدہ علیحدہ رکھدے۔ مگر شیشہ کے برتن میں۔ بعد ازاں چونے کا پانی ڈیڑھ رطل اور کھار کا پانی ڈھائی رطل کل دو سیر لے کر دونوں کو ملا دے اور ایک شیشہ کے برتن میں رکھدے۔ پھر گندھک آملہ سار ایک سو درہم۔ ہیر اکسیس یا کسیس ۵۰ درہم۔ زعفران الحدید[1] ۳۰ درہم۔ تنبار[2] خالص بیس درہم۔ سنگ راسخ چالیس۔ نطرون یعنی نمک شور عمدہ دس درہم۔ نوشادر دس درہم سب کو یکجا کھرل کر کے تانبہ کی مصفیٰ دیگچی میں چار رطل چونہ اور کھار کا ملا ہوا پانی جو مقطر کیا ہوا ہے ڈال کر یہ ادویات اس میں ڈال کر لکڑی سے ہلا دے کھلے منہ چولھے پر چڑھا کر تین گھنٹے تک آگ اتنی دی جائے کہ یہ گوشت کے پکنے کی طرح جوش کھاتے رہیں۔ اور پانی سرخ خون کی طرح نظر آئے مٹی کی ڈھکنی اس پر رہے تا کہ گرد و غبار سے محفوظ رہے اور وقتاً فوقتاً سرپوش اٹھا کر دیکھتا رہ۔ جب پانی نصف خشک ہو جائے تو اتار کر رکھدے تا کہ سرد ہو جائے اور خوب نتھر جائے پھر آہستہ آہستہ نہایت ہی احتیاط سے سرخ صاف نتھار لے اور اس کو بوتل میں محفوظ کرے پس جب تو چاہے کہ روح کو رنگین کرلے تو اس پر یہ آب اتنا ڈال کر آٹے کی طرح گوندھ جائے۔ پھر اسے تانبہ سرخ خالص گل شدہ

---

[1] برادہ لوہا آب نمک سے چند بار دھو کر تین تولہ میں ایک تولہ نوشادر ملا کر گلی پیالہ یا چھوٹی ڈول میں بند کر کے نمناک جگہ میں دفن کر دیں گیارہ روز کے بعد نکالیں زعفران الحدید تیار ہے ۱۲ [2] تنبار کا ترجمہ تحقیق سے توبال مس ہے ۱۲

میں ڈال کر نرم انگاروں کی آگ پر رکھ دے۔ اور چاندی یا شیشہ کے دستہ سے جس کا سرا چوڑا ہو اس کو ہلاتے رہے۔ یہ خیال رہے کہ نیچے سے سخت حرارت نہ پہنچنے پائے دستہ سے اوپر نیچے کرتا رہے تاکہ گرمی یکساں پہنچتی رہے جب پانی جذب ہو جائے تو اس پر اور تھوڑا سا پانی ڈال کر دستہ سے ہلاتا رہے۔ اور حرارت نہایت ہی نرم ہو۔ جب پانچ گنا یا سات گنا آب سرخ پی جائے تو اسے اتار کر خوب کھرل کر اور آٹھویں دفعہ یہ آب سرخ اتنا پلا کہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے پھر اسے آتشی شیشی میں بند کر کے اس کو گل حکمت کر کے خشک کر لے۔ ایسی روڑی میں دفن کر دے جس میں آگ آہستہ آہستہ کام کر رہی ہو یعنی بھڑکتی نہ ہو۔ بلکہ اندر ہی اندر آہستہ آہستہ دہکتی رہے جب اس روڑی سے کہیں سے دھواں نکلنے لگے تو اس کو اس روڑی میں سے نکال کر بند کر دے دوسرے دن شیشی نکال کر اسے توڑ کر اس روح کو نکال لے جو نہایت سرخ رنگ گل زعفران کی طرح ہوگی۔ پس اس کو محفوظ کر لے یہی روح کا رنگنا اور پاک و صاف کرنا ہے اور زندہ کیا دینا ہے۔

ہاں! اگر تو چاہے کہ اکسیر اکبر کے لئے اسے تیار کرے تو اس صورت میں ایک مٹی کا پیالہ لے کر اس میں ایک رطل گندھک آملہ سار کھرل شدہ میں رکھ کر اس پر لوہے کی سلاخ رکھ کر روح محمرہ مذکورہ کو اسی کے کپڑہ کی تھیلی میں (جو آب نمک میں چند بار دھوئی جا کر خشک کی گئی ہو) اس میں بند کر کے تانبہ کی تار سے باندھ کر لوہے کی سلاخ سے باندھ دے۔ تھیلی اور گندھک میں دو انگل کا ہونا ضروری ہے۔ اس پر ایک اور مٹی کا پیالہ اوندھا دے کر جوڑ خوب بند کر کے خشک کر کے روڑی کی آگ میں بند کر دے تا کہ گندھک کا دھواں روح کو پہنچتا رہے جس سے وہ زیادہ سرخ ہو جائے گی دیکھنے سے خون کی رنگت میں نظر

آئے گی۔ پس اس کو شیشی میں محفوظ رکھ دے یہ عمل دوبارہ سرخ رنگ دینے کا ہے جو اکسیر اکبر میں استعمال ہوتا ہے۔ ورنہ تیرے لئے اولین رنگ دینا کافی ہے۔ دوبارہ رنگنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ایک دن میں نے جو بھر اس روح سے لے کر ایک صاف پیالہ پر رکھ کر آگ کی تپش پر رکھنے سے گرمی پہنچتے ہی موم کی طرح پگھل جائے گی۔ اور پانی کی طرح سطح پیالہ پر پھیلنے لگے گی۔ اور دھواں بالکل نہیں دے گی۔ جب میں نے یہ عمل کیا تھا تو میں نے گرم گرم پانی میں پھینک دیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ روح والی جگہ سونا خالص بن گئی ہے۔ پھر دوبارہ اس کو سخت گرم کیا اور پھر پانی میں ڈالا تو ابھی تک اس کا اثر جوں کا توں باقی تھا۔

قیام روح ایک امر عظیم ہے جس سے اکثر ماہرین قرناً بعد قرنٍ عاجز رہے ہیں پس تو سمجھ لے کہ یہ کیمیا کا دوسرا رکن ہے جس کی تیاری اور قیام کے لئے اتنی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے حضرت ذوالنون صاحب مصری رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق اپنے ایک شعر میں یوں فرماتے ہیں (جس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج ہے)

یہ کیمیا کے ہر سہ رکنوں میں سے ایک رکن ہے
جس کے لئے اتنی تکلیف اٹھائی گئی ہے

پس اگر تو باقی عمل کرنا چاہے تو نفس یعنی گندھک آملہ سار کو صاف اور سفید کرلے جس کی تدبیر آگے بیان کی گئی ہے اور پھر ان کو ملانے کے لئے تیار رہے اگر تو بہتر مدبر ہے تو اسی طرح کر یہی طریق حضرت ذوالنون صاحب مصری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اس پر عمل کر اور شک و شبہ کو ہرگز دل میں نہ لا۔

چونکہ اب تو واقف ہوگیا ہے کہ کس طرح جسد اور روح ہر دو رکنوں کو قائم اور مدبر کیا جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اب تیسرا رکن بھی تکمیل کو پہنچ جائے جو نفس کا سفید اور پاک کرنا ہے اس کے بعد ہر سہ رکنوں کو وزن حقہ

سے ملانا چاہئے۔ جس کو ماہرین اور مدبرین فن نے آج تک چھپائے رکھا ہے ہر سہ رکن مل کر ایسے یک جان ہو جاتے ہیں کہ پھر کبھی ایک دوسرے سے کسی صورت میں جدا نہیں ہو سکتے۔ پس اللہ توفیق دے۔ آمین

تدبیر النفس

حسب منشا گندھک آملہ سار عمدہ لے کر نمک بریاں، سنگ راخ اور اینٹ پختہ سفید رنگ ہر ایک اس کے ہموزن لے کر کوٹ کر تمام ملا کر تین دن تک سرکہ عمدہ سے کھرل کرتا رہے پھر اسے خشک ہونے کے لئے رکھ دے اور رات کو تندور کی نرم آگ میں پختہ اینٹ رکھ کر اس پر مٹی کا پیالہ گل حکمت شدہ رکھ کر اس میں دوا مذکور ڈال کر تشویہ دے بعد ازاں اس کو نکال کر کھرل کر ڈال پھر ایک ہانڈی گل حکمت شدہ لے کر اس میں چٹکی بھر نمک بریاں رکھ کر اس پر گندھک وغیرہ ڈال کر اور پھر چٹکی بھر نمک بریاں ڈال کر اوپر اوندھا پیالہ دے کر جوڑ خوب بند کر کے خشک کر لے پھر چولہے پر رکھ دے اگر گندھک ایک رطل ہو تو آگ بارہ گھنٹے متواتر دینی چاہئے۔ اولاً نرم پھر آہستہ آہستہ آگ سخت کرتا چلا جا۔ جب مقررہ وقت گذر جائے تو آگ بند کر دے اور سرد ہونے تک وہیں پڑا رہنے دے پھر کھول کر پیالہ میں سے جو جوہر مصعّد آئیں لے کر اس کے نصف وزن کے برابر برادہ[1] قلعی ڈال کر کھرل کر کے انڈوں کی سفیدی سے آب مقطر کر کے یا پیشاب بچگان سے آب مقطر لے کر دو روز تک اس سے کھرل کرتا رہے پیشاب کا مقطر انڈوں کے مقطر پانی سے بدرجہا بہتر ہے پھر لے دھوپ میں خشک

---

[1] کتاب میں برادہ قلعی آیا ہے ۱۲ منہ

ہونے کے لئے رکھا رہے جب خشک ہو جائے تو ہانڈی میں پھر جلی ہوئی ٹھڑیاں
پیس کر چونا آب نارسیدہ بچھا کر اس پر دوا مذکور رکھ کر جوڑ خوب بند کر کے آگ پر
چولہے کی طرح چڑھا دے اور برابر چھ گھنٹہ تک آگ دیتا رہے۔ پھر سرد ہونے کے
بعد اُسے کھول بفضلہ تعالیٰ برف کی طرح سفید براق پیالہ میں اور اس کے ارد گرد
گندھک جمی ہوگی لے کر وزن کر کے شیشہ یا چینی کے پیالہ گل حکمت شدہ میں
ڈال کر دہی ترش کا پانی جو زرد ہوتا ہے اس پر اتنا ڈال کہ دو انگل اوپر چڑھ جائے
پھر اس کو کھلے منہ انگاروں پر رکھ کر خشک کرے یہ عمل تین دفعہ کرنا ہے، اس کے
مکمل ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس سے تھوڑا سا لے کر چاندی کے ٹکڑا یا پیالہ
کو صاف ستھرا کر کے گرم کیا جائے اس پر رکھ دے یا موم کی طرح پگھل کر اس پر تیرنے
لگے گی نہ دھواں دے گی اور نہ اس کی جگہ سیاہ ہوگی بلکہ سنہری رنگت ہو جائے
گی جب یہ علامت ظاہر ہو تو جان لے کہ عمل مکمل ہو گیا ہے۔ ورنہ پھر دہی ترش
کے پانی والا عمل مقرر کیا جائے اگر درست ہو تو [illegible] ورنہ پھر یہی عمل کرتا جائے یہاں تک
کہ مذکورۃ الصدر اوصاف گندھک میں پیدا ہو جائیں۔ پس یہی اس کا صاف کرنا
سفید کرنا اور قائم کرنا ہے۔ بہت سے طالبین اس کو سفید سرمہ کی طرح کر ڈالتے
ہیں جس سے اس کی خاصیت چلی جاتی ہے۔ اور روحیت تباہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا
ناکارہ ہو جاتی ہے۔ یہ تیسرا رکن ہے جو تجھے بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو گیا ہے۔

کیمیا کے ہر سہ ارکان درست ہو گئے ہیں اب صرف ان کے ارکان حقہ کا
ملانا باقی ہے اور اس پر آب سرخ وغیرہ ڈال کر ان کو یکجا کرنا اور طرح کرنا رہتا
ہے جو بیان کرتا ہوں۔

حکماء اور ماہرین صنعت نے اس کو اس حد تک چھپایا ہے کہ اپنے بیٹوں
تک کو بیان نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے سنا ہے کہ طاطا ہرمس کا بیٹا بہت عرصہ تک

محض اس رکن نفس کے قیام کے لئے بارگاہ رب العالمین میں زاری اور عاجزی کرتا
رہا کہ اس کو نفس کی تدبیر اور تطہیر کی توفیق دے۔ اور اپنے والد سے ہمیشہ پوچھتا
رہا اور کہتا رہا کہ یہ فن مجھ کو بتلا دے۔ مگر وہ بھی اس کو ہمیشہ یہ کہہ کر ٹال دیتا رہا
کہ تو اس فن کے لائق ابھی نہیں ہوا مگر مرنے کے وقت اُس سے وعدے لے
کر اور قسمیں اُٹھوا کر بتلایا کہ نفس یعنی گندھک وغیرہ کس طرح قائم ہوتی ہے جو بعینہ
بغیر کسی زیادتی اور نقصان کے میں نے تمہیں بتلا دیا ہے۔ بس یہی حق ہے۔

ترکیب ارکان ثلاثہ

جسد مطہر مہذب ایک حصہ نفس تین حصے۔ روح سات حصے کل گیارہ حصے
ہوئے جن کے ملاپ سے اکسیر اصغر تیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان ہر سہ کو شیشہ کے
کھرل میں ڈال کر شیشہ ہی کے دستہ سے آدھ گھنٹہ تک کھرل وہ آب سرخ
جس کا بیان آئے گا جو پہلے آب سرخ سے الگ چیز ہے جس سے روح رنگین
کی گئی تھی۔ اتنا اس میں کھرل کرتے ہوئے ڈال کر شہد کے قوام کی طرح گاڑھا ہو
جائے۔ اس شیشہ کی کھرل کو گل حکمت کرنا چاہیئے پھر اسے تندور سے نکالی ہوئی
گرم ریت پر یا اُپلوں کی گرم خاکستر پر جس پر آگ بالکل نہ ہو (جب سرد ہو تو بدل
لینی چاہیئے) اس پر رکھ کر دو دن اور دو رات برابر شیشہ کے دستے سے
اس کو ہلاتا اور اوپر نیچے نہایت آہستگی سے اور نرمی سے پھیرتا رہے جب
رطوبت آب سرخ کی خشک ہونے کے قریب ہو تو آب سرخ بقدر اس کے
چوتھے حصے کے یا کم و بیش اس میں ڈال کر اپنا عمل پورا کرتا رہے غفلت اور سستی
سے کام نہ لینا ورنہ سب محنت اکارت چلی جائے گی۔ دو دن اور دو رات کے
بعد جبکہ اس میں کچھ رطوبت باقی ہو تو اتار کر اس کو ایک گھنٹہ تک کھرل کرتا رہے

پھر اس میں اس کی چوتھائی کے برابر آب سرخ ڈال کر چھوٹی سی مضبوط شیشی
میں جس میں یہ دوائی کاملاً سما جائے اور اس کو گل حکمت نہ کیا جائے اس کے منہ کو
مضبوطی سے بند کر کے اس پر چند ایک تہہ بہتر چیتھڑے تندہ کے باندھ کر یا چمڑا
دھاگے سے باندھ کر گھوڑے کی تازہ اور کافی لید میں ہوا بند جگہ میں گڑھا کھود کر
شیشی درمیان میں دے کر دفن کر دے۔ مگر یاد رہے کہ موسم گرما میں یہ لید تین
دن کے بعد بدل دینی چاہیئے اور موسم سرما میں ہفتہ کے اندر بدل دینی چاہیئے۔
چالیس دن کے بعد بفضلہ تعالیٰ سرخ رنگ خون کی طرح مائع ہو جائے گا شیشی
اوپر سے نیچے تک سب یک رنگی نظر آئے گی۔ جسد نفس اور روح یکجان
ہو گئے ہوں گے۔ جو کبھی کسی طریق سے جدا نہیں ہو سکیں گے۔

ہاں! یاد رہے کہ اگر کچھ میل شیشی کے نیچے نظر آئے تو سمجھ لو کہ ہر سہ عمل ارکان
کی تیاری میں کسی رکن کی تیاری میں غلطی ہو گئی ہے یا تو عمل تصعید میں روح کو جسد
سے جدا کرنے کے بارہ میں یا روح کو جسد سے آب سرخ کے ذریعہ نرم تپش پر
ملانے کے وقت غلطی ہو گئی ہے کیونکہ یہ ہر دو نہایت ہی حزم اور احتیاط کے
محتاج ہیں۔ صانع ان کو بغیر تیاری اور تجربہ کے لگاتار گرمی پہنچانے اور سختی سے
کھرل کرنے اور درست نہ کرنے کی حالت میں ان کو ملا کر شیشی میں ڈال کر روڑی میں
بند کر دیتا ہے اس لئے روح اور نفس جسد کے مائع ہونے سے پہلے حل ہو جاتے
ہیں گویا لطیف چیز حل ہو جاتی ہے اور کثیف باقی رہ جاتی ہے لہٰذا عمل باطل ہو جاتا
ہے پس خیال رکھ تاکہ یہ معاملہ تیرے پیش نہ آئے ورنہ کف دست مل کر افسوس کرتا
رہے گا۔ اور ناکامی کا منہ دیکھے گا۔

پس تو نے اگر ایسا عمل کیا جیسا کہ میں نے تمہیں سکھلایا ہے اور اس میں ذرا
بھی کمی بیشی نہیں کرے گا تو تو اس میں خطا کا مرتکب ہرگز نہیں ہوگا۔ خدا کے فضل و کرم

سے تو کامیاب ہوگا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پس تو میری بات پر یقین کر اور اللہ تعالیٰ پر توکل کر اللہ تعالیٰ کے حکم اور
ارادہ سے نرمی سے کھرل کرنے اور نرم نرم آگ دینے سے حل ہو کر صاف مائع سرخ ہو
جائیں اور نیچے بالکل میل نہیں ہوگا۔ بچے! گرمی ایسی دینی چاہیئے جیسا کہ مرغی انڈوں کو
سیتی ہے۔ اور آب سرخ ملانے کے وقت نہایت ہی نرمی سے کھرل کرنا چاہیئے
چالیس یوم میں بغیر کسی کدورت اور میل کچیل کے یاقوت کی طرح سے سرخ صاف براق
ہو جائے گی جس کی شعاع سورج کے سامنے کرنے سے بجلی کی طرح چمکے گی اور
آنکھوں کو چندھیا دے گی۔ پس دیکھ شیشی کو اگر اوپر سے نیچے تک یاقوت کی طرح
چمکتی ہو تو چاندی کے پیالہ کو گرم کر کے اس میں ذرا سا ڈال بفضلہ وبعونہ اس کو
زر خالص بر آمد کرے گی اس لئے رگ و ریشہ میں اس طرح اثر کرے گی جس طرح
کہ سانپ کی زہر حیوان کے رگ و ریشہ میں دوڑ جاتی ہے۔ پس اللہ کا شکر کر
اور آگے عمل کو پورا کر۔

پس جب تو اس کو پورا کرنا چاہے تو اس اکسیر کو بصورت گولی اس طرح بنا
کہ آتشی شیشہ والے پتلے اور لمبے قرع انبیق میں ڈال کر اس کے دہانہ پر اور آتشی
شیشی یا پیالی مضبوط کر کے سرمہ سفید کو خون بکری اور خبث الحدید سے گوندھ کر اس

---

[1] چالیس کے جوڑ بوقت عمل تصعید پیسا ہوا نمک انڈے کی سفیدی سے ملا کر پیوند لگایا جائے یا لیکچ
چھنا ہوا نیز گوند کیکر کے پانی میں ملا کر جوڑ لگایا جائے۔ یا چونا ان بجھ انڈوں کی زردی میں ملا
کر لگائیں۔ یا پرانی کپاس چونا ان بجھ کے ساتھ آہستہ آہستہ کوٹ کر انڈوں کی سفیدی
میں ملا کر لگائیں ۱۲ منہ [2] خبث الحدید ۳ تولہ، آرد ماش ۸ تولہ تلی بکری کی لے کر اول
خبث الحدید اور آرد ماش کو خوب کھرل کریں پھر تلی کو آہستہ آہستہ اس میں ملاتے رہیں
حتیٰ کہ موم کی طرح ہو جائے پھر بتی بنا کر پیالی کے ارد گرد دے کر سر بستہ جلا کر تپش دیں۔
یہ پگھل کر چپٹ جائے گی۔ ۱۲ منہ

کے جوڑ کو اس جوڑ سے خوب بند کر دے کیونکہ یہ جلندرہ ایسا ہے کہ برتن ٹوٹ جائے تو ٹوٹ جائے مگر یہ نہیں چھوٹے گا۔ بعد ازاں ایک مٹی کی ہانڈی لے کر اس میں ریت چھان کر ڈال دے پھر قرع انبیق کو اس میں نصف تک گاڑ دے اور بالا نصف حصہ ظاہر رہے قرع انبیق کو گل حکمت نہ کیا جائے بلکہ یونہی رکھ دیا جائے۔

مگر احمد بن سعد اللہ ہاشمی ہدایت دیتا ہے کہ خبردار بغیر گل حکمت کے قرع انبیق کو استعمال میں نہ لایا جائے بلکہ بہتر ہے کہ گل حکمت کر کے ریت میں دبا دیا جائے تاکہ محلول اکسیر اس کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ریت میں نہ بہہ جائے۔ بہتر یہ ہے کہ قرع انبیق چاندی کا ہو جو برتن اس کے منہ پر لگایا جائے وہ شیشے کا ہو پھر اس کو ہانڈی ریت والی میں نصف تک دے کر تنور پر رکھ دی جائے۔ تنور ایسا ہونا چاہئے جو نیچے سے ڈیڑھ ہاتھ ہو اور اوپر سے اتنا کہ ہانڈی نصف تک اس میں سما سکے اس کے دو سوراخ اور ایک دہانہ ہوا کے در آمد و بر آمد دھوئیں کے لئے ہونا چاہئے۔ پھر سخت آگ دے حتیٰ کہ ریت سخت گرم ہو جائے اور عرق ٹپکنے لگے۔ پھر آگ کم کر دے صرف ایک سر کنڈا جلتا رہے جب عرق کا ٹپکنا بند ہو جائے تو آگ بند کر دے پھر سرد ہونے پر جان لے کہ اب یہ اکسیر گولی بننے کے قابل ہو گیا ہے۔ اور عاسق غیر رطوبت سے بالکل پاک اور صاف ہو گیا ہے۔ رنگت میں سرخ جمی ہوئی شمع کی طرح ہو گیا ہے۔ پھر اس کو شیشہ کے پیالہ یا کھرل میں رکھ کر دھوپ میں رکھ تاکہ گرم ہوا کے لگنے سے وہ خشک ہو کر بھربھری ہو جائے پھر اس کو کھرل کر کے سونا یا چاندی یا شیشہ یا پتھر کی ڈبیہ میں محفوظ کر کے رکھ دے۔

اے بیٹے! یہ اکسیر اصغر کا بیان ہے جو حقیقت میں اکسیر اکبر ہے۔ بلکہ ابو الاکاسیر ہے تمام حکماء اور ماہرین فن اپنے اپنے اکسیروں کی ترکیب اس سے اخذ کرتے ہیں۔ گویا یہ اصل ہے باقی سب فروعات ہیں۔

ہر سہ ارکان کی ترکیب ایسی ہے جس سے اوزان حصہ نکالتے ہیں۔ جس میں سب کا اتفاق ہے۔ ذرا بھر بھی اختلاف نہیں۔ پس یہی اکسیر حقہ کی تدبیر ہے۔

جس کی دنیا میں مثال نہیں کہ اس کی قوت، رقت اور نفوذ میں مقابلہ کر سکے گویا دنیا کی تمام طاقتیں اس میں جمع ہو گئی ہیں اور یہ تمام دنیا کا بادشاہ ہے۔ فلسفی کی منطق میں اکسیر اس کو کہتے ہیں کہ رگ و ریشہ میں پہنچنے والا اثر کرنے والا ہو جس کو آگ نہ جلا سکے اور اس کو اس کے اجزاء سے کوئی قوت جدا نہ کر سکے۔ اس کو اکسیر کہتے ہیں۔ جیسا کہ ایک دانا حکیم نے کہا ہے اکسیر وہ ہے جو آگ کا مقابلہ کرے اور اس پر کوئی طاقت حملہ نہ کر سکے۔ اور کیا کبھی تو نے دیکھا ہے کہ باپ بیٹوں پر حملہ آور ہو۔ اس کی چار مختلف طبیعتیں اور تین قوتیں بغیر تکلیف کے اکٹھی ہو گئی ہیں۔ آیا تو نے رنگنے والے اور رنگے ہوئے کے متعلق کبھی سنا ہے۔ خدا تیرا بھلا کرے۔ انسانی ترکیب کیسی خوش کن ہے۔ سات ضدیں مل کر یک جان ہو کر ایسے بادشاہ کی صورت اختیار کر چکی ہیں کہ جس کی مہربانیاں اور بخششیں تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اور تمام ہمسروں پر غالب ہے دیوان کے حشر اور نشر کے بغیر علی الصباح اس کی قیمت مل جاتی ہے۔ یعنی کوئی شک اور شبہ نہیں کرتا۔ پس اللہ سے مدد مانگ اور اپنے تمام کاموں کے انجام دینے کے لئے اسی پر بھروسہ اور تکیہ کر کیونکہ وہی کارساز ہے اور حمد اور شکر کے لائق۔

اکسیر اصغر کا طرح کرنا
اور اس کے رموز کا انکشاف

تانبہ خالص مصفّٰی یک صد مثقال کٹھالی میں ڈال کر گلائیں۔ پھر اس پر چار صد

مشقال چاندی خالص ڈال کر گلائیں ۔ اس پر مشقال برابر سہاگہ (ابورق) ڈال دینا چاہئے تاکہ دونوں جلدی گل کر یک جان ہو جائیں اس کو نال صاف میں جس میں تیل وغیرہ بالکل نہ لگا ہو ڈال کر اس کے چھوٹے چھوٹے باریک باریک ٹکڑے کر کے پھر اور کٹھالی نئی میں ڈال کر گلا۔ جب اچھی طرح گل جائیں تو اس پر پھر مشقال برابر سہاگہ ڈال دے پھر اکسیر تیار شدہ میں سے صرف ایک مشقال لے کر کھرل کر کے سونے کے ورق میں لپیٹ کر گولی بنا کر بسم اللہ پڑھ کر ڈال دے اور اس پر پیالہ ڈھکنی جو پہلے سے تیار کی گئی ہو جلدی اوپر رکھدے اور خوب دھونک اور اوپر نیچے کوئلے دے کر خوب پھونک کر کٹھالی نظر نہ آئے جیسی پہلے لمبے لمبے دم لگا۔ پھر اس کو آہنی نالی صاف مصفا میں ڈال کر اس پر سکنجبین پانی میں ملا ہوا مٹی بھر چھان ڈال کر سرد ہونے دے پھر سرد پانی میں ڈالدے ۔ بہت سرخ برآمد نہیں ہوگا۔ مگر سونے کی سرخی خوب اس میں نمودار نہیں ہوگی۔ اس لئے اس کو پھر نئی کٹھالی میں گلا کر اس پر بورک (سہاگہ) ڈال کر یک صد مشقال چاندی خالص ڈالدے اس سے تانبہ کی سیاہی بالکل مفقود ہو جائے ۔ نہایت عمدہ زر خالص برآمد ہوگا۔ ہاں! اگر پھر بھی کچھ سیاہی باقی رہ جائے تو پچاس مشقال اور خالص چاندی ملا دے بفضلہ ایسا سونا تیار ہوگا کہ اس جیسا رنگت صفائی خوبی اور روشنائی میں دنیا بھر میں سونا نہیں ملے گا۔ جو کسوٹی وغیرہ پر نیز خالص برآمد ہوگا۔ رنگت اور صورت میں تا قیام قیامت قائم رہے گا نہ اسے زمین کھائے گی اور نہ اُسے آگ جلا سکے گی۔ اور نہ ہی اس پر گندھک وغیرہ جو فلزات کو جلا کر خاک کرنے والی ہے اثر کر سکے گی۔

یہ سونا وہ سونا ہے کہ ہر اس سونے کو جو ملاوٹ وغیرہ سے خراب اور ردی ہوگا۔ اس سے مل کر اس کو درست کر کے کسوٹی پر ٹھیک اتاتا ہے، اپنے

جوہر اور اکسیر کا اثر اس میں کر دیتا ہے اور اس میں ذرا بھر تمیز نہیں آتا۔

ہاں اگر تو یکصد مشقال چاندی اور اس میں ملا دے تو بھی اس کی رنگت اور سرخی میں فرق بالکل نہیں آئے گا بلکہ اس کی روشنائی اور صفائی و رونق زیادہ ہو جائے گی پس اللہ تعالے کا شکر کر اور اللہ تبارک و تعالے کے نشانات رحمت و کرامت دیکھ کر نبوت اور شجر نبوت اور شاخہائے امامت سے یہ فضیلت جو ان کو آباؤ اجداد سے وراثتاً ملی ہے اب تجھے نصیب ہوئی ہے۔ پس تجھ پر لازم ہے کہ اپنے زمانہ میں اپنے اہل و عیال رتابعین رشتہ داروں غرباؤ مساکین پر اور جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کر اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کر۔ خدا تعالے تیرے والدین اور بزرگوں پر رحمت کرے (جو ہدایت کے مالک اور امیدگاہ مساکین ہیں) اسی کی بدولت تیرے تمام کام خوش اسلوبی سے انجام پذیر ہوں گے۔ اور میرے لئے خدائے لایزال سے بخشش مانگ۔

آب سرخ کبیر

بڑا سرخ پانی وہ ہے جس سے ہر سہ ارکان ملتے ہیں اور تشویہ پاتے ہیں یہ وہ پانی ہے جس کا میں نے وعدہ کیا تھا اسی کی بدولت ہر سہ ارکان ایک دوسرے کو پکڑ لیتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے یک جان ہو کر حل ہو جاتے ہیں۔

اچھے اور عمدہ شراب کے سرکہ سے چار رطل منقطر کر اس میں ایک رطل پھٹکڑی اور زنگار خود ساختہ بیس درہم زعفران الحدید بیس درہم۔ نوشادر دس درہم۔ شب[1]

---

[1] پھٹکڑی جس کو زاج لکھا ہے ایک رطل پہلے آچکی ہے پھر شب لکھا ہے اس کو اہل لغات نیز پھٹکڑی کہتے ہیں مگر غیاث والا لکھتا ہے کہ دوائے مثل نمک کہ ہندی پھٹکڑی کہتے

(باقی ص ۶۸ پر)

دس درہم جست دس درہم ان سب کو سرکہ سے پلا کر ایک صاف ہانڈی کوری میں
ڈال کر کھلے منہ چولھے پر چڑھا کر دو گھنٹے تک نرم آگ دے اور پاک صاف لکڑی سے
ہلاتا رہے حتیٰ کہ وہ جوش آجائیں پھر اس کو آگ سے اتار کر رکھ دے تا کہ ٹھنڈا ہو
جائے بعد ازاں اس کا تقطیر کرے جو سرخ رنگ یاقوت کی طرح چمکدار ہوگا پس اس کو
تول کر شیشی میں ڈال کر اس میں دہنہ فرنگ[1] پانچ درہم جوہر نوشادر جو پھٹکری ملا کر اڑایا گیا
ہو اور اس پر پھٹکری کا رنگ غالب آگیا ہو تین درہم قلقند[2] پانچ درہم شنگرف رومی

ہیں مخزن میں ہے کہ شب ایک معدنی نمک ہے جو قابض ہوتا ہے جس کی سفید اور نیلی رنگت
ہوتی ہے اور پھٹکری کے مشابہ ہوتا ہے گویا پھٹکری نہیں بلکہ ایک قسم کا نمک ہے۔
خارج مراح لکھتا ہے شب ایک پتھر ہے جس سے پھٹکری نکالی جاتی ہے اور اس جیسی
اور چیزیں نکالی جاتی ہیں۔ گویا یہ ایک ایسا پھٹکری جیسا پتھر ہے جس سے چمڑے رنگے
جاتے ہیں لیکن پھٹکری کی کانوں سے نکلتی ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں۔ جسے شب نہیں کہتے
شب پھٹکری نمک نوشادر سہ چہار نامکمل صورت میں کانوں سے نکالے جاتے ہیں۔ جو
پھٹکری کے قریب قریب ہوتی ہیں اور اس میں کچھ نہ کچھ کھٹائی ہوتی ہے خصوصیت اسکی دباغت ہوتی
ہے۔ اوقیانوس علم الادویات۔ وار المنتخبات۔ المنشورہ۔ تذکرہ داؤد ۱۲ منہ

[1] دہنہ فرنگ جو سبز رنگ کا پتھر ہے جس سے مختلف رنگ تیار کئے جاتے ہیں اس
کی پہچان یہ ہے کہ آگ پر رکھنے سے اس کے جوہر پر زاغ کے پر سفید ہو جاتے ہیں اور
جھاڑنے سے جھڑ جاتے ہیں ۱۲ منہ

[2] قلقند پھٹکری ایک سیر لے کر اس میں پانی ایک سیر ڈالیں برادہ تانبہ ایک پاؤ
زنگار عمدہ ایک پاؤ ڈال کر ملا دیں لئی کی طرح ہو جائے گی تا تار خشک کریں مگر اس جگہ قلقند
سے پھٹکری سبز مراد ہے قلقطار پھٹکری زرد کو کہتے ہیں ۱۲

ایک مثقال اور تانبہ جو گندھک آملہ سار اوپر نیچے دے کر جلایا گیا ہو دو درہم پس
اگر گندھک سرخ اس میں ڈالے تو بہت ہی بہتر ہے ہاں اگر تجھے نہ مل سکے تو اس
کے بدل میں لاجورد[1] تین مثقال لے کر گندھک آملہ سار اس کے چوتھائی وزن میں لے
کر مٹی کے بوتہ میں دے کر شیشہ پگھلانے والی بھٹی میں دے کر ایک رات
اور دن اس کی آگ میں رہنے دیا جائے پھر تو اس کو نکال کر چھان لے یہ
تین مثقال گندھک ایک مثقال کے بدلے میں اس آب سرخ میں وہی کام دے گا
جو گندھک سرخ دیتی ہے مگر اور جگہ یہ ایسا کام نہیں دے گی پس اس کو کھرل
کر اور غبار کی طرح باریک کر کے چھان لے سب کا سب اس آب سرخ پر
شیشی میں ڈال دے اور خوب ہلا حتیٰ کہ تو اس پر جھاگ دیکھے پھر اس کے منہ کو
کاغذ دے کر اور مٹی سے خوب بند کر کے دس دن تک خوب دھوپ میں پڑا رہنے
دے اور ہر دن اس کو کئی بار اچھی طرح ہلا دیا کر بعد ازاں اس کو نہایت غور سے
مقطر کر لیا جائے جو سرخ خون کی طرح مثل یاقوت چمکدار ہوگا۔ خیال رکھنا کہ
اس میں میل کچیل بالکل داخل ہونے نہ پائے ورنہ سارے کا سارا عمل تباہ ہو جائیگا
بلکہ دو تین دفعہ مقطر کر کے صاف کر لے اور اس آب سرخ کو بوتل مصفیٰ میں
ڈال کر اس کے منہ کو بند کر کے محفوظ رکھ اور بوقت ضرورت اس کو کام
میں لا یہی آب سرخ کبیر ہے جس کو تو نے اکسیر اصغر میں استعمال کرنا ہے
اور اکسیر اکبر میں نیز یہی پانی استعمال کیا جاتا ہے تو اس پر واقف ہو جائے
گا۔ جب تو اکسیر اکبر کا عمل کرے گا۔ اکسیر اکبر میں بھی گولی ہر سہ ارکان سے

---

[1] نیلا پتھر ہے جس پر زنگاری اور سنہری نقطے ہوتے ہیں اس کا ذائقہ
پھیکا ہوتا ہے ۱۲ منہ

بنی بھائی کو یہ آب محمر پلا کر حل کر کے عقد کرلے جو کئی گنا زیادہ اس سے
زرخالص بنائے گا۔ اللہ کی رحمت اور درود جناب احمد مصطفےٰ پر اور اس
کی آل پاک پر ہو اور سلام

اکسیر اکبر

جسد مکلس ایک حصہ۔ روح محمرہ مرتفعہ سات حصے اور نفس مبتیضہ پانچ حصے۔
یہ وزن کیمیاگر اسطانیس اور اس کے شاگرد ذمقراط کے علاوہ مصر کے ماہرین
فن کے ہیں۔ جو خاص کر ہمارے اُن وزنوں کے خلاف ہیں جو اکسیر اصغر میں
بتلائے ہیں۔ لیکن یہ وزن میں نے اکسیر اکبر میں اس لئے رکھے ہیں کہ میں ان کو درس
مرتبہ استاد اور یقین سے نہیں بلکہ امتحاناً اور تجربتاً استعمال میں لا چکا ہوں جو درست
اور بہتر ہے اور جو دل چاہتا تھا اس سے بھی کئی گنا زیادہ عمدگی اور جودت
میں ثابت ہوئے۔ حالانکہ میرے استاد اور امام کی وصیت اور ہدایت میں یہ
بات بالکل نہیں مگر میں دونوں طریقوں کو اکٹھا عمل میں لایا۔ جو دونوں ہی دلپسند
اور درست نکلے جس سے دل خوش ہوا۔ مگر ہاں اسطانیس کے اوزان ہمارے
وزنوں سے بہترین ثابت ہوئے ہیں۔ بس تو دونوں عملوں میں سے جو چاہے کر
اور جس وقت تو ہر سہ ارکان میں سے پندرہ حصے اکٹھے کرلے جس کا ذکر اوپر آ
چکا ہے تو شیشہ کے کھرل میں ڈال کر شیشہ کے دستہ سے نہایت ہی آہستگی
سے رگڑ سختی نہ کر اور نہ ہی حرکت دے۔ کھرل کرتا رہ اور ایک ایک قطرہ عملاً
ماء الحیٰوۃ کا پانی تین دن اور رات تک اس طرح پلاتا رہ کہ ایک گھنٹہ کھرل کر
اور ایک گھنٹہ آرام کر ایسے پوشیدہ مکان میں جہاں غبار سے بچا رہے اور جا

نہ ہو۔ پھر آتشی شیشی لمبی میں جس کی دیواریں نیزہ کے سرکنڈہ کے برابر ہوں اور اس کے سر کو چمڑا سے بند کر دے اور اس پر نمدہ اوڑھ کر مضبوط دھاگے سے باندھ کر گھوڑے کی روڑی گرم میں دفن کر دے تاکہ اس کے اجزا ایک دوسرے سے مانوس ہو کر حل ہو جائیں بعد ازاں نکال کر شیشہ کی گل حکمت شدہ کھرل میں ڈال کر گرم ریت (جو نانبائی کے تنور یا حمام خانہ کی بھٹی سے نکالی گئی ہو) پر رکھ کر شیشہ کے دستہ سے آہستہ آہستہ ہلا کر نرمی سے رگڑتا رہے۔ پھر جب بخار اٹھنے لگیں تو اتار کر الگ رکھ دے سرد ہونے پر پھر اس کو اسی ریت پر رکھ دے حتیٰ کہ خشک ہو جائے یہی عمل ارکان کو ایک دوسرے سے مانوس کرنے کا ہے۔ پس اس پر انڈوں کی زردی کا تیل جس کا ذکر آگے آئے گا تھوڑا تھوڑا ایک سو قطرات تک قطرہ قطرہ ڈال اور آہستہ آہستہ شیشہ کے دستہ سے کھرل کرتا رہ۔ حتیٰ کہ اس کے نصف وزن کے برابر اس میں سما جائے پھر تو پہلی طرح آتشی شیشی میں بند کر کے گھوڑے کی لید کی روڑی جو تازہ بنائی گئی ہو دفن کر دے پھر نکال کر کھرل شیشہ میں ڈال کر شب[لہ] کا پانی پلا جس کا ذکر آگے آئے گا اور بہت حرکت نہ دے بلکہ آہستہ آہستہ ہلا اور اس کو کھلے منہ دھوپ میں رکھ دے۔ چنانچہ انڈوں کا روغن اور شب کا پانی اوپر چڑھ آئیں گے اور اکسیر پانی کی طرح نیچے رہ جائے گی۔ اس لئے شب کے پانی اور روغن کو اوپر سے نتھار لے اور اگر کچھ باقی رہ جائے تو اس کو صوف یا کپاس سے اوپر سے اٹھا لے۔ اب اکسیر گاڑھی مٹی کی طرح باقی رہ جائے گی۔ اور اس میں بہت تھوڑا شب کا پانی باقی رہ جائے گا جس کا نکالنا ممکن نہیں اور نہ ہی کسی قسم کا خطرہ اس سے ہے۔ اور جب روغن

لہ ایک معدنی نمک جو سیاہی مائل سفید ہوتا ہے ۱۲

کچھ باقی رہ جائے اس کو بھی کشید کر لے۔ ضروری ہے کہ کپاس کے لوپے سب کا سب نکل آئے گا۔ جب اکسیر روغن اور آب شب سے خالص ہو جائے اور صرف اس میں تری تھوڑی سی باقی رہ جائے تو اس پر اس کے وزن سے صرف چوتھا حصہ اس پانی سرخ کا ڈال جس کا ذکر اکسیر اصغر میں آیا ہے پھر اس کو لگاتار تین گھنٹے خوب کھرل کر پھر اس کو شیشی میں ڈال کر گھوڑے کی لید تازہ روڑی میں بیس دن تک دفن کر یہ عمل تین دفعہ ضرور کرنا ہے[لہ] اور بس پھر اس کو نکال کر گل حکمت شدہ شیشہ کے کھرل میں ڈال کر اس پر آب سرخ اس کے چوتھے حصے کے برابر ڈال کر دو دفعہ پلا کر آہستہ آہستہ نہایت نرمی سے کھرل کر کے گرم ریت پر رکھ کر خشک کر جب خشک ہونے کے قریب ہو تو اس کو اس وقت آگ سے اتار جب اس میں محض تھوڑی سی تری ہو۔ پھر کھرل کو پیالے سے ڈھانپ کر اس کو سخت کڑکتی دھوپ میں رکھ حتیٰ کہ خشک ہو کر کھرل ہونے کے قابل ہو جائے پھر وزن کر اور اس کے ہر دس درہم کے مقابلہ میں نصف اس نوشادر کا جوہر جو پھٹکڑی کے ساتھ اڑایا گیا ہو۔ اور زعفران الحدید نصف درہم جس کے ساتھ نوشادر ملا کر جوہر اڑایا گیا ہو اور اس پر یعنی زعفران الحدید پر سرخی آگئی ہو اور یہی وہ سرخ نوشادر ہے جو کیمیا کے تمام ابواب میں کام آتا ہے۔ پس اس نوشادر سے اکسیر کے ہر دس درہم پر نصف درہم ڈال کر شیشہ کی کھرل میں ڈال کر کھرل کر مگر آہستہ آہستہ اور نرمی سے پھر آب سرخ سے ڈیڑھ درہم اکسیر کے ہر دس درہم کے مقابلہ میں اور ماء الحیوۃ جو ماء الہی ہے اکسیر کے ہر دس درہم پر ایک درہم ڈال کر پورا ایک گھنٹہ کھرل کرنے کے بعد شیشہ کے

لہ شیشی کو نمدہ میں لپیٹ دے تاکہ روڑی سے نکالتے وقت ہوا کے لگنے سے ٹوٹ نہ جائے کیونکہ اکثر ایسا دیکھنے میں آیا ہے ۱۲

لمبے اور باریک چھوٹے سے قرع انبیق میں یا چوڑے منہ والی شیشی میں بند کر کے
اس کے سرے پر چمڑا اور نمدہ لپیٹ کر مضبوط دھاگے سے باندھ کر ایک بڑی گھوڑے
کی تازہ روڑی میں جو شیشی کے ہر طرف سے دو دو ہاتھ ہو اور اپنے ہاتھ سے خوب
لید کو بھر کر اور دبا کر اوپر اس کے نمدہ دے دے تاکہ اس کی گرمی اسی میں رہی
محفوظ رہے۔ زمین میں گڑھا کھود کر خود روڑی تیار کی جائے تو بہت انسب ہے۔
ہر دسویں دن روڑی کے اوپر سے لید نکال کر اس کی بجائے اور تازہ لید ڈال جائے۔
اگر موسم گرما ہو تو دو مہینے ورنہ موسم سرما میں تین مہینے برابر روڑی میں شیشی دفن ہونی
چاہئے کیونکہ موسم گرما میں روڑی میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور اکسیر جلد حل ہو جاتی ہے۔
جب دن پورے گذر جائیں تو شیشی کو احتیاط سے نکال لیں اور شیشہ کے پیالہ
میں ڈال کر جو سرخ رنگ صاف چمکدار اکسیر ہوگا بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ
اکسیر اس برتن کو رنگ دیتا ہے جس میں یہ رکھا گیا ہے۔ اور اگر تو اس اکسیر سے
صرف ایک قطرہ چاندی کے برتن کو گرم کر کے ڈالے تو یہ اکسیر اس کو جلا کر اس میں
نفوذ کر کے زر خالص بنا دے۔ بفضلہٖ تعالیٰ۔ پس اللہ کا شکر کر کہ یہ قطرہ اس
میں جذب ہو کر خشک ہو جائے گا۔ اور مدت مدید تک اسی طرح رہے گا جس
میں کسی طرح کی تبدیلی نہ ہوگی پس یہی اکسیر اکبر ہے۔

عقد کرنا

پھر جب تو چاہے کہ اس کی گولی بنائے تو اس اکسیر کو ایک لیے شیشہ کے
قرع انبیق میں ڈال جو ایک ہاتھ اور چار انگل لمبا اور تین انگل چوڑا ہو جس کی دیواریں

ے ذراع کہنی سے انگشت شہادت کی اوپر والی پور تک ذراع کہلاتا ہے جس کو شرعی
گز بھی کہتے ہیں ۱۲

برابر ہوں پھر اس کو گل حکمت کر کے اس پر شیشہ کا پیالہ جو اس کے دہانہ پر بالکل
پورا بیٹھ جائے مضبوط لگا کر ایسے چولھے پر چڑھا جو گول ہونے کے علاوہ ایسا تیار
کیا گیا ہو کہ قرع انبیق اس میں بیٹھ جائے اور پیالہ اس میں نہ جا سکے۔ قرع انبیق
بالکل سیدھا کھڑا ہو۔ آلہ تقطیر کی طرح جھکا ہوا ہرگز ہرگز نہ ہو۔ اور اس کے نیچے ایسا
دیا روشن کر جس کی بتی بہت باریک ہو روغن زیتون اس میں ڈال دیا جائے اور دوسرے
تیلوں سے پرہیز کرو ورنہ نقصان ہوگا۔ پس جب دیا روشن ہو جائے تو چولھے کے
دروازہ پر ایک اینٹ منطبق کر دے اور چولھے کے دو سوراخ محاذیں ہوا کے
آنے جانے کے لئے ہونے لازمی ہیں اور جب تیل ختم ہو جائے تو اور ڈال دے۔
اور بتی بھی درست کرتا رہ۔ تین دن اور تین رات برابر دیا جلتا رہے بالکل گل ہونے
نہ پائے۔ تین دن کے بعد دیا نکال لے اور قرع انبیق کو سرد ہونے دے جب
سرد ہو جائے تو کھول اکسیر بفضل خدا جمے ہوئے شہد کی طرح گاڑھا گاڑھا ہوگا پس
اس کو شیشہ کے پیالہ میں ڈال کر اس پر ایک اور پیالہ اوندھا دے کر جوڑ بند
کر کے تین دن موسم گرما میں اور پانچ دن موسم سرما میں دھوپ میں رکھ بعد ازاں اس
کو کھول جو گوند کی طرح جم چکا ہوگا لیکن کھرل کرنے کے قابل نہیں ہوگا۔ اس لئے اوپر
والا پیالہ کھول اور اس کو گرد و غبار سے بچا کر سایہ میں ایسی جگہ کھلا رکھ جہاں ہوا کی
گرمی اس کو پہنچ سکے۔ پس جب خشک ہو جائے تو اس کو باریک کھرل کر کے سونے
کی ڈبیہ یا شیشی میں محفوظ رکھ۔ گو اس اکسیر کو گرمی اور سردی کچھ اثر نہیں پہنچاتی مگر یہ
بات ضروری ہے کہ اس کو تری بالکل نہ پہنچے یہی اکسیر اکبر کثیر المنافع ہے۔

طرح کرنا

خالص چاندی پانچ صد مثقال خوب گلا کر اکسیر میں سے چھٹا حصہ مثقال کھا کر

سونے کے باریک ورق میں یا تھوڑے سے موم میں لپیٹ کر گولی بنا کر گداز چاندی پر ڈالدے اور اس پر ایک مثقال نطرون یعنی نمک شور اگر میسر ہو سکے ورنہ لبوتی جس سے سنار سونا گلاتے ہیں دو مثقال ڈال کر کٹھالی کو انگاروں میں ہر طرح سے ڈھانپ دے اور اتنی دیر خوب پھونک کر سو دفعہ سورہ اخلاص پڑھی جائے یا چار گھڑی تک بعد ازاں اس کو نمکین خالص پانی میں جو کورے آب نا رسیدہ مٹی کے صاف پیالہ یا ہانڈی میں پلٹ دے جس میں یہ نلولہ بگولوں کی طرح چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو جائیں گے جو خالص سونا ہوگا۔ پھر اس کو دوبارہ بورق سے گلا کر اپنی قالب میں ڈال کر ایک سلاخ بنالے جو کوٹنے میں نہایت ہی نرم اور رنگت میں نہایت ہی اعلیٰ ہوگا۔

یہ بات ذہن نشین کرے کہ یہ اکسیر ایسا ہے جس کا صرف ایک مثقال تین ہزار مثقال چاندی خالص کو رنگ کر خالص سونا بناتا ہے جس کی مثال دنیا میں ملنا ناممکنات میں سے ہے۔

ماء الحیٰوۃ

یہ ماء الحیٰوۃ وہ ہے جو باب اکسیر اکبر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح پر ہے کہ نطرون ایک درہم کو اس لوٹا میں جس میں پھٹکڑی حل کی جاتی ہے حل کرے۔ تری کے ذریعے سے کیونکہ یہ بہت جلد حل ہو جاتی ہے وہ اس طرح پر ہے کہ اس کو کوٹ کر صاف پانی سے گوندھ کر ایسے لوٹے میں ڈال جس کے نیچے سوراخ ہوں اور اس لوٹے کو چینی کے پیالے کے اوپر رکھ دے اور اس کا منہ کتان کے ترشدہ کپڑے سے باندھ کر ایسے ریت کے گڑھے میں رکھدے جو پہلے سے تیار کیا گیا ہو جو ہوا اور دھوپ سے پوشیدہ ہو جس کی اندر کی چوڑائی دو ذراع (تین فٹ) یعنی

دو ہاتھ اور اوپر کا سا تنگ ہو۔ اس میں ریت ڈال دی جائے اور پانی سے بھر دیا جائے جب پانی ریت اور زمین پی جائے، ریت کیچڑ کی طرح رہ جائے تو لوٹے اور پیالہ کو اس میں رکھ کر گڑھے کا منہ پتھر چٹان نما سے یا تھال سے بند کر کے اوپر اس کے بہت سی ریت دبا دے۔ دو ہفتہ میں بسا اوقات دس دنوں میں نطرون حرارت کی وجہ سے مقطر ہو کر سب نچلے پیالہ میں آ کر محلول ہو جائے گی۔ جب یہ تیار ہو جائے تو نکال کر اس محلول سے ایک سو ستہ درہم لے کر اس میں دس درہم شب، دس درہم نوشادر، پانچ درہم ملح القلی یعنی نمک کھار، پانچ درہم شیر زنق، دو درہم سہاگہ اور پانچ درہم پھٹکڑی زرد (یہ وہ پھٹکڑی ہے جو شام میں زرد رنگ کی عام ہوتی ہے اگر اس کو توڑے تو اس میں رگیں ہوتی ہیں رنگریز ملک شام میں اس کو استعمال کرتے ہیں جو جزیرہ قبرص سے آتی ہے) ان تمام کو ملا کر حل شدہ نطرون کے پانی میں ڈال کر دو دن اور دو راتیں رکھ کر قرع انبیق کے ذریعہ مقطر لے جو آب مقطر صاف شفاف ہوگا اس کو لے کر اس کے ہر سو درہم میں بیس درہم وہ پارہ جو پھٹکڑی اور نمک کے ذریعہ ایک دو دفعہ اڑایا گیا ہو، یہ وہ پارہ نہیں جو تدبیر رابع میں ذکر کیا گیا ہے بلکہ اس کی یہی ترتیب ہے جو یہاں مذکور ہے پس اس کو اس پانی میں لکڑی سے ملا کر ان سب کو بوتل میں ڈال کر اس پر ہر دس درہم کے مقابلہ دو دانگ یعنی دانق پھٹکڑی مصری یا یمانی ڈال کر اس کے منہ کو چمڑے اور نمدہ سے مضبوط لپیٹ کر مضبوط دھاگہ سے خوب محکم باندھ کر دس یوم متواتر اس روڑی میں جو گڑھے میں ہو دفن کر دے۔ دس دن کے بعد نکال کر دیکھ تازہ دودھ کی طرح سفید مگر کچھ گدلا ہوگا۔ پس یہی ماء الحیٰوۃ ہے جسے ماء الحیٰوۃ کہتے ہیں اسی کو اکسیر اکبر میں بغیر کسی کمی اور زیادتی کے استعمال میں لا۔

آب پھٹکڑی

جس سے اکسیر کی ذہنیت دُور ہو جاتی ہے۔

یہ وہ پھٹکڑی کا پانی ہے جس کا ذکر اوپر آیا ہے۔ شب یمانی یا مصری ایک رطل لے کر اس کو کوٹ کر چھان لے اور قلقند یعنی ہیراکسیس قبرسی پانچ درہم، ملح القلی یعنی نمک کھاری بیس درہم، ان بجھ چونا دس درہم نطرون یعنی نمک شور پانچ درہم ان سب کو کوٹ اور چھان کر تین رطل مصفا پانی میں رات بھر بھگو دے پھر اسے کوری صاف ہانڈی میں جو چرکین نہ ہو ڈال کر نرم ہانڈی پر اتنا پکا کہ ایک حصہ پانی خشک ہو جائے اور دو حصے پانی باقی ہو تو اتار کر سرد ہونے پر مقطر کرے اس طرح کہ اس میں میل کچیل بالکل نہ آئے پھر اس کو قوتل مصفا میں ڈال کر یا شیشہ کے برتن میں ڈال کر اس کا سر خوب مضبوطی سے باندھ کر تین دن تک دھوپ میں پڑا رہنے دے۔ بعد ازاں اس کو دوسرے برتن میں نہایت ہی نرمی سے بغیر حرکت کے آہستہ آہستہ نتھارے کیونکہ دھوپ نے اس کے میل نیچے بٹھا دیا ہے وہ اس میں نہ آئے کیونکہ بغیر دھوپ میں رکھنے کے اس کا میل بالکل صاف نہیں ہوگا۔ اگر ہزار بار بھی اس کو مقطر کیا جائے تو بھی اس میں میل رہ جاتا ہے۔ بس دھوپ ہی ایک ایسی چیز ہے جو اس کو میل کچیل سے صاف کر سکتی ہے ورنہ نہیں! پس یاد رکھ اور احتیاط سے کام کر کیونکہ میل کا ایک ذرا بھی تمام عمل کو تباہ کر دیتا ہے۔ کیونکہ یہ جسم ہے اور جسم اکسیر کے ساتھ جسم بن جاتا ہے اس سے دُور نہیں ہوتا اور کام نہیں دیتا۔ پس اس پھٹکڑی والے آب مصفا کو الگ رکھ اس سے اکسیر کی ذہنیت دُور ہو جاتی ہے۔

بعض ماہرین فن کہتے ہیں کہ اس پانی کو پکا کر تین دن تک رکھ دیا جائے اور پھر اس قرع انبیق میں ڈال کر نرم آگ پر اس کا مقطر لیا جائے۔ اس عمل سے

صاف پانی بغیر میل کچیل کے برآمد ہو جائے گا دھوپ میں رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

انڈوں کا روغن

یہ وہ روغن ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے کہ پھٹکڑی کا پانی اور یہ اکسیر اکبر کو تیار کرتے ہیں۔ ایک سو مرغی کے تازہ انڈوں کی زردی لے کر چینی یا شیشہ کے برتن میں رکھ کر اس میں دس درہم نوشادر اور بیس درہم پھٹکڑی سبز یعنی ہیراکسیس اور دس درہم شب پانچ درہم قلقند، پانچ درہم زنگار، پانچ درہم شادنج[1] اور پانچ درہم شیر زرق شنگرف دو مثقال تمام کو لکڑی سے ملا کر مٹی کی صاف ستھری ہانڈی میں ڈال کر چولھے پر چڑھا کر اس کے نیچے تھوڑی سی آگ جلا کر اتنا گرم کیا جائے کہ تھوڑی سی مائیت پکڑ لیں بس پھر اس کو قرع انبیق میں ڈال کر نرم آگ پر مقطر کر لے اوّلاً زرد پانی ٹپکے گا آگ برابر دیتا رہے پھر زرد پانی ہو جائے گا۔ اور سرخ پانی ٹپکے گا جو خون کی رنگت کا ہوگا جب تقطیر بند ہو جائے اور کوئی قطرہ اس میں نہ ٹپکے تو بس کر دے۔ اس وقت اس کے نیچے کچھ رطوبت ہوگی جو سیاہ پھٹکڑی ہے وہ کسی کام کی نہیں اس کو پھینک دے آب زرد اور سرخ کو لے کر دونوں کو ملا دے۔ اور دوبارہ دوسرے قرع انبیق میں نرم آگ پر اس کو مقطر کرے پہلے زرد پانی نکلے گا اور پھر سرخ روغن آئے گا پس زرد پانی اور سرخ تیل دونوں کو ملا کر پانچ درہم نوشادر ان میں ملا کر شیشی میں ڈال کر اس کے

---

[1] شادنج شادروز۔ شاد دانہ ایک قسم کا پتھر ہے جو زرد، سرخ، خاکستری اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے مسور کے دانہ کے برابر اچھا سرخ رنگ کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

منہ کو خوب بند کر کے گڑھے میں گھوڑے کی لید کی روڑی میں دو ہفتہ تک دفن رکھ۔ بعد اس کے نکال پانی روغن کے ساتھ مل کر ایک جان ہو گیا ہوگا۔ جو پھر جدا نہیں ہوگا۔ پس اس روغن حیوانی کو اکسیر اکبر میں استعمال کر جو اس میں داخل ہوگا اور باقی اکسیر سے نکالا جائے گا ایسی صورت میں کہ اس کا ذرہ بھر بھی اکسیر میں باقی نہیں رہے گا۔ مگر یہ پھٹکڑی کے پانی کے ذریعہ نکالا جائے گا جس کا بیان اوپر آچکا ہے۔

پس یہی تین پانی ہیں جو اکسیر اکبر میں کام آتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہم اسی کا شکر اور حمد کرتے ہیں اور جناب پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ پر اور آپ کی آل پر درود و سلام ہو۔

نصیحت

میرے پیارے بیٹے! جان لے کہ جملہ محققین و ماہرین فن خاص و عام نے ہر سہ رکن اکسیر میں کسی قسم کا اختلاف نہیں کیا۔ مگر ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے، تقریب کرنے، ان کو لازم پکڑنے، تشویہ دینے، گڑھے کی روڑی میں دفن کرنے، حل اور عقد مکمل کرنے اور طرح کرنے میں البتہ اختلاف کیا ہے جیسا کہ بیان کیا ہے یہ بات میں نے اس لئے دہرائی ہے اور تجھے بیدار کیا ہے کہ آگاہ رہے اور غفلت ہرگز ہرگز نہ کر۔ بلکہ ان قواعد کو جو میں نے بالتفصیل بیان کئے ہیں اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ اور ان کو دل میں جگہ دے گویا کہ یہ ایک ایسا نقش ہے جو دل میں گڑ جائے اور یہ بات بھی ذہن نشین کرے کہ یہ سرخ پانی جو ہم نے نکالا ہے۔ تیرے دادے حضرت جعفر بن محمد صادق خدا ان سے راضی ہوتے نکالا ہے، ہم نے اس میں کسی کو شریک نہیں کیا لیکن صرف یہ بات ہے کہ اس کو اکسیر اصغر میں ہم نے استعمال کیا ہے حالانکہ یہ اکسیر اکبر میں بھی داخل ہے کیمیا کی کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں

یہ اکسیری پانی استعمال میں نہ آتا ہو۔ غرضیکہ یہ نہایت ضروری اور اکسیری پانی ہے۔
اور یہ بات بھی جان لے کہ ہر حکیم اور ماہر فن نے اپنی ہی رلئے سے سرخ پانی نکالا ہے جس سے ارکان ثلاثہ کو اس طرح پال پوس کر جس طرح کہ ماں بچہ کو دودھ پلاتی ہے ملایا ہے پس اسیطرح ان تینوں رکنوں کو اس پانی کی غذا دے کر نہایت ہی نرم حرارت پر پختہ کر کے روڑی کی گرمی پہنچا کر ان کو حل کیا ہے اور پھر اس کو اکسیر اکبر کے لئے سب کو یکجان کر کے ایک ہی پانی بنایا ہے اس کے بعد اس کا عقد بنایا ہے۔ ان میں سے بعض ماہر ایسے ہیں جنہوں کئی پانی اختراع کئے ہیں۔ تین، پانچ، چھ اور سات تک اخذ کئے ہیں۔ مگر ہمارے اکسیر اصغر میں صرف تین پانی ہیں ان میں سے ایک تیزاب ہے جس سے جسد کو آگ دی جاتی ہے اور اس کو منکلس یعنی کشتہ کیا جاتا ہے، دوسرا سرخ پانی ہے جس سے ترویح رنگی جاتی ہے اور تیسرا سرخ آب کبیر ہے جس سے یہ تینوں ارکان جمع کئے جاتے ہیں اور اسی پر عمل ختم ہو جاتا ہے اور یہی تمام کیمیا دانوں کا سرتاج ہے اسی سے حل اور عقد اور ملاوٹ ہر سہ ارکان کی ہوتی ہے۔

پس اے بیٹے! اس اکسیری پانی کی ترکیب اور ترتیب کو اچھی طرح یاد کر لے اور اسی کے ذریعہ جیسا کہ میں نے تم کو ہدایت کی ہے تینوں رکنوں کو ملا اور حل کر بعد ازاں اکسیر کی گولی بنا کر طرح کر جس طرح میں نے تجھ کو سکھلایا ہے اور حلال خود بھی کھا مسکینوں، غریبوں، مسافروں کو بھی کھلا۔ اللہ تجھے کامیاب کرے تیری کوشش کو بر لائے اور تجھے صحیح سالم رکھے یہ اسی کا عطیہ ہے کہ تجھ پر اپنے اسرار منکشف کرائے ہیں وہی کارساز ہے۔

ہاں! ترکیب تشویہ سے ہرگز ہرگز غفلت نہ کرنا کیونکہ تشویہ ہی سے تینوں رکن مل کر یکجان ہوتے ہیں اور طبیعتیں بدل جاتی ہیں ایک شکل سے دوسری شکل

شکل میں آجاتے ہیں حتیٰ کہ ایک جوہر بن جاتے ہیں۔ پس اس کو ماء الحیوۃ پلاؤ اور گرم ریت کی حرارت سے اس کو پکاؤ حتیٰ کہ یہ مانوس ہو جائیں بار بار کے تصفیہ اور نرم حرارت سے اس کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ اور جب تو بار بار تصفیہ اور تشویہ دے کر اس کو بکھرا کرے گا تو اس کی گرمی سے عادی بن جائے گا پس تو بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب ہو گا اور اپنے کام میں مضبوط رہے اور روڑی کی لید کی تبدیلی کا خاص طور پر خیال رکھ تاکہ ہر رکن تبدیل ہو کر صورت اکسیر اختیار کریں۔

اعمال قمری

بزرگان صنعت ابی موسیٰ جابر بن حیان کوفی جو علم کیمیا میں عرب اور عجم میں مشہور ہے سے نسخہ قمری روایت کرتے ہیں۔ جو درج ذیل ہے۔

صابن بڑھیا عمدہ (جیسے صابون امرتسری) دو رطل یا حسب ضرورت لے کر اس کا نصف کھار سفید کا نمک (جو یہ کھار کا نمک) نمک طعام، نطرون، شب یمانی، ہڑتال ورقیہ، زاج اور ابرق اگر میسر ہو تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ خوب کھرل کر کے ابلے ہوئے انڈوں کی سفیدی اور چوتھا حصہ پانی ان سیاہ بالوں کا جو دھوئے گئے ہوں ملا کر پانی میں ڈال کر دو دن دھوپ میں رکھ یا ایک رات اور دن نرم آگ پر چڑھا حتیٰ کہ خوب مل کر یک جان ہو جائیں۔ بعد ازاں قرع انبیق میں ڈال کر بالکل نرم آگ دے کر مقطر لے کر اس کو علیحدہ رکھ دے۔

پھر چاندی ایک حصہ، قصدیر (قلعی لے لے) ایک حصہ، پارہ تین حصے لے کر اولاً چاندی پگھلا کر اس میں قصدیر (قلعی) ڈال دے یا ہر دو برادہ کر کے پارہ سے

ملا کر خوب کھرل کر حتیٰ کہ مل کر یک جان ہو جائیں۔ پھر مٹی کے پیالہ میں ڈال کر کوئلوں کی نرم آنچ پر اتنی دیر رکھ کہ محض گرم ہو جائیں پھر اس کو ایک اور مٹی کے پیالہ میں ڈال کر سرد پانی ڈال دیا جائے اور دستہ گلی سے خوب رگڑ کر ملایا جائے پھر کچھ دیر رکھ دیا جائے حتیٰ کہ پانی نتھر جائے اور اجزاء نیچے بیٹھ جائیں جب پانی نتھر جائے تو پانی آہستہ آہستہ نکال دیا جائے پھر اسے اسی پیالہ میں خوب رگڑ سستی اور غفلت ہرگز ہرگز نہ کر یہاں تک کہ ہاتھ لگانے سے نرم بھیجے کی طرح ملائم ہو۔ چاندی وغیرہ کا کوئی ذرہ معلوم نہ ہو۔ سب کا سب پارہ مل جائے۔

پس پھٹکڑی کے آب مقطر سے اس ملغمہ کے ہم وزن ملا کر اوپلوں کی اس آگ پر جو جل چکے ہوں رکھ دے جب پانی خشک ہونے کے قریب ہو تو اتار کر اس کا دسواں حصہ نوشادر ملا کر پیالہ گلی آب نارسیدہ میں ڈال کر اس پر ایک اور پیالہ دے کر پیوند خوب بند کر کے اس تیار شدہ تنور پر جو اسی غرض کے لئے تیار کیا گیا ہو اوپر سے اتنا ہو کہ پیالے بیٹھ سکیں اور نیچے سے دو تین بالشت چوڑا ہو اور اس کے دو سوراخ ہوا کے درآمد برآمد کے لئے ضروری ہونے چاہئیں صبح سے ظہر تک چھ سات گھنٹے خوب آگ دے مگر نرم۔ سرد ہونے پر اتار کر پھر اسی طرح کر مگر اس دفعہ ایک ماشہ پھٹکڑی بھی زیادہ کر دے اس وقت یہ عمل تصعید برابر کرتا چلا جا حتیٰ کہ روح اور جسد مل کر یک جا ہو جائیں۔

پھر اس میں نفس مصعد سفید براق (سنکھیا سفید جس کی ترکیب اکسیر احمر میں آ چکی ہے) اس جسد اور روح یک جان شدہ کا نصف خوب ملا کر آہستہ آہستہ مگر نرمی سے اس قدر کھرل کر کہ بھیجا کی طرح ہو جائے پھر وہ تیزاب جو پہلے تیار کیا گیا ہے تین دن تک برابر دھوپ میں یا بہت نرم آگ پر تشویہ دیتا رہے حتیٰ کہ

یہ تیزاب مذکور جذب نہ کر سکے۔ پھر آتشی شیشی میں سرکہ عمدہ اس میں ملا کر اس
کا منہ پتلے چمڑہ سے بند کر کے گرم روڑی میں جو خاص اسی مقصد کے لئے تیار کی
گئی ہو تین یا چار ہفتے تک دفن کر دے اگر ہر ہفتے روڑی کی لید تبدیل کی جائے
تو بہت ہی انسب اور افضل ہے بفضلہ تعالیٰ اس مدت میں یہ حل ہو کر سفید
دودھ کی طرح ہو جائے گی۔ روڑی اگر اچھی ہو تو قلیل مدت میں حل ہو جائے گ
ہاں اگر روڑی میسر نہ آ سکے تو حمام الحکماء[1] مشہورہ میں ڈال کر اتنا نرم آگ پر اُبالا
جائے کہ یہ ملغمہ حل ہو جائے پس تیار ہے۔ تانبہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس میں
ڈبو کر چرخ دے بفضلہ قمر خالص برآمد ہوگا۔ اور اگر تو اس کو ہزار بار بھی گلا
تو بھی یہ رنگ نہیں بدلے گا۔ اگر تو اس اکسیر کو حل اور عقد کا عمل چند بار کر
لے تو نہایت ہی افضل ہے یہ چاندی کا مکمل اور مجرب نسخہ ہے اور اسی کو
معمول بنا اور شکر ادا کر یہی اکسیر ایک مثقال دو سو تین صد مثقال تک تانبہ کو
رنگتا ہے پارہ اور قلعی کو چاندی خالص بناتا ہے۔

ہاں! اگر اس میں بجائے چاندی کے سونا یا تانبہ یا سیسہ مصفا داخل
کر کے یہی عمل کرے اور تیزاب میں بجائے زرنیخ کے کبریت احمر (گندھک سرخ
سون مکھی اور انڈے کی زردی بجائے اُبلے ہوئے انڈوں کی سفیدی کے۔
ان تمام کو برتن میں ڈال کر نوشادر اور مغنیشیا (مگنیشیا) سالٹ امیز ایسڈ کو میں
ڈال کر بالوں کے ساتھ خون بھی زیادہ کیا جائے اور نمک ڈھیلے رہنے دئے جائیں
چونا اور شب حسب ضرورت پیشاب (ابوال حیوانات) میں حل کر کے ملا کر تیزاب کشید
کیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ زر خالص برآمد ہوگا۔

[1] ہانڈی میں ڈال کر اُبالا جائے اسی کو حمام الحکماء کہتے ہیں ۱۲ منہ

قمر

پتھر چٹ بوٹی جو علاقہ ملتان اور مظفر گڑھ وغیرہ میں عام ملتی ہے لے کر ایک
لوٹے میں چار سو تولہ بھر بچھا کر اس پر ۶ ماشہ کی ڈلی نیلا تھوتھا کی رکھ کر اس پر پتھر چٹ
کے پتے دے کر اس پر چار سو لگا کر اور پھر اس پر نیلا تھوتھا رکھ کر تہ بتہ دے کر
لوٹا بھر کر بند کر کے خوب گل حکمت کر کے سات آٹھ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔
خاکی رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا۔ ایک تولہ کشتہ مذکورہ کو ۵ تولہ کافور دیسی سے
ملا کر خوب کھرل کر کے دو پیالوں میں جو گل حکمت شدہ ہوں دے کر تین گھنٹے آگ
دیں کافور قائم ہوگا اور جو جوہر چڑھے ہوں اس کی پرواہ نہ کریں ساتھ ملا لیں۔
ایک تولہ یہ کافور قائم ۵ تولہ پارہ ملا کر مذکورہ بالا دو پیالوں میں دے کر تین گھنٹے
تک نرم آگ دیں پارہ نیلے رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا۔ ایک تولہ پارہ زمین میں
یا اوپلہ میں مٹی کی ڈلی میں دے کر ایک رتی کشتہ مذکور دے کر دو تین اوپلوں کی
آگ دیں۔ قمر تیار ہے۔

اگر پانچ تولے اور پارہ اور دو تولہ اور کل بارہ تولے ہو جائے گا ملا کر
آگ نرم پر پکائیں تو ساری عمر کے لئے کافی ہے بعوض دے کر مرا نسخہ تجربہ میں صحیح
ثابت ہوا ہے۔ اللہ آپ کا بھی مددگار ہو۔

قمر

نمک کھاری نیم سیر، چونا آب نارسیدہ نیم سیر، نمک اندرانی نیم سیر، ہر سہ کو باریک
پیس کر تین سیر پانی میں بھگو کر کچھ دیر پڑا رہنے دیں اور اس کو وقتاً فوقتاً سرکنڈا سے ہلاتے

رہیں۔ پھر مقطر لے کر جوہر گندھک آملہ سار جو سات دفعہ اڑا کر حاصل کیا گیا ہو اس
آب مقطر سے کھرل کر حتی کہ تیل ہو جائے پھر اس کو چاندی کے اوپر اور نیچے دے
کر آگ دے جس سے یہ کشتہ ہو جائے گا اور یہ کشتہ پارہ کے ہموزن اوپر اور
نیچے دے کر بند بوتہ میں رکھ کر نرم آگ میں دو تین دن تک رکھو پارہ قائم برآمد
ہوگا جس کا ایک درہم صد درہم تانبہ کو خالص چاندی کر دیتا ہے جو کسوٹی اور
سلوٹی پر ٹھیک بیٹھتا ہے۔

دیگر

نوشادر جس کا جوہر سات دفعہ بورادہ آہن سے کھرل کر کے اڑایا گیا ہو اور
سرخ خون کی طرح ہو گیا ہو۔ آتشی شیشی میں ڈال کر بالو جنتر سے یا ہانڈی میں پانی ڈال
کر ابال کر حل کر شنگرف رومی کو تسقیہ دے حتی کہ روغن ہو جائے پھر اس کو نرم آگ
کے ذریعہ عقد کرے جو سرخ رنگ ہو جائے گا سونے کے نیچے اور اوپر دے
کر اس کا کشتہ کرے ازاں بعد یہ کشتہ پارہ کے نیچے اور اوپر دے کر شیشی
میں یا باریک بوتہ میں بند کر کے شام سے لے کر صبح تک نرم نرم آگ دے بفضلہ
تعالیٰ قائم برآمد ہوگا پھر اس کے ہموزن نوشادر محلول مذکور ملا کر شیشی میں بند
کر کے سات یوم تک اس کو روڑی میں بند کر یا حمام الحکماء میں حل کرے بعد ازاں
اس کو حل اور عقد سات دفعہ کرے اس کا ایک درہم چاندی کے ہزار درہم کو
بفضلہ تعالیٰ زر خالص بناتا ہے۔

شموس الانوار وکنوز الاسرار

میں اس طرح بیان ملتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔
حسب منشا برادہ چاندی لے کر اس کے ہموزن پارہ ملا کر خوب کھرل کر کے

ان دونوں کے ہموزن نوشادر ملا کر خوب کھرل کر کے آتشی شیشی میں ڈال کر
سات دن تک روڑی میں دفن کریں یا حمام الحکماء میں حل کر لیں یا اسے گرم ریت
میں اس وقت محفوظ رکھیں کہ حل ہو جائے۔ پھر اس میں صاف مقطر پانی یا آب[1]
ابیض ملا کر مصفا لوہے کے برادے کو تسقیہ دے کر خیال رکھیں کہ اس کے ہموزن
پانی جذب ہو جائے پھر اس کو شیشی میں ڈال کر روڑی میں دفن کر دیں تین دن تک
سفید براق پانی ہو جائے گا پھر اس کو نرم آگ کے ذریعہ عقد کر لیں پھر اس کو شیشی
میں ڈال کر روڑی میں دبا دیں حل ہو جائے گا پھر عقد کریں اس طرح سات بار کریں
اس کا ایک درہم تانبہ گداختہ ہزار درہم پر ڈالیں بفضلہ تعالیٰ قمر خالص برآمد ہوگا۔
نسخہ کی حکمت اس کے حل اور عقد میں اور آگ میں پوشیدہ ہے اسی کی طرف
شیخ نے اپنے قصیدہ میں اشارہ کیا ہے۔ ابو الفضل ابو الولید نے ایسا ہی کہا ہے۔

دیگر

نوشادر اور نمک[2] بارعد ہموزن لے کر صبح تک نرم آگ پر یا گرم ریت
کے ذریعے صبح تک سیکتے رہیں پھر تولیں (وزن کریں) جتنا کم ہو اس کے وزن برابر
نوشادر ڈالیں اور شیشی میں بند کر کے سات دن تک روڑی میں یا گرم ریت
میں دبا دیں حل ہو جائے گا اسے سنکھیا سفید میں تھوڑا تھوڑا ڈال کر سخت
دھوپ میں تسقیہ اس وقت تک کھرل کر کے دیتے رہیں جب تک کہ اس کا
دھواں بند نہ ہو اور یہ سنکھیا گرم تختی پر تیل بن کر بہہ جائے پھر اس کو (سنکھیا کو)
چاندی کے اوپر اور نیچے دے کر صبح تک بوتہ میں بند کر کے گرم ریت میں سیکتے رہیں

---

[1] غالباً وہی سفید پانی جس کی ترکیب گذر چکی ہے ۱۲ مسعد
[2] نمک چینی مادہ ہے جو زردی مائل نوشادر کی طرح کا دریا کے کنارے دستیاب ہوتا ہے۔

یہ کشتہ ہو جائے گی پھر یہ چاندی کا کشتہ پارہ اور سنکھیا اوپر اور نیچے دے کر
بوتہ میں بند کر کے نہایت ہی نرم آگ میں صبح تک دبا دیں قائم بر آمد ہو گا پھر اس کو
کھرل کر کے نوشادر محلول مذکور کا اتنا تسقیہ دیا جائے کہ اس کے ہموزن جذب
ہو جائے پھر اس کو شیشی میں بند کر کے سات دن تک روڑی میں دبا دیں حل
ہو جائے گا۔ پھر اس کو نرم آگ کے ذریعے عقد کرلے پھر اس کو اس کے ہموزن
نوشادر محلول کا تسقیہ دے پھر روڑی میں دبائیں حل ہو جائے گا پھر عقد کرے
حتیٰ کہ یہ سات بار کرے بس تیار ہے اس کا ایک درہم رطل تانبہ کو چاندی خالص
بناتا ہے۔ بفضلہٖ وبعونہٖ

قمر

شب یمانی ایک حصہ۔ نمک باعدا ایک حصہ۔ نمک کھار ایک حصہ ان
ہر سہ کے ہموزن نمک اندرانی اور ان تمام کے ہموزن نوشادر لے کر سب کو
ملا کر آہستہ آہستہ کھرل کر جب یکجان ہو جائیں تو قرعہ میں ڈال کر روڑی یا
ہانڈی کے ذریعہ حل کرے سفید پانی ہو جائے گا۔ تاں بعد گندھک آملہ سار کو
ملا حتیٰ کہ تیل ہو جائے پھر اس کو نرم اور لطیف آگ پر عقد کرے بس اکسیر تیار
ہے اس کا ایک درہم تانبہ کے ہزار درہم کو قمر خالص بناتا ہے۔

قمر

نمک کھار ایک حصہ۔ نمک طعام ایک حصہ۔ ان ہر دو کے ہموزن نوشادر
کھرل جدا جدا کر کے بوتل میں بند کر کے حل کرے پھر کشتہ قشر البیض کو تسقیہ دے
کر تمام پانی جذب کر کے جھاگ کی طرح ہو جائے پھر لوہے کی کڑچھی میں ڈال کر

نرم آگ پر چڑھا جس سے یہ سفید برف کی طرح تیل ہو جائے گا پھر اس سے
نوشادر کو نرم آگ پر کئی بار تسقیہ دے حتیٰ کہ تیل بن کر پیالہ میں دوڑنے لگے
یا پترہ گرم کر کے اس پر اس کو رکھ تیل بن جائے گا۔ پھر اس کو چاندی کے اوپر اور
نیچے دے کر کشتہ کرے پارہ کے اوپر اور نیچے دے کر لپیٹ نرم آگ دے
اور بوتہ کا منہ بند رہے پارہ منعقد ہو کر قائم بر آمد ہو گا جس کا ایک درہم تانبہ
کے ایک رطل کو چاندی خالص بناتا ہے۔ عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا
کر اور غریبوں کی امداد کر۔

ضروری ہے

کہ عامل باوضو رہے۔ اور یاد خدا سے کبھی غافل نہ ہو۔ اور نہ ہی کسی کو
پتہ دے کہ عمل کر رہا ہوں۔ ایسی جگہ عمل کرے جو اکیلی ہو اور وہاں کوئی نہ آسکے۔
نماز اور پاکیزگی کی پابندی نہایت ہی ضروری ہے یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ کا ورد
کثرت سے کر کے کامیابی کا سہرا باندھے۔ بہتر یہ ہے کہ عمل کرنے سے پیشتر
استخارہ کرے نماز عشاء کے بعد بدھ۔ خمیس اور جمعہ رات کو بشرط پاکیزگی
دو رکعت نماز

استخارہ

وتر کے پہلے پڑھے پہلی رکعت میں بعد ثنا سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ
سورہ والشمس اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والضحیٰ پڑھ
کر رکوع کرے۔ جب سلام پھیرے تو ایک سو ایک بار درود شریف پڑھ
کر یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ ۳۵۰ بار پڑھ کر پھر درود شریف ایک سو ایک بار پڑھ

کر وتر اور نفل ادا کر کے اسی جگہ سو رہے مگر اس طریق سے

بیت اللہ کی طرف منہ کر کے شکل محمد میں یعنی ایک ہتھیلی ایک کان کے نیچے اور دوسری دوسرے کان کے اوپر رکھ کر اور گھٹنے پہلو سے ملا کر سو جائے انشاءاللہ العزیز کیمیا کا راز کوئی اللہ کا بندہ آکر بتا جائے گا۔ بستر کی پاکیزگی لازمی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

بعض ضروری نکات اور اعمال کیمیا

۱۔ حملان شیشی میں نقرہ پر دوا طرح کرنے سے پیشتر اس میں سٹاڈ پیدا کر لینا چاہیئے۔ اور پھر کوئی دوا طرح کرنی چاہیئے۔ اس میں بازاری شس ملانے سے پہلے دی دوا اس شس پر طرح کرنی چاہیئے۔ تا کر سونا احمر ہو جائے پھر سپر دو کو ملا کر خوب چرخ دینا چاہیئے۔

۲۔ پارہ قائم لرزاں کو کٹھالی میں بند کر کے ایک پاؤ اوپلہ کی آگ دیں۔ اگر وہ نہ اڑے تو اسے قائم سمجھیں اور آئندہ کوئی دوسرا عمل کریں۔

۳۔ شنگرف وہی قائم النار سمجھنا چاہیئے۔ جو کسی قسم کے جسد کی مبرا ہو۔ جو کسی بوٹی یا دالبو میں قائم کیا گیا ہو۔ اور بعد قیام ۵ تولہ پارچہ کہنہ لپیٹ کر آگ دیں۔ اگر وہ صحیح سالم نکل آئے تو قائم سمجھیں۔

۴۔ سم الفار کو کسی دالبو میں پکاتے وقت دو تین گھنٹے آگ بہت نرم ہونی چاہیئے۔ تا کہ سم الفار پگھل کر اپنا مقام پیدا کرے۔ اس کے بعد آگ متوسط بارہ گھنٹے جلانی چاہیئے۔ ورنہ سم الفار دالبو وغیرہ میں جل جائے گا۔ سم الفار وہی قائم ہے۔ جو آگ پر نہ تو دھواں دے اور نہ ہی اس کی بو محسوس ہو۔

۵۔ یہی اصول زرنیخ میں بھی مدنظر رہے۔ ہاں بوٹی کی صورت میں نسخہ کے مطابق عمل کریں۔

۶۔ شنگرف قائم نقرہ اور مس کو رنگین کرتا ہے۔ خالص یا قابل حملانی بعض دفعہ شنگرف مس کو نقرہ بھی کرتا ہے۔

۷۔ سم الفار قائم مس، قلعی جست، سکہ اور بعض دفعہ پارہ کو نقرہ بنا دیتا ہے اور اگر نقرہ پر طرح کریں تو کام دینے کا ایسا مہرہ تیار ہوتا ہے جس سے پارہ بستہ ہو کر چرخ کھا کر نقرہ ہو جاتا ہے۔

۸۔ سیماب سے جو چاندی بنائی جاتی ہے وہ ہر چرخ پر کم ہو جاتی ہے۔ اگر اس میں ⅓ اصل چاندی ملا کر چرخ دیں تو پھر یہ عیب دُور ہو جاتا ہے۔

۹۔ کشتہ مس سفید وہی کارآمد ہوتا ہے جو جاذب سیماب ہو۔ عموماً کشتہ مس سفید جاذب سیماب ہوتا ہے۔

۱۰۔ کشتہ نقرہ جاذب سیماب بعض دفعہ براہ راست پارہ اور قلعی کو چاندی بنا دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ۴ تولہ کا جاذب ہو۔ عام جاذب سیماب کشتہ بطور نشست عقد سیماب کارآمد ہوتا ہے۔

۱۱۔ شورہ قائم النار نہ صرف سم الفار، رسکپور، دار چکنا، تدنیخ کو قائم کرتا ہے۔ بلکہ اگر مس گلا کر بوزن شورہ کی چٹکی ڈال کر ختم کیا جائے۔ تو مس لاظل ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ جب تک پہلا شورہ تیز حرارت پر نہ جلے۔ دوسرا نہ ڈالیں۔

۱۲۔ پارہ بو بند بذریعہ سیسہ مس یا پتروں جسے منکو پارہ بھی کہا جاتا ہے۔ دراصل اسے پارہ کہنا غلط ہے۔ بلکہ حرارت سے سم الفار اور پارہ اڑ کر سیسہ اور پترہ میں نفوذ کر کے نکل جاتے ہیں۔ اور ذرات مس نیچے گرتے ہیں یا مس کی سطح پر کشتہ کی حرارت اختیار کر جاتے ہیں جسے اتار کر چرخ دیا جاتا ہے۔ اور یہ ایک پھونک دھات بن جاتی ہے۔ جسے اگر سونا یا چاندی میں ملایا جائے تو وہ بھی خراب ہو جاتے ہیں۔ ہاں ایشک ایسڈ وغیرہ سے اس کی سیاہی دُور کر کے اور رسکپور قائم سے سختی دُور کر کے نقرہ کی صورت میں لایا جا سکتا ہے۔

۱۳۔ طوطیا سے عقد سیماب بنا کر پترہ تانبہ میں ملفوف کر کے یا ویسے ہی خالص جست

میں رنگین کر کے اسے سونا سمجھ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسے تیزاب فوراً ہی کھا جاتا ہے۔ اور اگر اسے سونا حلال کریں۔ تو اصل سونا کی ذات بھی بگڑ جاتی ہے۔ اس لئے اس عمل سے سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ہاں اکسیری اعمال سے اگر اس اصول پر محنت کی جائے۔ تو یہ گرہ پختہ ہو سکتی ہے۔

۱۴۔ بعض ہوس شنگرف کو برادہ مس۔ چاندی۔ جست وغیرہ میں تدریج آنچیں دے کر اسے قائم کر کے سونا میں ملانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ حالانکہ اس شنگرف کو سونا میں ملانے سے اس کا وزن مزید بڑھ جاتا ہے۔ مگر سونا کی اپنی ذات بگڑ جاتی ہے۔ جسے صرف عمل تیار سے ہی الگ کیا جا سکتا ہے۔

۱۵۔ بعض اصحاب چاندی کو سیاہ کرشن کر کے اصل سونا میں ملا کر اس کا وزن دگنا کرنے کے مدعی ہیں۔ مگر ایسی سیاہ چاندی ملانے سے سونا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ایسی سیاہ چاندی کو سکہ کے ہمراہ لبا چرخ دے کر اور شورہ و نوشادر پھٹکڑی کی چٹکیاں دے کر صاف کر کے دیکھنا چاہئے۔ اگر وہ رنگین ہو۔ تو اصل میں ملانے میں کوئی حرج نہیں۔ ورنہ اس خیال سے باز رہیں۔

۱۶۔ جب آپ سم الفار قائم موم کر لیں تو اس سے تانبہ سفید یا زرد تو ہو جائے گا۔ مگر وہ سونا یا چاندی کہلانے کا حقدار نہ ہوگا۔ اس لئے جب بھی آپ ایسا کر لیں۔ تو اس کے ہموزن سیماب ملا کر عرق لیموں سے کھرل کر کے اگر سفید سم الفار ہے۔ تو کٹوری نقرہ اور اگر زرد، سرخ یا سیاہ ہے تو کٹوری شمس میں لیپ کر کے مضبوط کپڑ مٹی کر کے دو سیر اوپلے دو دو کی آگ دیں۔ سرد کر کے بعد کٹوری کھرل کر کے مس پر طرح کریں۔

اگر وہ سم الفار سفید ہے تو نقرہ اور اگر اس کے علاوہ ہے تو مس کا شمس بنائے گا۔

۱۷۔ اسی طرح شنگرف قائم بھی نقرہ کو مکمل شمس نہیں بناتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ برادہ شمس ¼ حصہ ملا کر نوشادر محلول سے کھرل کر کے چند بار عمل تسقیہ و تشویہ نہ کریں تا کہ وہ غواص اور صباغ ہو جائے۔ پھر وہ نقرہ کو خالص شمس کرے گا۔

۱۸۔ جس طرح سیمابی نقرہ رنگ شمسی جلد قبول کرتی ہے۔ اسی طرح تانبہ کی چاندی بھی رنگ جلد قبول کرتی ہے۔ جس طرح سم الفار کو قائم کر کے مس کو نقرہ کیا گیا ہو۔ اسی طریقہ سے زرنیخ کو قائم کر کے اس نقرہ پر طرح کریں تو رنگین ہوگا۔

۱۹۔ جست اور نوشادر میں بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ ایک دوسرے کو نہ صرف قائم کرتے ہیں بلکہ سند کو جاری بھی کرتے ہیں۔

۲۰۔ آجکل شورہ اور نوشادر مختلف کھادوں سے بنایا جاتا ہے۔ جو اعمال کیمیا میں کارآمد نہیں۔ اس لئے یہ چیزیں صحیح حاصل کرنی چاہئیں۔ اسیطرح رسکپور، دارچکنا وغیرہ گھر گھر بنایا جا رہا ہے۔ یہ بھی خریدتے وقت صحیح لینا چاہیئے۔ اور بھی بہت سی چیزیں نئے نئے فارمولاجات سے بن رہی ہیں۔ اس لئے نسخہ بناتے وقت اسے ذہن میں رکھنا چاہیئے۔

قیام شنگرف

لیوناس سفید، گندھک ایک ایک تولہ۔ الگ الگ باریک کر کے ملالیں۔ اور شنگرف ا تولہ کے زیر و بالا دے کر آگ پر رکھیں۔ جب آگ لگ جائے تو دوبارہ سہ بارہ یہی عمل کریں۔ شنگرف قائم ہو جائے گا۔

دیگر: سمندر سوکھ، انجیر زرد، ہر ایک ۵ تولہ کا نغدہ بنا کر شنگرف ا تولہ رکھ کر ایک سیر آگ دیں۔ دو آنچ میں قائم ہوگا۔

دیگر: ایسٹک ایسڈ ا تولہ میں کاہی سبز ۲ تولہ باریک کر کے ڈال دیں۔ تین

یوم جلاتے رہیں کہ حل ہو جائے۔ شنگرف ۶ ماشہ پر بطور تو یہ جذب کریں۔ قائم ہوگا۔

دیگر: سوڈیم بائی سلفیٹ۔ طوطیا۔ سنگرف۔ پھٹکڑی ہر ایک ۵ تولہ کھرل کر کے درمیان شنگرف ا تولہ رکھ کر تمام دن نرم آگ پر پکائیں۔ دوسرے روز آنچ تیز کر دیں۔ کہ اشیاء پگھل جائیں۔ شنگرف قائم ہوگا۔

دیگر: شنگرف کو دس یوم شیر مدار میں تر رکھیں پھر گوشت گائے ایک پاؤ کے ٹکڑے میں رکھ کر روغن سرسوں میں ڈال کر نرم آگ پر پکائیں جب سب جل کر راکھ ہو جائے۔ شنگرف قائم ہوگا۔

دیگر: ابرک کے ٹکڑے پر طوطیا ا تولہ رکھ کر گندھک ۲ تولہ لیکر چھڑکی دیں۔ آنچ نرم ہو۔ اس میں کسیس سرخ، منسل، سم الفار زرد، موئے سیاہ مرد جوان مقرض ہر ایک ۲ تولہ ملا کر روغن مالکنگنی ۸ تولہ سے کھرل کر کے گولیاں بنا کر پتال جنتر سے روغن تیار کریں۔ شنگرف ۴ تولہ ابرک کے ٹکڑے پر رکھ کر نرم آگ پر رکھیں اور اس تیل کا قطرہ دیں۔ کامل اور عامل ہوگا۔

دیگر: لیموں کاغذی کے درمیان شنگرف ا تولہ رکھ کر معمولی کپڑ ولی کر کے چھکا نار میں رکھ کر چراغ روغن کنجد کی لو رکھیں۔ اور اسے الٹ پلٹ کرتے رہیں۔ جب لیموں جل جائے تو دوسرے لیموں میں یہ عمل کریں۔ اکیس بار میں شنگرف قائم ہوگا۔

دیگر: نوشادر ایک پاؤ، چوہ ہلدی، گل کیسو، نیپال تین تین پاؤ۔ آب برگ مدار ۴ سیر سب کو ملا کر پکائیں۔ جب پانی تین پاؤ رہ جائے۔ تو شنگرف ½ ۲ تولہ پر قطرہ قطرہ ڈال کر ختم کریں۔ شنگرف کا پہلو بدلتے رہیں۔ قائم اور عامل ہوگا۔

دیگر: سجی سیاہ ½ پاؤ۔ سمندر جھاگ ½ چھٹانک۔ طوطیا ½ چھٹانک۔ آب حنظل میں کھرل کر کے نغدہ بنا کر درمیان شنگرف ۲ تولہ رکھ کر خشک کریں۔

اور ½ سیر نقرہ حل میں رکھ کر ۱۰ سیر آگ دیں۔ قائم ہوگا۔

دیگر شورہ۔ نوشادر پھٹکری۔ سجی مکرہ ۵ تولہ۔ نمک ۲ تولہ باریک کر کے کٹھالی میں ڈال کر چرخ دیں۔ کہ پانی کی طرح ہو جائے۔ اسے پلیٹ کانسی میں پلٹ دیں۔ اس میں سے ۲ تولہ لے کر سرخ کاہی۔ سم الفار دو دو تولہ کھرل کر کے پیالی چینی میں رکھ کر رات کو تشویہ دیں۔ صبح گندھک ۲ تولہ ملا کر کھرل کر کے تشویہ دیں۔ پھر سوڈا کاسٹک پتری مار۔ ۱ تولہ ملا کر درمیان شنگرف رکھ کر چار پہر آگ پر رکھیں۔ قائم موسیہ ہوگا۔

دیگر پوست بیلہ کابلی زرد رنگ جلیبی کی طرح (دیلا پیسی) ۲۱ تولہ خیر دار ۲ تولہ میں ۲ گھنٹے کھرل کر کے دو ٹکیہ بنا کر درمیان شنگرف ایک تولہ رکھ کر آسماعش ۵ تولہ میں ملفوف کر کے بھوبھل تندور میں ایک گھنٹہ دبائیں۔ تاکہ آمد سرخ ہو جائے۔ دو تکے بعد دوسرے نغدہ میں آگ دیں۔ ۲۱ بار میں شنگرف سنہری قائم النار ہوگا۔

قیام سم الفار

کاہی سرخ ایک تولہ کڑاہی میں بچھا کر قلمی ½ پاؤ ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اور گھلنے پر دو تولہ کاہی سرخ کی چٹکی دیتے جائیں۔ اور ½ سیر پوست بندق ہندی تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں۔ شورہ قائم ہوگا۔ اسے باریک کر کے نصف کڑاہی میں ڈال کر اوپر زردی بیضہ مرغ ۱ عدد ڈال کر اوپر ڈلی سم الفار ایک تولہ رکھ کر اوپر ایک عدد زردی بیضہ مرغ ڈال کر باقی نصف شورہ ڈال کر ۱۲ گھنٹے آگ پر رکھیں۔ سم الفار موسیہ ہوگا۔ ایک تولہ مس پر ایک رتی طرح کریں اور نصف نقرہ ملا دیں۔ ملائیں۔ اگر اس سم الفار کے ہمراہ ہم وزن پارہ ملا کر آب لیموں سے کھرل کر کے

کٹوری نقرہ ایک تولہ میں لیپ کر کے اسی شورہ میں رکھ کر آٹھ گھنٹے آگ جلائیں۔ تو مس کو خالص نقرہ کرے گی۔

دیگر سجی عمدہ قسم باریک کر کے کاغذ کے برابر کڑاہی میں بچھا کر سم الفار ڈلی رکھ کر اوپر اتنی سجی ڈال دیں کہ ایک انچ اوپر رہے۔ آگ پر رکھیں۔ جہاں سے دھواں نکلے اور سجی ڈال کر بند کر دیں۔ جب پھولنا بند ہو جائے۔ نکال لیں۔ قائم ہوگا اور مس کو سفید کرے گا۔

دیگر کوزہ گلی میں شورہ ۵ تولہ۔ اور پھٹکری ۵ تولہ ڈلی سم الفار ۱ تولہ رکھ کر اوپر اسی قدر پھٹکری و شورہ رکھ کر نرم آگ پر آٹھ گھنٹے رکھیں قائم ہوگا۔

دیگر خاکستر چرچٹہ۔ خاکستر درخت وَن سفید۔ ایک ایک سیر پانی میں حل کر کے منقطر کر کے نمک تیار کریں۔ تابہ آہنی پر اس میں سم الفار ایک تولہ رکھ کر تین گھنٹے آگ جلائیں۔ اور سلائی سے دیکھیں کہ موم ہو گیا ہے تو سرد کریں۔

قیام زرنیخ

قلمی شورہ۔ سہاگہ۔ جھکار۔ کاہی سرخ ہر ایک ۵ تولہ باریک کر کے زرنیخ ۵ تولہ درمیان رکھ کر کوزہ میں بند کر کے ایک ایک سیر کی تین آنچیں دیں۔ خود رنگ قائم ہوگی۔

دیگر زرنیخ ایک تولہ برتن مسی میں رکھ کر کوئلوں پر رکھیں۔ اور ایک تولہ پوٹاسیم سائنائیڈ باریک کر کے چٹکی دیتے جائیں۔ اور چمچی سے پلٹتے رہیں۔ دھواں سے بچیں۔ پھر اسے نوشادر کے محلول میں کھرل کر کے چند بار تشویہ دیں۔ قائم اور شمع ہوگی۔

دیگر ایک مٹی کے برتن میں دس سیر ریت کے درمیان نقدہ لسکھیرا ایک سیر میں زرنیخ ۵ تولہ رکھ کر ڈھکنا دے کر بارہ پہر بتدریج آگ جلائیں سرد کرکے ایک ہفتہ رکھ چھوڑیں۔ برنگ سرخ قائم ہوگی۔

دیگر زرنیخ ۱ تولہ کو ۴۸ گھنٹے تیزاب گندھک میں تر رکھیں۔ اور سنگجراح ۲ تولہ پانی میں گھس کر لیپ کرکے خشک کریں اور دو سیر برگ بیری ترش میں رکھ کر آٹھ گھنٹے آگ جلائیں۔ خود رنگ قائم ہوگی۔

دیگر کاہی سرخ ۳ ماشہ۔ آب گھیکوار میں کھرل کرکے زرنیخ پر لیپ کرکے ایک پاؤ سفیدہ کاشغری میں رکھ کر دو سیر بے دود آگ دیں قائم ہوگا۔

قیام منسل

مرغ سرخ ایک سیر کے نندہ میں منسل ۵ تولہ رکھ کر ۵ سیر آگ دیں۔ خود رنگ قائم ہوگی۔

قیام اروالح

قلمی شورہ۔ نمک سچی۔ نمک مدار ہموزن تین گنا پانی میں ڈال کر پکائیں۔ اور خشک کرکے باریک کریں۔ اس میں شنگرف، ہڑتال، سم الفار وغیرہ رکھ کر ۸ گھنٹے آگ پر رکھیں۔ قائم ہوں گے۔

قیام سیماب

جست۔ مس قلعی سکہ ہموزن پگھلا کر ڈبیہ بنائیں۔ شورہ۔ سہاگہ سفید۔ کافور۔ سم الفار ہموزن۔ آب لیموں سے کھرل کرکے ڈبیہ کے اندر پتلا سا ضماد کرکے اس

میں سیماب ۱ تولہ ڈال کر رات کو بھوبھل میں دبا دیں۔ صبح نکالیں۔ پارہ منجمد ہو کر قائم ہوگا۔ اور سکہ کی طرح پگھلے گا۔

قیام جست

شنگرف۔ سم الفار سفید۔ پارہ۔ زرنیخ زرد۔ سکیدہ۔ نوشادر۔ منسل۔ سرخ کاہی۔ مار چکنا۔ ہر ایک ۵ تولہ۔ شہد ½ پاؤ۔ روغن زردی بیضہ مرغ ۲۶ تولہ۔ تمام ادویہ کھرل کرکے جوہر حاصل کریں۔ اور اس عمل تصعید کو یہاں تک تکرار عمل کریں کہ ادویہ تہ نشین ہوں۔ جست ایک پاؤ گلا کر ایک تولہ دوا ڈال دیں۔ کشتہ ہوگا۔ اس میں مار چکنا ایک تولہ ملا کر کھرل کریں۔ قشع ہوگا۔ اسے مس پر طرح کریں۔

دیگر قلمی شورہ ۲۰ تولہ پگھلا کر سرخ کاہی ۱ تولہ ڈال دیں۔ قائم ہونے پر جست ۵ تولہ ڈال کر پکائیں خشک ہونے پر جست قائم ہوگا۔

دیگر جست ایک پاؤ کٹھالی میں گلا کر نارسی ۵ تولہ باریک کرکے چٹکی چٹکی دیں۔ ختم ہونے پر ۵ تولہ پوٹاس سنیکل چٹکی دیں قائم ہوگا۔

دیگر برادہ جست ایک پاؤ گلاس آہنی میں ڈال کر روغن السی اتنا ڈالیں کہ چار انگل اوپر رہے۔ اسے نرم آگ پر خشک کریں۔ اسے ہموزن نمک کے ہمراہ کھرل کرکے کوزہ میں بند کرکے چھ سیر آگ دیں۔ اور دھو کر نمک خارج کریں۔ پھر جدید نمک ملا کر کھرل کرکے آگ دیں اور پھر دھوئیں۔ چھ بار تکرار عمل سے جست برنگ سفید قائم ہوگا۔

دیگر جست ½ تولہ کا قرص بنائیں۔ نمک سچی۔ پھٹکڑی۔ ہیرا کسیس۔ ہر ایک ½ تولہ باریک کرکے قرص پر قدرے نوشادر پانی سے تر کرکے مل کر اس میں رکھ کر ۵ سیر آگ دیں۔ سرد ہونے پر بند کوزہ کو ۵ سیر آگ دیں۔ تین آنچ کے بعد قرص گلا کر

نوشادر ملا کر یہی عمل کریں۔ تیسری بار پھر یہی عمل کریں۔ جست قائم النار سکہ کی طرح نرم ہوگا۔
اگر اسے بموزن سیماب سے گرہ کرکے آب گھیکوار میں زرنیخ ۱ تولہ کھرل کرکے لیپ کردیں اور قلمی شورہ قائم النار ایک پاؤ میں رکھ کر آگ دیں۔ سات آنچ میں اکسیر تیار ہوگی۔ اور مس پر طرح کریں۔

حملان شمسی

پترہ نقرہ۔ پترہ مس ایک ایک تولہ تیزاب شورہ میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ تاکہ ہر دو اس میں حل ہوجائیں۔ اسے خشک کرکے پھٹکڑی ۳ تولہ ملا کر تین یوم آب گھیکوار میں کھرل کرکے کوزہ میں بند کرکے ۵ سیر آگ دیں۔ سرد کرکے نکال کر ماء الحیات دے کر زندہ کریں۔ چند رنگین ریزے برآمد ہوں گے۔ پھر اسے دھو کر پھٹکڑی نکال دیں۔ اور سہاگہ ڈال کر چرخ دیں۔ اور بموزن سونا ملائیں۔

دیگر سیماب حسب ضرورت کو دگنا تیزاب گندھک ڈال کر دو تین بار خشک کریں۔ سیماب کشتہ ہوگا۔ اسے پانی ڈال کر دھولیں۔ اور آب گھیکوار سے کھرل کرکے ٹکیہ بنا کر خشک کرکے شورہ قائم برادہ عاج یا استخوان والا۔ ایک پاؤ میں رکھ کر ۸ گھنٹہ آگ پر رکھیں۔ سرخ رنگ باوزن کشتہ ہوگا۔ مس ۱ تولہ گلا کر نصف ماشہ کشتہ طرح کریں اور برابر وزن اصل ملائیں۔

دیگر سم الفار سفید زرنیخ جست سیماب ایک ایک تولہ۔ آب کچکنی سرخ گل میں کھرل کرکے چار رندہ میوں پر لیپ کرکے ایک پاؤ نغدہ لیٹی مذکور دے کر ۵ سیر آگ دیں۔ مثل شمس ہوگا۔ بموزن اصل ملائیں۔

دیگر پترہ جست ۲ تولہ پر زرنیخ ½ تولہ سیماب ۱ تولہ۔ شیر زقوم ۵ تولہ میں کھرل

کرکے لیپ کرکے خشک کریں۔ اور ½ پاؤ برادہ شیشہ کانچ میں رکھ کر دس سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ ایک تولہ مس پر ایک رتی طرح کریں۔ اور برابر شمس ملائیں۔

دیگر ایک ہنڈیہ میں نمک ایک سیر بچھا کر دس تولہ نوشادر بچھادیں۔ اوپر پترہ مس دس تولہ رکھ کر اسیقدر نوشادر اور نمک بچھا کر گل حکمت کرکے بھٹہ خشت میں آگ دیں۔ مس زرد رنگ ہوگا بموزن اصل ملائیں۔

دیگر گندھک۔ پارہ۔ زرنیخ۔ شنگرف۔ جنسل۔ نوشادر۔ ہر یک ۶ ماشہ آب ترشک میں ایک گھنٹہ اور آب گھیکوار میں پندرہ منٹ کھرل کرکے پترہ نقرہ ایک تولہ پر لیپ کرکے تانبا آہنی پر نمک ½ پاؤ کے درمیان رکھ کر دو گھنٹہ آگ جلائیں۔ پھر نکال کر ماء الحیات دے کر زندہ کریں۔ اور دو حصہ اصل ملائیں۔

دیگر سم الفار زرد ایک تولہ کو روغن السی ایک پاؤ میں ڈال کر ایک یوم کے بعد آگ پر رکھیں۔ پھر نکال کر قلمی شورہ مصری کوزہ ایک ایک تولہ باریک کرکے درمیان سم الفار رکھ کر دو سیر پلے دو دو آگ دیں۔ مومیہ ہوگا مس پر طرح کرکے حملان کریں۔

دیگر کشتہ جست دوگنا گندھک سے کیا ہوا شنگرف ایک ایک تولہ۔ نوشادر ۲ تولہ خوب باریک کرکے کوزہ میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اور سلاخ سے ہلائیں۔ جب روغن ہو کر خشک ہوجائے۔ تو رنگ کبوتر کی گردن کی طرح ہوگا ایک تولہ نقرہ پر ایک ماشہ طرح کریں اور برابر اصل ملائیں۔

دیگر جست سیماب۔ طوطیا ایک ایک تولہ لے کر ایک ہفتہ عرق لیموں میں کھرل کریں اور گرہ بنائیں۔ گندھک ۱ تولہ کو آب مقطر ½ پاؤ میں کھرل کرکے گولی پر لیپ کرکے خشک کرکے سات بار کپڑ ولی کرکے ۵ سیر آگ دیں۔ اور مس ۱ تولہ پر ۲ رتی طرح کریں۔ رنگین قابل حملان ہوگا۔

دیگر طوطیا سبز۔ نمک لاہوری سرخ رنگ ہر یک ½ سیر باریک کرکے کڑاہی میں ڈال کر اوپر کپڑا بچھا دیں۔ اوپر تیز پھلہ ایک سیر کوٹ کر دس سیر پانی میں خوب پکا کر بمعہ تیز پھلہ کپڑا پر ڈال دیں۔ اور اسے احتیاط سے رکھ چھوڑیں۔ چار پانچ روز کے بعد کپڑا اٹھالیں۔ اور پانی نتار دیں۔ نیچے مس طوطیا ملے گا۔ جسے پانی سے دھو کر صاف کریں۔ پر برتن شیشہ میں ڈال کر ایسٹک ایسڈ اتنا ڈالیں کہ مس ڈوب جائے پانچ چھ یوم کے بعد تیزاب خشک ہونے پر اور ڈال دیں۔ تاکہ خوب گہرا سبز ہو جائے۔ چند بار خوب ایسٹک ایسڈ جذب کرلیں۔ اسے مٹی کے پیالہ میں ڈال کر اوپر شیشہ کا برتن دے کر چھ گھنٹہ آگ جلا کر جوہر لے لیں۔ جوہر سبز رنگ سرخ مخمل کی طرح ہوں گے۔

نقرہ ۲ تولہ گلا کر تین بار شورہ کی چشکی دے کر سفوف چونہ انجھ ½ سیر میں سرد کریں۔ پانچ بار کے بعد نقرہ ہوگی۔ یعنی سشاڈ پیدا ہوگا۔ پھر نقرہ کو گلا کر ۳ ماشہ جوہر مذکور موم میں لپیٹ کر ڈالدیں۔ اور کٹھالی ڈھانک کر طویل چرخ دیں۔ نقرہ رنگین ہوگی۔ ہموزن اصل ملائیں۔ مقبول بازار ہوگی۔

دیگر زرنیخ۔ سیماب مصفیٰ ہر یک ۵ تولہ۔ آب لیموں ۷۵ عدد میں کھرل کر کے گولی بنا کر خشک کریں۔ برادہ جست مصفیٰ ۱۰ تولہ کو آب لیموں ۲۵ عدد میں کھرل کر کے گولی پر لیپ کر کے شورہ قائم یا نمک یا سفوف کانچ میں رکھ کر سیگتی بکسی میں آگ دیں۔ ایک تولہ مس پر ایک رتی طرح کریں۔ اور نقرہ ۳ ماشہ طلا ۹ ماشہ ملائیں۔

حملان قمری

سنکھ، سوہاگہ، سم الفار ایک ایک تولہ باریک کر کے مس ۵ تولہ گلا کر چٹکی چٹکی ڈالیں مس سفید ہوگا۔ چرخ کے آخر پر سیماب ایک ماشہ پر سوڈیم سلفیٹ ایک ماشہ

ڈالیں۔ فوراً شعلہ برآمد ہوگا۔ اسے فوراً ہی مس پر ڈال دیں۔ اور کمی بازاری نقرہ سے پوری کریں۔

دیگر سجی سیاہ ۲ سیر کا نمک تیار کریں۔ اس میں سم الفار۔ رسکپور۔ دار چکنا۔ ایک ایک تولہ کی ڈلیاں رکھ کر چھ گھنٹہ آگ جلائیں۔ سرد کر کے ہر سہ کو شبنم نخود میں کھرل کر کے مرہم بنالیں۔ مس ۵ تولہ کے جو برابر ٹکڑے کر کے اس مرہم میں لت پت کر کے نصف چھٹانک سوہاگہ کے درمیان رکھ کر گل حکمت کر کے بیس سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ سفید دھات برآمد ہوگی۔ تین تولہ بازاری نقرہ ملائیں۔ مقبول بازار ہوگی۔

دیگر برادہ نقرہ ۷ ماشہ۔ پارہ ۹ ماشہ۔ نوشادر ۴ ماشہ۔ سم الفار ۲۰ رتی۔ باہم کھرل کر کے کٹوری نقرہ ایک تولہ میں رکھ کر ۱۲ گھنٹہ ریت میں دبا کر آگ جلائیں۔ سرد کر کے کٹوری بمعہ ادویہ باریک کر کے ایک تولہ مس پر ½ ماشہ طرح کریں۔ اور نصف بازاری نقرہ ملائیں۔

دیگر ایک سیر برگ بھنگواڑہ کتر کر ایک پاؤ قلمی شورہ کو پگھلا کر تھوڑے تھوڑے ڈالیں۔ شورہ قائم ہوگا۔ دو تولہ شورہ میں ایک تولہ سم الفار رکھ کر ½ پاؤ آگ دیں۔ سرد کر کے ایک تولہ مس گلا کر ایک ماشہ طرح کریں اور ½ بازاری نقرہ ملائیں۔

دیگر سم الفار، قلمی شورہ، پھٹکڑی۔ ایک ایک تولہ کھرل کر کے ایک تولہ قلمی کے پترہ کے زیر و بالا دے کر ½ سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ سرد کر کے شورہ اور پھٹکڑی میں رکھ کر آگ دیں۔ پیتل ۲ تولہ کو چرخ دے کر اوپر ڈال دیں۔ سفید ہوگی۔ اس میں ۲ تولہ بازاری چاندی ملائیں۔ مقبول بازار ہوگی۔

دیگر مس ۴۰ حصہ۔ کانسی ۲۰ حصہ۔ نقرہ ۵ حصہ۔ جست ۳ حصہ۔ ٹنکنج باہم

چرخ دیں۔ سفید نقرہ ہوگی۔

دیگر کڑاہی میں تھوڑا سا سوہاگہ شگفت بچھا کر اوپر ایک تولہ سم الفار رکھ کر اوپر ۵ تولہ سوہاگہ شگفت بچھا دیں۔ اوپر سوڈا بائیکارب ۵ تولہ بچھا کر ۳ گھنٹے آگ پر رکھیں۔ سم الفار چرخ خوردہ برآمد ہوگا۔ اور مس پر طرح کرنے سے سفید قابل حملان ہوگا۔

دیگر قلعی۔ پارہ۔ سم الفار۔ ایک ایک تولہ خوب کھرل کر کے صابن۔ روغن کنجد ایک پاؤ میں ملا کر خوب کوٹیں اور کوزہ میں بند کر کے ۱۲ سیر آگ دیں۔ سرد کر کے ایک تولہ نقرہ پر ایک ماشہ طرح کریں اور ہموزن نقرہ ملا لیں۔

دیگر سوہاگہ۔ نمک سیہ۔ نوشادر ہر ایک ۳ تولہ۔ سم الفار تین ماشہ۔ باہم کھرل کر کے مس ۳ تولہ کو گلا کر چٹکی چٹکی ڈال کر ختم کریں۔ مس سفید ہوگا۔ ہموزن نقرہ ملائیں۔

دیگر سم الفار سیماب ایک ایک تولہ۔ آب لیموں یا سرکہ سے کھرل کر کے قرص بنا کر خشک کر کے کوزہ میں رکھ کر اوپر کٹوری جست ۵ تولہ رکھ کر ایک سیر نمک اوپر ڈال دیں اور خوب گل حکمت کر کے ۲۰ سیر آگ دیں۔ سرد کر کے کٹوری باریک کر کے ایک تولہ مس گلا کر ایک ماشہ دوا طرح کریں۔ اور قدرے اصل نقرہ ملائیں۔

دیگر پیرافین ڈائیمن ایک ماشہ۔ ایک ماشہ ہائیڈروجن پر اکسائیڈ ۱ تولہ حل کر کے کڑچھے میں ۶ ماشہ رسکپور ڈال کر نرم آگ پر پکائیں۔ خشک ہونے پر مس گلا کر ایک چٹکی ڈالیں۔ سفید ہوگا۔ قلعی پر بھی طرح کر سکتے ہیں۔

دیگر قلمی شورہ قائم النار ½ سیر کو ایک آہنی پائپ کے درمیان سم الفار ۵ تولہ رکھ کر صبح سے شام تک طویل آنچ دیں۔ سرد کر کے سم الفار اور اس کے اردگرد

کا شورہ ۱۰ تولہ وزن حاصل کر کے قلعی و سیماب ہر ایک ۵ تولہ ملا کر کھرل کر کے تام چینی کے دو پیالوں میں بند کر کے جوہر حاصل کریں۔ سرد کر کے جوہر و تہ نشین ملا کر کھرل کر کے جوہر اڑائیں اور یہاں تک تکرار عمل کریں کہ تہ نشین ہو جائے ایک تولہ مس پر ایک ماشہ طرح کریں۔ برابر حملان کریں۔

دیگر گندھک۔ زرنیخ۔ سم الفار سیماب ایک ایک تولہ۔ آب لیموں سات تولہ میں کھرل کر کے کٹوری نقرہ ۲ تولہ کے اندر لیپ کر کے گل حکمت کر کے چار سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ کٹوری کا وزن کشتہ ہو کر ۱½ تولہ ہوگا۔ مس ۱۰ تولہ۔ نقرہ ۱ تولہ۔ چرخ دے کر تمام دوا ڈال دیں نقرہ ہوگا۔

کشتہ نقرہ جاذب سیماب

ریٹھہ بمعہ گٹھلی نصف پاؤ کا آب مدار میں نغدہ بنا کر اور پترہ نقرہ ایک تولہ کو آب مدار میں ایک سو ایک بار بجھاؤ دے کر نغدہ میں رکھ کر ایک سیر پاتھ پکی کنڈیوں کی آگ لگائیں۔ جاذب سیماب کشتہ ہوگا۔

دیگر ہرمل۔ اجوائن۔ پیلا مول ہر ایک ۳ تولہ سفوف بنا کر دو تولہ سفوف میں ایک تولہ پترہ نقرہ رکھ کر دو بڑے اوپلوں میں آگ دیں۔ آٹھ آنچ میں جاذب سیماب کشتہ ہوگا۔

دیگر پترہ نقرہ ۱۰ تولہ کو شیر مدار میں چند بجھاؤ دے کر ایک سیر سفوف میں رکھ کر آگ لگا دیں۔ سات بار آنچ دینے سے جاذب سیماب کشتہ ہوگا۔

دیگر پترہ نقرہ ۱ تولہ کو آب انار دانہ ترش میں ۲۱ بار بجھائیں۔ عقرقرحا۔ پیلا مول۔

کٹھ ایک ایک تولہ۔ لودھ پٹھانی ۲ تولہ۔ آب انار دانہ سے نغدہ بنا کر درمیان پترا رکھ کر ۵ سیر آگ دیں۔ بیس تولہ جاذب سیماب کشتہ ہوگا۔

دیگر برادہ نقرہ ایک تولہ کو اعلیٰ درجہ کے عرق گلاب میں دو گھنٹے کھرل کرکے گل سرخ ½ پاؤ کا عرق گلاب میں نغدہ بنا کر درمیان رکھ کر چار سیر اوپلے کی آگ دیں۔ جاذب سیماب کشتہ ہوگا۔

دیگر برادہ نقرہ تولہ کو آب مقوم میں تین گھنٹے کھرل کرکے چار سیر آگ دیں۔ ۱۸ آنچوں میں جاذب سیماب کشتہ ہوگا۔

دیگر بیش اصلی ۵ تولہ کو آب مدار میں ایک یوم تر رکھیں کہ موم کی طرح ہو جائے اس میں ہلدی تازہ ۵ تولہ ملا کر نغدہ بنا کر پترہ نقرہ کو ۲۱ بار آب رائی میں بجھا کر نغدہ میں رکھ کر ۵ سیر آگ دیں۔ جاذب سیماب کشتہ ہوگا۔

نشست

بلو خام عمدہ ½ پاؤ۔ خوب باریک کرکے ایک تولہ رسکپور ملا کر ۵ سیر آگ دیں۔ اسی طرح تین آنچیں دیں۔ بعدہٗ چالیس آنچ میں رسکپور ۳ ماشہ ملا کر عمل کریا۔

دیگر سنکھ، گندھک دس دس تولہ سنکھ کے درمیان گندھک رکھ کر ۵ سیر آگ دیں پھر اس میں سم الفار ۵ تولہ ملا کر آب گھیکوار سے کھرل کرکے خشک کرکے ۲ سیر آگ دیں۔ سرد کرکے ۵ تولہ سم الفار ملا کر آگ دیں نشست تیار ہے۔

دیگر نقرہ تیزابی ۵ تولہ۔ سم الفار ۱ تولہ۔ خشک کھرل کرکے کوزہ میں بند کرکے ایک سیر چورہ اوپلہ میں دبا دیں اوپر خاکستر تھوڑا سا انگار رکھیں اور آگ لگا دیں۔ سرد کرکے مزید سم الفار ملا کر آگ دیں۔ اور یہاں تک تکرار عمل کریں

کہ وزن دس تولہ ہو جائے۔ اس میں گرہ سیماب وزن ۲ تولہ رکھ کر اسی طرح آگ دیں باوزن چرخ کھا جائے گی۔

دیگر کشتہ بیضہ مرغ۔ کشتہ نقرہ۔ سم الفار قائم۔ ہر یک ۵ تولہ کھرل کرکے فقط کوزہ میں درمیان گرہ رکھ کر منہ پر ڈھکنا پترہ مس دے کر اور گرہ کے نیچے بالا ایک ایک ماشہ سم الفار دے کر کوزہ گل حکمت کرکے ایک سیر آگ دیں۔ گرہ قائم ہوگی۔

دیگر چونہ انجیہ عمدہ قسم تین سیر میں ایک پاؤ نوشادر باریک کرکے رکھ کر اوپر ڈھکنا دے کر نرم آگ جلائیں۔ جب چونہ اتنا گرم ہو جائے۔ کہ اس پر ہاتھ نہ رکھا جا سکے۔ جب سرد ہو جائے تو دوبارہ پھر اس ہنڈیہ کو پھر آگ پر رکھیں۔ اور گرم ہونے پر اتار کر سرد کرکے ۱۵ سیر پانی میں ڈال کر آگ پر چار پانچ جوش دیں تو چند بار ہلا کر مقطر لیں۔ اور ½ سیر شورہ باریک کرکے کڑاہی میں ڈال کر چہارم حصہ یہ مقطر ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب خشک ہو جائے تو دوسرا حصہ ڈال دیں۔ اسی طرح سب مقطر جذب کر دیں۔ نشست تیار ہے۔

دیگر پارہ ایک پاؤ برتن تام چینی میں ڈال کر ایک سیر تیزاب گندھک عمدہ قسم ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اور اچھی طرح خشک کریں۔ اس کا وزن ½ سیر ہونا چاہیے۔ اگر وزن کم ہو تو اور تیزاب ڈال کر جذب کریں۔ وزن ½ سیر ہونا ضروری ہے اسے اچھی طرح خشک کر لیں نشست تیار ہے۔ علاوہ گرہ کے سم الفار زرنیخ۔ شنگرف بھی قائم ہو جاتے ہیں۔

دیگر سجی سیاہ ایک پاؤ ۳ سیر پانی میں حل کرکے مقطر لیں۔ اس میں چونا انجیہ ایک سیر ڈال کر مقطر کرکے نمک بنائیں۔ ایک سیر اکھ چولائی خاردار کا چار بوتل عرق مقطر حاصل کریں۔ دو بوتل میں نمک مذکورہ ۵ تولہ حل کرکے سم الفار

۵ تولہ پر بطور چوبہ جذب کریں۔ اور اسے کھرل کر بقایا دو تولہ میں حل کر کے زرنیخ ۵ تولہ پر چوبہ دیں۔ خشک ہونے پر نشست تیار ہے۔ گرہ سیماب یا شنگرف وغیرہ سلے کر ۲ گھنٹہ نرم آگ پر رکھیں۔ قائم ہوگی۔

دیگر جست ½ پاؤ گلا کر لودھ پٹھانی ۔پوست سرس ہموزن باریک کر کے چٹکی چٹکی ملائیں۔ اور ڈنڈا اسی طرح چلاتے جائیں۔ کشتہ ہونے پر دھو کر خاک علیحدہ کر دیں۔ ایک کوزہ میں پترہ جات تانبہ ایک پاؤ کے تہ بہ تہ دے کر گل حکمت کر کے ایک من آگ دیں۔ کشتہ ہوگا اسے باریک کر کے ۵ تولہ سم الفار درمیان سلے کر چار گھنٹہ آگ جلائیں۔ اسی طرح ایک پاؤ سم الفار پکائیں۔ اور یکجان کریں۔ نشست تیار ہے۔ ہر اڑنے والی چیز کو قائم کرنے کے علاوہ گرہ بھی قائم ہو جاتی ہے۔

دیگر پترہ نقرہ ایک پاؤ۔ آب جیرگ (پانی) میں پوست کیکر۔ نمک اور سم الفار ملا کر جو سڑا رکھتے ہیں اور پانی ضائع کر دیتے ہیں یہی پانی مطلوب ہے) میں ایک سو بار بجھائیں۔ اور ½ سیر نیزار دانی خورد کے آندہ میں رکھ کر بیس سیر آگ دیں۔ ۲۵ تولہ جاذب سیماب کشتہ ہوگا۔ جس میں بطور نشست گرہ سیماب پکائیں۔ قائم ہوگی۔

پھٹکڑی مومیہ

پوست بندق ہندی ½ سیر پانی ۴ سیر میں بھگوئیں۔ اور آگ پر دو تین جوش دے کر مل کر چھان لیں اس میں ایک پاؤ پھٹکڑی ڈال کر پکائیں۔ مومیہ ہوگی۔

کشتہ سیماب

آب جل دھنیا مروق۔ تیزاب گندھک خالص۔ سیماب ہر یک ۵ تولہ آگ پہ

رکھ کر خشک کریں۔ اور سادہ پانی ڈال کر دو تین جوش آنے پر پانی تتار دیں۔ دوسری بار پھر اسی طرح پکائیں۔ اور پانی ڈال کر جوش آنے پر تتار دیں۔ زرد رنگ سفوف تیار ہوگا۔ اس میں آب جل دھنیا ایک پاؤ ڈال کر پکائیں۔ اور خشک کر کے اسی پانی سے کھرل کر کے سرد چینی۔ ریوند چینی۔ چوب چینی۔ دار چینی (چہار چینی) ہر یک ۵ تولہ کے سفوف میں رکھ کر آگ دیں۔ سرخ رنگ کشتہ ہوگا۔ خوراک اور پوشا کی معقول کام دے گا۔

چھوڑ

تیزاب شورہ ڈیڑھ پاؤ میں نوشادر، شورہ پانچ پانچ تولہ حل کریں۔ پھر کافور ۱ تولہ پھر سم الفار ۶ ماشہ۔ پھر سائینائڈ پوٹاس ۶ ماشہ حل کریں۔ اور ایک ہفتہ دھوپ میں رکھیں۔ ہر سنڈ چیز پکانے سے جاری ہوگی۔

سنگراسخ درجہ اوّل

گندھک۔ طوطیا۔ برادہ مس ہر یک ۵ تولہ۔ نوشادر، سیماب۔ ایک ایک تولہ۔ کھرل کر کے کوزہ میں بند کر کے دس سیر آگ دیں۔ اعلےٰ سنگراسخ تیار ہوگا۔

سرکہ حکماواں

مویز منقہ کمنہ ۲ سیر۔ چینی کھانڈ ایک سیر۔ زنجبیل۔ دار چینی۔ پودینہ خشک۔ ہر ایک ایک پاؤ۔ پھٹکڑی سفید ۵ تولہ۔ پانی ۱۴ سیر۔ ملا کر ۲۱ یوم دھوپ میں رکھیں۔ سرکہ تیار ہوگا۔

پھوٹک دُور

رسکپور ایک تولہ میں زردی بیضہ مرغ ایک عدد ملا کر خول بیضہ میں رکھ کر گل حکمت کرکے ۵ تولہ اوپلہ کی آگ دیں۔ اور تین بار اسی طرح آگ دیں۔ اور پھوٹک دھات پر ایک ماشہ طرح کریں۔

دیگر — شیر مدار ایک بوتل میں دارچکنا ۱ تولہ باریک کرکے ڈال دیں۔ اور دھوپ میں رکھیں۔ چند بار ہلائیں۔ شیر مدار کا پانی علیحدہ ہوگا۔ منقطر کرکے شورہ قلمی ایک پاؤ ملا کر نرم آگ پر رکھیں۔ پانی خشک ہونے پر اتار لیں۔ ایک تولہ شورہ میں ایک تولہ سم الفار ملا کر خوب کھرل کرکے کوزہ میں بند کرکے ایک سیر آگ دیں۔ اور پھوٹک دھات پر ایک ماشہ ڈالیں۔

عمل نقرہ

شورہ ½ پاؤ۔ آب امبر ویل ایک سیر میں پکائیں۔ شورہ قائم ہوگا۔ اس میں سم الفار ۱ تولہ رکھ کر دو سیر آگ دیں۔ قائم ہوگا۔ پھر اس میں رسکپور رکھ دو سیر آگ دیں۔ قائم ہوگا۔

چار سیر چونہ باریک کرکے کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب اچھا گرم ہو جائے تو ذرا ہٹا کر جست ایک پاؤ رکھ کر دبا کر بارہ گھنٹے آگ جلائیں۔ بھنگ کی طرح ہوگا۔ نکال کر چرخ دے کر ایک ماشہ سم الفار طرح کریں۔ پھر ایک ماشہ رسکپور طرح کریں۔ نقرہ ہوگا۔

دیگر — نقرہ قلعی ۲-۲ تولہ۔ سیر دو کو اسقدر چرخ دیں کہ نقرہ کا وزن رہ جائے۔ دوبارہ قلعی ملا کر چرخ دیں۔ چار بار تکرار عمل سے چاندی قلعی کی ڈھال

پر آجائے گی۔ اس کے ہموزن پارہ ملا کر گرہ کریں۔ اور کٹوری جست وزنی ۱۰ تولہ میں رکھ کر آگ پر رکھیں۔ اور آب لیموں کا چوبہ دیتے جائیں۔ اور گرہ کا پہلو بدلتے جائیں۔ یہ گرہ قائم ہوگی اور مس قلعی کو نقرہ کرے گی۔

دیگر — پارہ۔ سم الفار۔ دارچکنا ایک ایک تولہ کو آب لیموں سے ۳۶ گھنٹے کھرل کریں۔ خشک کرکے لوہے کے برتن میں ڈال کر اوپر تانبہ کا ڈھکنا دے کر گل حکمت کرکے ایک سیر آگ دیں۔ سرد ہونے پر آہستہ سے ڈھکنا اٹھا کر جوہر اتار کر پارہ دو تولہ ملا کر سات عدد لیموں کے پانی سے کھرل کرکے ایک تولہ ڈبیہ چاندی میں ڈال کر گل حکمت کرکے ایک سیر آگ دیں۔ بعد ڈبیہ چار تولہ وزن ہوگا۔ باریک کرکے ایک تولہ مس پر ½ ماشہ طرح کریں۔

دیگر — سلور نائٹریٹ ½۲ تولہ۔ سیماب ۲۵ تولہ۔ آب لیموں سے کھرل کرکے تولہ تولہ کی قرص بنا کر کڑاہی میں سفوف ریوند چینی ۵ تولہ بچھا کر قرص رکھ دیں۔ اوپر روغن تارامیرا ۵ تولہ ڈال کر تین گھنٹے آگ پر رکھیں۔ سرخ رنگ گرہ تیار ہوگی۔ نقرہ ۵ تولہ گلا کر ایک ایک قرص ملا لیں۔ سب نقرہ ہوگی۔

دیگر — سم الفار سفید ۲ تولہ پارہ چار تولہ۔ رسکپور۔ دارچکنا۔ نوشادر۔ کافور ایک ایک تولہ باریک کرکے آب بیخ مدار میں سات یوم کھرل کرکے قرص بنا کر خشک کرکے ڈبیہ نقرہ فٹ ۳ تولہ میں رکھ کر گل حکمت کرکے ہنڈیہ میں ریت ۳ سیر کے درمیان رکھ کر ۱۲ سیر لکڑی کی آگ جلائیں۔ سرد کرکے بعد ڈبیہ باریک کرکے ½ سیر قلعی پر ایک ماشہ طرح کریں۔

دیگر — سجی ½ پاؤ کو پانی میں حل کرکے تین پاؤ منقطر حاصل کریں۔ اور شورہ ۱ تولہ میں ڈال کر آگ پر پکائیں۔ اور اس کا کوزہ بنائیں۔ سم الفار۔ برادہ قمر۔ نوشادر ایک ایک تولہ۔ سیماب ۲ تولہ۔ سرکہ انگوری میں کھرل کر گولی بنا کر اس کوزہ میں رکھ کر ۲ سیر خاکستر چرخ میں دبا کر آگ پر رکھیں۔ جب اوپر دانہ گندم بریاں ہو جائے

تو سرد کر کے اتار لیں۔ اور ایک پاؤ قلعی پر ۴ ماشہ ڈالیں۔ نقرہ ہوگی۔

عمل شمسی

مالکنگنی۔ تخم حرمل۔ تخم بھنگ۔ بلادر۔ نوشادر ایک ایک پاؤ جوکوب کر کے ½ سیر شیر مدار میں تر کر کے خشک کر کے پتال جنتر سے روغن کشید کریں۔ اس میں سیماب۔ گیریت۔ زرنیخ۔ شنگرف۔ سم الفار سفید۔ زرد۔ سیاہ ایک ایک تولہ کھرل کر کے خشک کریں۔ اور شیشی میں بند کر کے کھچڑی میں دم پخت کریں۔ روغن خط کش ہوگا۔

دیگر بیروزہ کو گرم پانی میں ڈال کر جوش دیں تاکہ سخت ہو جائے۔ پھر اس کے ٹکڑے کر لیں۔ سفیدہ کاشغری۔ طوطیا۔ برادہ سیسہ۔ سیماب ہموزن کھرل کریں۔ اور اسیقدر بیروزہ ڈال کر خوب کھرل کریں۔ تاکہ موم کی طرح ہو جائے اسے آہرن پر رکھ کر ہتھوڑے سے اس قدر کوٹیں کہ نرم لیس دار ہو جائے۔ اس کی بتی بنائیں جو بطور جلبند کام دے گا۔ سم الفار سفید۔ سم الفار زرد۔ رسکپور۔ دارچکنا۔ زرنیخ شنگرف سیماب۔ نوشادر۔ گندھک پھٹکڑی۔ شورہ ایک ایک تولہ۔ آب دودھی خورد مقطر ایک بوتل میں کھرل کر کے کڑاہی میں ڈال کر اوپر کٹوری کانسی دے کر جلبند لگا کر ۱۲ گھنٹے حسب طریق پکائیں۔ روغن خط کش ہوگا۔

اس جگہ جلبند یا جلندرہ کے اور اعمال بھی بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ برادہ سکہ۔ مقناطیس ہر یک ½ سیر روغن سندرس حسب ضرورت ڈال کر اسقدر کوٹیں کہ لیسدار ہو جائے اور بتی بن سکے جلندرہ تیار ہے۔

۲۔ برادہ سکہ ایسیر تکلیمی بجا اگر پرانا چونہ ہر یک ۵ تولہ۔ روغن السی حسب ضرورت میں کوٹ کر جلندرہ تیار کریں۔

۳۔ تالمکھانہ۔ اسبغول مینگنی۔ سندر جھگ ہر یک ۵ تولہ سفیدی بیضہ مرغ ۴ عدد۔ کوٹ چھان کر اس قدر کھرل کریں کہ موم ہو جائے جلندرہ تیار ہے۔

بذریعہ جلبند پکانے سے کئی اعمال موسین کے ہاں محفوظ ہیں جس سے اندک ادویہ کا روغن اکسیر ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

۱۔ گندھک، سیماب ہر یک ۱ تولہ۔ سرخ کاہی، زرنیخ ہر یک ۶ ماشہ۔ سم الفار زرد، دار چکنا، نوشادر، کافور، ست اجوائن ہر ایک ایک تولہ۔ تمام ادویہ الگ الگ باریک کر کے نیبر دار کڑاہی میں رکھ کر اوپر پیالہ کانسی دے کر جلبند لگا کر پکائیں۔

۲۔ زرنیخ، قلمی شورہ، شہد ہموزن کھرل کر کے جلبند لگا کر روغن تیار کریں۔ جو خط کش ہوگا۔

دیگر:۔ گندھک ۵ تولہ۔ بورک ایسڈ ۲ تولہ۔ احتیاط سے کھرل کر کے تیزاب شورہ ۲ تولہ ملا کر چند بار تشویہ دیں۔ مشمع ہوگا اور نقرہ پر طرح کریں۔

دیگر:۔ زنک سلفائیڈ، نوشادر ہر یک ۵ تولہ۔ کبریت، کاہی، سرخ، مہر یک ۲ تولہ کھرل کر کے درمیان گرہ سیماب طوطیا والی ۸ تولہ رکھ کر دو دن نرم آگ پر رکھیں۔ اس کے بعد ہموزن شنگرف تام برادہ مس و ۱۱ ملا کر ۴ تولہ مرکب شورہ ملا کر کھرل کر کے ۱۲ گھنٹہ تشویہ دیں اور یہ عمل سات بار دہرائیں۔ نقرہ گلا کر دو تین چٹکیاں ڈالیں۔ شمس ہوگا۔

مرکب شورہ اس طرح تیار کریں، شورہ، نوشادر، پھٹکڑی، سبھی ہر یک ۵ تولہ۔ نمک خوردنی ۲ تولہ کھرل کر کے کٹھالی میں ڈال کر چرخ دیں اور کسی پلیٹ میں الٹ دیں جم جائے گا۔ اس میں مزید شورہ ۵ تولہ۔ نوشادر ۲½ تولہ ملا کر کھرل کریں۔

دیگر:۔ پوست بنبق ہنتق ایک سیر۔ پھٹکڑی ۵ تولہ۔ پانی ۵ سیر رات کو بھگوئیں۔ صبح جوش دیں کہ ایک سیر پانی رہ جائے اس میں ۴ سیر مزید پانی ڈال کر پکائیں۔ اور مقطر کر کے گندھک دس تولہ کھرل کر کے دھوئیں۔ چند بار میں گندھک

سفید ہوگی۔ ایک تولہ گندھک میں ایک ایک تولہ سیماب جست ملا کر خوب کھرل کر کے کوزہ میں بند کر کے ایک پاؤ اپلے دو دو آگ دیں۔ تین بار تکرار عمل کے بعد مس پر طرح کریں شمس ہوگا۔

دیگر:۔ سم الفار زرد ۴ تولہ۔ کاپر کلورائیڈ ایک تولہ کھرل کر کے ہوا میں رکھیں حل ہوگا۔ پھر آگ پر رکھ کر خشک کر کے پھر حل کریں چند بار میں روغن ہوگا۔ اور دارچکنا کٹوری مس میں رکھ کر نرم آگ پر چو پہر دیں۔ دارچکنا موصبہ ہوگا اس میں ایک ایک تولہ زنک سلفائیڈ، نوشادر ملا کر کھرل کر کے تشویہ دیں کہ غواص ہو۔ مس پر طرح کریں۔ شمس ہوگا۔

دیگر:۔ تنبیخ، سم الفار زرد ہر یک ۵ تولہ کو ایک بوتل لیموں خریس میں کھرل کریں۔ پھر ایک ایک بوتل شیر مدار اور شیر زقوم سے کھرل کر کے خشک کریں۔ اور تیزاب نوشادر سے تر کر کے گولیاں بقدر بیر بنا کر بذریعہ پتال جنتر روغن نکالیں۔ ایک تولہ نقرہ یا مس پر ایک قطرہ ڈالنے سے شمس ہوگا۔

اگر سیماب ۱ تولہ پر روغن ایک تولہ ڈال کر دو پیالوں میں بند کر کے ایک گھنٹہ نرم آگ پر رکھیں۔ سیماب مجمد اور قائم ہوگا اور مس کو شمس بنائے گا۔

دیگر:۔ شنگرف ۳ تولہ کو گل نیم تازہ ½ پاؤ کے نغدہ میں رکھ کر کپڑ مٹی کر کے تین پاؤ اپلے کی آگ دیں۔ اسی طرح گیارہ آگ دیں۔

شورہ قائم ایک پاؤ میں روغن تارامیرا ایک سیر ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب آگ لگ جائے تو شورہ نکال نکال کر تیزاب گندھک ۵ تولہ تھوڑا تھوڑا ڈال کر کھرل کریں۔ شورہ روغن ہوگا۔

شنگرف مذکورہ میں تین ماشہ ڈال کر ایک گھنٹہ کھرل کر کے چینی کی پیالی میں ڈال کر منہ بند کر کے ریت کے درمیان رکھ کر تین گھنٹہ آگ جلائیں اور اسی طرح تین بار

پکائیں۔ شنگرف منجمد ہوگا۔ جو سکہ کو شمس کرے گا۔

دیگر:۔ کبریت، نمک، شیشہ ایک ایک پاؤ۔ سادہ پانی میں تمام رفع کھرل کر کے شام کو پوٹلی بنا کر ایک مٹکہ میں بیس سیر پانی ڈال کر پوٹلی لٹکا کر پکائیں۔ دوسرے روز اور نمک ملا کر کھرل کریں اور شام کو پکائیں۔ ایک سو بار میں گندھک سفید قائم ہوگی۔ اچھی طرح خشک کر کے ایک شیشی میں ڈالیں۔ جس کا نصف حصہ خالی رہے اور ایک برتن میں بیس سیر پانی ڈال کر شیشی لٹکا کر پکائیں۔ کہ پانی سے چار انچ اونچی رہے۔ پانی کم ہونے پر اور ڈال دیں۔ روغن تیار ہوگا۔ نقرہ پر خط کش کا کام دے گا۔

اگر روغن مذکور اور سیماب ایک ایک تولہ کو تین گھنٹہ کھرل کر کے دو پیالیوں میں بند کر کے ریت میں رکھ کر ۲۴ گھنٹہ آگ جلائیں۔ اکسیر اعظم دوا تیار ہوگی۔ ایک تولہ مس پر ایک رتی طرح کریں۔ چیک کشتہ ہوگا۔ اور یہ کشتہ مس پر طرح کریں شمس ہوگا۔

دیگر:۔ شمس، سرب ایک ایک تولہ چیخ دے کر کھرل کریں اور آب گھیکوار سے خوب کھرل کر کے کٹوری بنائیں۔ ایک پیالی میں دو تولہ پارہ ڈال کر اوپر کٹوری مذکور دے کر اوپر گندھک مدبر ۴ تولہ ڈال دیں۔ اور پیالی کو ریت پر رکھ کر آگ پر رکھیں کہ گندھک پگھلی رہے۔ بارہ گھنٹہ کے بعد پیالی کو نکالیں۔ اور کمی پارہ جدید پارہ سے پوری کر کے اسی طرح گندھک ڈال کر پکائیں۔ ہر روز پیالی کو صاف کریں۔ دو ہفتہ یہ عمل جاری رہے۔ کٹوری سرخ رنگ وزنی ۴ تولہ برآمد ہوگی۔ اور نقرہ کو شمس کرے گی۔

دیگر:۔ قلمی شورہ مرچ سیاہ میں قائم کریں۔ اور پانی ڈال کر تمام دن پکائیں شام کو گاڑھا ہونے پر دو تین سیر پانی اور ڈال کر رکھ چھوڑیں۔ صبح نتار لیں۔ اور اسے

آگ پر رکھیں۔ اور رات کو بدستور پانی ڈال کر صبح نتار کر پکائیں۔ اسی طرح چار یوم میں
چار عمل کریں۔ پھر میل نیچے نہ بیٹھے گی۔
اگر شورہ ½ سیر ہو تو اس میں سم الفار ½ پاؤ ملا کر مذکورہ طریق سے چار بار پکائیں۔
پانی نتارنے کے بعد سم الفار کو پانی سے دھو کر اور شورہ ڈالا پانی ملا کر پکائیں۔ چار بار
کے بعد سم الفار قائم ہوگا۔ بعد شورہ کھرل کر لیں۔ اس میں زرنیخ ایک تولہ رکھ کر آگ
جلائیں۔ قائم ہوگی۔ جست ایک تولہ گلا کر زرنیخ ڈال دیں۔ جست قائم ہوگا۔ بعدہ
زرنیخ کھرل کر لیں۔
سیماب ایک تولہ آگ پر رکھ کر جست والی دوا ڈال دیں۔ جو کہ قائم ہوگا۔ مس پر
طرح کریں شمس ہوگا۔
دیگر:- برادہ سونا ۱ تولہ۔ برادہ جست مصفیٰ ۳ تولہ۔ سیماب مصفیٰ ۲ تولہ۔
روغن نوشادر سے معمولی تر کر کے کھرل کرتے جائیں۔ چھ ماہ لگاتار کھرل کریں۔ اور مس
کے پترہ پر امتحان کرتے رہیں۔ جب اسے رنگ دے تو عمل ختم کریں۔ اور مس
پر طرح کریں۔
دیگر:- اپنے لین سفید کرشل ای مرک
۶ ماشہ میں تیزاب گندھک ۱ تولہ ملائیں۔ اور اپنے لین ½۱ تولہ میں تیزاب شورہ ۱ تولہ
میں الگ حل کریں۔ ۲۴ گھنٹہ کے بعد ذرا پرے سے دونوں کو ملائیں۔ تین دن کے بعد
ٹھنڈا ہو جائے گا۔
شنگرف، سم الفار، زرنیخ، گندھک، نوشادر ہر ایک ½۱ تولہ۔ تیزاب مرکب
مذکور میں کھرل کر کے چند تشویہ دیا کہ مشمع ہو۔ پھر نقرہ پر طرح کریں۔
دیگر:- برادہ حدید نرم ۵ تولہ۔ سیماب ۲ تولہ۔ عنّاب ترش نارہ ۵ تولہ۔ آب
لیموں یا سرکہ سے خوب کھرل کریں۔ اور تام چینی کے پیالہ میں ڈال کر سرکہ سے تر کریں

خشک ہونے پر کھرل کر کے پھر سرکہ سے تر کریں۔ جب تک سرمہ کی طرح باریک نہ
ہو جائے اسی طرح کریں۔ یہ زعفران الحدید تیار ہے۔
سیماب کو شامل کرنے سے پیشتر اسے کبریت سے ملکس کر لیں تاکہ تمام اجزاء
یکجان کر لیں۔
برادہ مس ۵ تولہ۔ سیماب ۲ تولہ۔ نوشادر ۵ تولہ بطریق مذکور عمل کریں۔ یہ زنجار الخالص
تیار ہے۔
ہر دو دو تولہ۔ زرنیخ عمدہ ۲ تولہ۔ کاہی سرخ ۱ تولہ ہر چہار کو خوب کھرل کر کے سرکہ
یا ایسٹیک ایسڈ پاؤ میں ڈال کر شیشی بند میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں۔ سرخ رنگ
محلول تیار ہوگا۔ اس میں کبریت یا زرنیخ قائم ڈالیں۔ وہ بھی حل ہوگی۔
سیماب مصفیٰ، سکہ مصفیٰ ایک ایک تولہ کو اس محلول سے کھرل کر کے تشویہ
دیں۔ سات بار تکرار عمل سے اکسیر تیار ہے ایک تولہ نقرہ پر ایک رتی طرح کریں۔
شمس ہوگی۔
دیگر:- خول بیضہ مور میں سکرین ۶ ماشہ ڈال کر پارہ مصفیٰ ۱ تولہ ڈال دیں۔
اوپر زردی بیضہ مرغ ۲ عدد ڈال کر سکرین ۶ ماشہ ڈال کر باقی خول کو شیر بدار سے
بھر کر رکھ چھوڑیں۔ جب شیر بدار خشک ہو جائے۔ تو اور ڈال دیں۔ ۲۱ یوم کے
بعد دوسرا خول بیضہ مور اوپر سے کر کے کپڑ مٹی کر کے چار سیر اوپلے سے دو دمیں
آگ دیں۔ سیماب کشتہ ہوگا۔ مس مصفیٰ ۱ تولہ پر ایک ماشہ طرح کریں شمس ہوگا۔
دیگر:- تیزاب شورہ ولائتی ۵ تولہ۔ پوٹاس کلوراس ۶ ماشہ۔ پترہ جات جست
½۲ تولہ۔ دو پونڈ والی سپرنگ دار ڈھکنا والی بوتل میں ڈال کر ڈھکنا لگا دیں۔ جوش
پیدا ہوگا۔ جب بند ہو جائے تو سیماب مصفیٰ ۲ تولہ۔ سرخ کاہی ۱ تولہ ڈال کر
رکھ دیں۔ جب روغن مصفیٰ ہو جائے تو مس پر لگا کر کوئلوں میں رکھیں شمس ہوگا۔

دیگر:۔ پارہ، ابرک سیاہ محلوب ہر یک ۱½ تولہ۔ روغن جانگوشا کوڈ لٹن آئل) میں دو گھنٹے کھرل کریں۔ پھر روغن نوشادر آتشی میں چار گھنٹے کھرل کرکے قرص بنائیں۔ سم الفار سفید، سم الفار زرد، گھونگچی سفید، گھونگچی سرخ۔ بلادر ہر یک ۲ تولہ نغدہ بنا کر درمیان قرص رکھ کر ۵ سیر آگ دیں۔ اکسیر تیار ہے۔ مس یا نقرہ یا سکہ پر طرح کریں۔

دیگر:۔ شورہ ایک پاؤ پگھلا کر شتہ بیضہ مرغ ۵ تولہ کی چٹکی چٹکی ڈال کر ختم کریں۔ شورہ قائم ہوگا۔

دارچکنا ۱ تولہ کڑاہی میں رکھ کر اوپر شورہ باریک کرکے ڈال دیں۔ اور دو گھنٹے نرم آگ پر رکھیں۔ سرد کرکے دارچکنا محفوظ کرلیں۔ پتر مس ایک تولہ پر تمام دارچکنا آب تخیکوار میں حل کرکے لیپ کردیں۔ اور خشک کرکے کوزہ میں بند کرکے ۱۵ سیر آگ دیں۔ مس کشتہ ہوگا۔ اس میں دو ماشہ پارہ ملا کر کھرل کریں۔ پارہ معدوم ہونے پر دو ماشہ اور ڈالیں۔ اسی طرح ایک تولہ پارہ شامل کرکے عقد بنائیں۔

جس کڑاہی میں دارچکنا بنایا گیا تھا۔ اس میں کافور ۳ تولہ باریک کرکے ڈال دیں اور کوئلوں کی آگ پر رکھیں جب کافور سیال ہو جائے۔ اس میں عقد مذکور ڈال کر دو گھنٹے نرم آگ پر رکھیں تاکہ کافور جلنے نہ پائے پھر عقد نکال کر کوزہ میں بند کرکے دو سیر اوپلوں کی آگ دیں کشتہ ہوگا۔ مس پر طرح کریں شمس ہوگا۔

دیگر:۔ گندھک ۱ تولہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ ٹھٹھا درخت مدار ۵ عدد۔ باہم خوب کھرل کرکے ایک بیضہ مرغ سے سفیدی دور کرکے اس میں ڈال دیں۔ دوسرا خول اوپر دے کر آرد ماش سے مضبوط بند کرکے خشک کرکے روغن السی میں معلق پکائیں روغن ہوگا۔ انڈا ہلا کر دیکھ لیں۔ مس پر لگا کر آگ میں رکھیں شمس ہوگا۔

دیگر:۔ برو گھاس نما جڑ ایک سیر کا پانی منقطر لے کر سیماب ۱ تولہ کھرل کریں۔ بستہ ہوگا۔ اور باقی فضلہ میں رکھ کر دس سیر آگ دیں۔ بادنین کشتہ ہوگا۔ اس میں ایک تولہ نوشادر ملا کر خوب کھرل کریں۔ اور جست ۱ تولہ گلا کر چٹکی چٹکی ڈال کر کشتہ کریں۔ اس کشتہ میں سے قدرے تیزاب شورہ میں ڈال کر دیکھیں۔ اگر دھواں دے تو کار آمد ہے ورنہ اور دوا ڈال کر کشتہ کریں۔ تیار ہونے پر مس ۱ تولہ پر ایک رتی طرح کریں۔ شمس بن جائے گا۔

دیگر:۔ جست ایک سیر کو گلا کر ایک تولہ نوشادر باریک کرکے ڈال دیں۔ اور ایک سیر روغن کنجد میں بجھائیں۔ اسی طرح دس بار بجھاؤ دے کر روغن کنجد بدل دیں۔ دس بار کے بعد تیل بدل دیں۔ ۳۰ بار اسی طرح بجھاؤ دیں۔ اس کے بعد تازہ تیل ایک سیر میں چھ چھ ماشہ نوشادر جست پر ڈال کر بجھاؤ دیں۔ اور بیس بار تکرار عمل کریں۔ پھر جدید تیل میں بیس بجھاؤ اسی طرح دیں۔ اب جست ۱۲ تولہ کے قریب باقی رہے گا۔

سیماب مصفیٰ ۱۰ تولہ کھدر کے کپڑے میں پوٹلی بنا کر ہنڈیہ میں ڈال کر پوست درخت کیکر کوفتہ ایک پاؤ اور پانی ۲ سیر ڈال کر پکائیں۔ خشک ہونے جدید چھلکا کیکر میں پکائیں۔ سات بار کے بعد کپڑے میں بار بار نچوڑ کر مصفیٰ کریں۔

گندھک آملہ سار ۲۲ تولہ۔ روغن گاؤ ایک چھٹانک کے ہمراہ پگھلا کر ایک سیر دودھ گاؤ میں ڈال دیں۔ اسی طرح سات بار بجھائیں۔ ہر بار دودھ اور گھی میں بجھائیں۔

ایک چینی کی پیالی میں پارہ مذکور ڈال کر آگ پر رکھیں۔ اور ایک ایک تولہ گندھک مذکور ڈال کر نرم آگ لیمپ پر جلائیں۔ اور یہ عمل بیس بار کریں۔

ایک پاؤ قلمی شورہ پگھلا کر ایک ایک کشتہ ڈالیں ¼ پاؤ کشتہ ڈالنے کے

بعد شورہ قائم ہوگا۔ اسی طرح تین پاؤ شورہ قائم کریں۔ اس میں نمک چرچٹہ جوکھار ہریک ½۲ تولہ ملا کر کھرل کر کے قرص بنائیں اور پتال جنتر سے روغن کشید کریں۔

جست مذکور ۲ تولہ، سیماب مذکور ۲ تولہ ملا کر چینی کی پیالی میں ڈال کر روغن شورہ اتنا ڈالیں کہ دوا ڈوب جائے پھر آگ پر رکھیں۔ جب خشک ہو جائے تو اور روغن شورہ ڈال دیں تاکہ دوا شگفتہ ہو جائے۔ ایک تولہ مس پر ایک سلائی طرح کریں شمس ہوگا۔

دیگر:۔ جست ۵ تولہ پگھلا کر نوشادر ۱ تولہ کی چٹکی چٹکی دیں اور سلاخ سے ہلائیں اور ½۱ سیر پانی ڈال دیں۔ پھر مقطر کر کے خشک کریں۔

برادہ حدید ½۲ تولہ کو کوزہ میں گندھک ½۲ تولہ بچھا کر اوپر نوشادر ½۲ تولہ رکھ کر برادہ حدید رکھ دیں۔ اور اسی مقدار میں گندھک اور نوشادر ڈال کر گل حکمت کر کے ۵ سیر آگ دیں۔ اور دھو کر دوبارہ آگ دیں۔ چار بار کے عمل سے سرخ رنگ کشتہ ہوگا۔

زرنیخ ایک تولہ تین یوم آب گھیکوار سے کھرل کر کے شنگرف ایک تولہ پر ضماد کر کے خشک کریں۔

بلادر، کیلہ، مغز جمالگوٹہ، بچھناک، انگن، تخم حرمل، اجوائن دیسی، شہد ہر یک ½ پاؤ جوکوب کر کے درمیان شنگرف والا غلولہ رکھ کر ایک سیر روغن ناریل میں ڈال کر تین یوم تک پکائیں۔ چوتھے روز تیز آگ جلا کر آگ دیں۔ سرد کر کے نکالیں شنگرف قائم ہوگا۔

مذکورہ شنگرف میں کشتہ حدید مذکورہ ۳ ماشہ۔ نمک بکی ۱ ماشہ، برادہ طلا تین ماشہ۔ نوشادر مذکور ۱ تولہ۔ دو پہر آب گھیکوار سے کھرل کر کے خشک کر کے دو پیالوں میں بند کر کے تشویہ دیں۔ ۱۲ بار تکرار عمل تصفیہ و تشویہ سے مشمع ہوگا۔ قمر ۱ تولہ پر ایک

سلائی یا مس ۲ تولہ پر ایک سلائی طرح کریں شمس ہوگا۔

دیگر:۔ سوڈا کاسٹک ۹۹ ڈگری ایک سیر پانی میں حل کر کے برتن تام چینی میں پکائیں۔ اور گندھک ۱ تولہ باریک کر کے چٹکی چٹکی ڈالیں اور سلاخ شیشہ سے ہلاتے جائیں۔

ٹارٹری ولائتی ۱ تولہ کو پانی ایک پاؤ میں حل کریں۔ اور محلول گندھک میں ملائیں جوش پیدا ہوگا۔ اور گندھک الگ ہو کر تہ نشین ہوگی۔ اسے چند بار پانی سے دھوئیں۔

یہ عمل ۵ بار کریں۔ یعنی محلول سوڈا میں گندھک حل کریں۔ اور محلول ٹارٹری سے الگ کریں۔

انار ترش تیز مع چھلکا ½ سیر کا برتن شیشہ میں عرق کشید کریں۔ اس عرق میں مزید انار ترش ½ سیر ملا کر دوبارہ عرق کشید کریں۔ سات بار کے عمل سے نہایت تند و تیزاب ہوگا۔

سیماب ۵ تولہ پر اس کا چوبہ دیں۔ مسکہ قائم النار ہوگا۔

سیماب مذکور۔ گندھک مذکور۔ ہریک ۳ تولہ ورق طلا ۱ تولہ کھرل کریں۔ یکجان ہونے پر تیزاب انار سے کھرل کر کے آتشی شیشی میں بند کر کے ریت میں چار پہر پکائیں کشتہ اکسیر تیار ہوگا۔ نقرہ پر طرح کریں شمس ہوگا۔

دیگر:۔ نوشادر ۱ تولہ باریک کر کے کڑاہی میں ڈال کر آب امرود یل مقطر آدھ بوتل ڈال کر نرم آگ پر رکھیں۔ جب نصف پاؤ پانی رہ جائے تو سادہ پانی چار سیر ڈالیں اور نصف پاؤ رہنے پر اسی قدر پانی اور ڈال دیں۔ غرضیکہ ۲۴ سیر پانی جذب کریں۔ نوشادر بروغن ہوگا۔

شنگرف، سیماب دو دو تولہ کھرل کر کے اور ۳ تولہ روغن نوشادر ملا کر

کھرل کرکے گولی بناکر ایک پاؤ اوپلے کی آگ دیں ۔ اس کے بعد شیر مدار میں کھرل کرکے قرص بناکر ایک پاؤ اوپلہ کی آگ دیں یہ عمل آٹھ بار کریں ۔ پھر شیر زقوم میں کھرل کرکے گولی بناکر اوپر لال بیشا چمڑا چڑھاکر ایک پاؤ اوپلہ کی آگ دیں ۔ اور آٹھ آنچ اسیطرح دیں ۔ دوا مثل موم ہوگی ۔ اس کی بتی بناکر چراغ کی لو پر رکھیں ۔ روغن ٹپکے گا جو کہ مس ، نقرہ اور سیماب کو شمس کرے گا ۔

دیگر :۔ چونہ انجھ ½ سیر ۔ نوشادر ½ سیر ۔ سمندر جھاگ ۲ تولہ جو کوب کرکے پانچ سیر پانی میں ڈال کر کیکر کی لکڑی کی آگ پانچ یوم جلائیں ۔ پانی ختم ہونے پر دو سیر اور ڈالا کریں ۔ آخری دن قوام ہونے پر بتی تمام چینی میں ڈال کر شبنم میں بٹھا کر رکھیں ۔ دن کو سایہ میں اور رات شبنم میں ۵ یوم رکھیں اور روغن محفوظ رکھیں ۔

۲ ۔ روغن بیضہ مرغ پاک وصاف ۲ تولہ کو شیر مدار ۴ تولہ سے مُنحل کرکے گولا بناکر کوزہ میں ڈال کر چار تولہ شیر مدار میں ڈال کر گل حکمت کرکے آدھ سیر آگ دیں ۔ اس طرح دس آنچیں دیں ۔

۳ ۔ تیزاب شورہ ۲ تولہ پیالی چینی میں ڈال کر بال سوئیاں پانچ چھ ماشہ ملاکر کے تیزاب میں ڈال دیں ۔ اور تین دن دھوپ میں رکھیں جل جاویں گے ۔

۴ ۔ مذکورہ بر سر اجزاء میں خوطیا ۶ ماشہ ۔ گندھک ½ ملاکر کھرل کرکے شیشی میں ڈال کر مضبوط بند کرکے گوبر گائے تین چار سال پرانا میں چالیس یوم دفن کریں ۔ اور بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں ۔

۵ ۔ شنگرف اڑا ½ تولہ پاؤ فندہ مقوم میں رکھ کر کپڑ مٹی کرکے دو سیر اوپلہ کی آگ دیں ۔ اور اسیطرح گیارہ آنچ دیں ۔ کٹھالی میں شنگرف رکھ کر آگ میں رکھیں ۔ اور دو تین قطرے روغن بالا ڈالیں ۔ شنگرف موم ہوگا ۔ جو نقرہ ۱ تولہ پر ایک رتی طرح کریں ۔ شمس ہوگا ۔

دیگر :۔ چونہ آب نارسیدہ ، سوڈا کاسٹک ، نوشادر ، پھٹکڑی ایک ایک پاؤ کھرل کرکے چار سیر پانی میں بھگوئیں تین دن بعد مقطر کرکے آگ پر رکھیں ۔ جب ایک سیر رہ جائے ۔ تو شنگرف تمام بالبولی پر چوبہ دیں ۔ شنگرف مومیہ ہوگا ۔

برادہ سونا ایک ماشہ ۔ پارہ ۶ ماشہ ۔ خوب کھرل کرکے یکجان کریں اور اس کے جوہر اڑائیں ۔ پارہ اڑ جائے گا ۔ اور سونا نیچے رہ جائے گا ۔ اسے شنگرف مذکور میں ملا کر رکھیں ۔ اور ۱ تولہ نقرہ پر ایک ماشہ طرح کریں ۔ خالص شمس ہوگا ۔

دیگر :۔ قلمی شورہ ، نوشادر ، سہاگہ ، نمک تلی ، نمک سونچل ، نمک سانبھر ہر ایک ½ تولہ ۔ آب لیموں میں ایک یوم کھرل کرکے نوشادر پھٹکڑی ایک ٹکڑا ۵ تولہ پر ضماد کرکے خشک کریں ۔ اور ایک مٹی کی ہنڈیہ جس میں چار پانچ سیر چیز آجائے چونہ قلمی کی تہ بقدر چار انگل بچھاکر اوپر قلمی شورہ ایک پاؤ بچھا دیں اور چار انگل قلمی وغیرہ بچھاکر ہنڈیہ کا منہ بند کرکے دیں ہنڈیہ تین چار انگشت خالی رہے ۔ اور چولھے پر رکھ کر ۱۲ گھنٹے آگ جلائیں ۔ پہلے نرم پھر تیز ۔ نوشادر قائم غواص ہوگا ۔ اس میں نمک کلورائیڈ ہموزن ملاکر آب لیموں سے کھرل کرکے گولیاں بناکر بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں اور مس پر طرح کریں ۔

دیگر :۔ (۱) ہڑتال ورقیہ ایک ایک تولہ کے دس ٹکڑے ایک سیر سہاگہ کے سفوف میں رکھ کر ہنڈیہ میں چھ گھنٹہ آگ جلائیں ۔

۲ ۔ سم الفار زرد دس تولہ کے دس ٹکڑے ایک سیر سندھور میں دس گھنٹہ پکائیں ۔

۳ ۔ شنگرف دس تولہ کے دس ٹکڑے قرنفل ، سرخ زرد ایک ایک سیر میں رکھ کر تمام دن پکائیں کہ اشیاء جل جائیں ۔

۴ ۔ گندھک دس تولہ کے ٹکڑے نصف سیر فندہ مقوم میں رکھ کر تابہ آہنی پر پیلو جلاکر جلائیں ۔ سرد کرکے فندہ بدل کر پکائیں ۔ اور سات بار تکرار عمل کریں ۔

۵. نوشادر ٹھیکری کا ایک ٹکڑا وزن دس تولہ لے کر تیزاب شورہ میں تر کر کے دھوپ میں خشک کریں۔ اور ایک سیر سندھور میں رکھ کر کڑاہی میں چھ گھنٹہ آگ جلائیں۔ آب پوست بیخ مدار ایک سیر میں نوشادر سہار یک کر کے ڈالدیں۔ اور آگ پر رکھیں۔ اور ہلاتے رہیں۔ شہد کی طرح گاڑھا ہونے پر مذکورہ چار سعل اشیاء اس میں ملا کر کھرل کر کے گولیاں بنا کر خشک کریں۔ اور بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں اور مس پر لگا کر کوئلوں میں رکھیں۔ شمس ہوگا۔

دیگر:- رال ۵ تولہ۔ کافور ۲ تولہ خوب کھرل کریں کہ مثل موم ہو جائے۔ اس میں دار چکنا ۱ تولہ رکھ کر نرم بھوبل پر پکائیں۔ جب نغدہ جل کر سیاہ ہو جائے۔ تو دار چکنا نکال لیں۔

جست ۱۰ تولہ گلا کر درمیان دار چکنا رکھ دیں۔ اور چرخ دیں۔ جست موم ہوگا۔ نوشادر تری والا دو تولہ باریک تشویہ دیں۔ پانچ چھ تشویہ سے روغن ہوگا۔ مس پر لگا کر آگ میں رکھیں۔ شمس ہوگا۔ اگر اس روغن میں شنگرف تر کر کے تشویہ دیں اور ہاتھ سے ملیں۔ تو وہ بھی موم ہوگا۔ نقرہ کو شمس کرے گا۔

دیگر:- مردا سنگ، طوطیا، پارہ، نمک ہر یک ۲ تولہ۔ ایک سیر پانی ڈال کر پکائیں۔ جب ایک پاؤ پانی رہ جائے۔ تو تہہ نشدہ پارہ نکال کر دھو کر گولی بنائیں۔

سنکھ، نوشادر، پھٹکڑی، سم الفار سفید، سم الفار زرد، سم الفار سرخ، زرنیخ شنگرف، ، مردار سنگ ہر یک دو ماشہ خوب باریک کر کے کوزہ میں گرہ کے زیر و بالا رکھ کر گل حکمت کر کے ۲ سیر آگ دیں پھر گرہ کو نکال کر سوہاگہ ڈال کر چرخ دیں۔ دوسری کٹھالی میں جست ۱ تولہ گلائیں۔ اور اس میں گرہ چرخ شدہ کی کٹھالی الٹا دیں۔ بذریعہ چرخ یکجان کریں۔ سپیک دوا تیار ہوگی۔ باریک کر کے مس ایک تولہ پر ایک ستی طرح کریں۔